سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2020

منگل،22-دسمبر2020

(یوم الثلاثہ،6-جمادی الاوّل1442ھ)

سترہویں اسمبلی: ستائیسواں اجلاس

جلد 27 : شمارہ 2

275

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ22۔دسمبر2020

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ آبپاشی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

زیرو آر نوٹس

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

حصہ اوّل

مسودہ قانون

The Punjab Free And Compulsory Education (Amendment) Bill 2020.

Mian Shafi Muhammad:
Ms Shaheena Karim:
Ms Kanwal Pervaiz Ch:
Malik Wasif Mazhar:
Ms Shazia Abid:
Mrs Raheela Naeem:
Syeda Uzma Qadri:
Ms Sadia Sohail Rana:
Ms Farah Agha:
Mrs Sabrina Javaid:
Ms Haseena Begum:
Ms Shamim Aftab:
Ms Uswah Aftab:

to move that leave be granted to introduce the Punjab Free and Compulsory Education (Amendment) Bill 2020.

276

Mian Shafi Muhammad:
Ms Shaheena Karim:
Ms Kanwal Pervaiz Ch:
Malik Wasif Mazhar:
Ms Shazia Abid:
Mrs Raheela Naeem:
Syeda Uzma Qadri:
Ms Sadia Sohail Rana:
Ms Farah Agha:
Mrs Sabrina Javaid:
Ms Haseena Begum:
Ms Shamim Aftab:
Ms Uswah Aftab:

to introduce the Punjab Free and Compulsory Education (Amendment) Bill 2020.

حصہ دوم

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

1۔ جناب محمد صفدر شاکر: اس ایوان کی رائے ہے کہ حلقہ پی پی۔104، ضلع فیصل آباد کی دو اہم سڑکوں اڈہ مریدوالہ سے منڈی ماموں کانجن اور ظفر چوک سے حدود ضلع فیصل آباد پر علاقہ کے عوام کا دوسرے شہروں کو آنے جانے کا انحصار ہے۔ ان دونوں سڑکوں کی حالت انتہائی ناگفتہ بہ ہے جس کی وجہ سے نہ صرف عوام کو آنے جانے میں مشکلات درپیش ہیں بلکہ آئے دن ڈکیتی، راہزنی کی وارداتیں ہوتی ہیں لہٰذا استدعا ہے کہ ان دونوں سڑکوں کی دوبارہ فوری تعمیر شروع کی جائے۔

2۔ محترمہ عظمیٰ کاردار: صوبہ میں حاملہ خواتین کے لئے Priority پر Sehat Insaf Card کا اجراء کیا جائے تاکہ ابتداء سے ہی ماں بچہ کی صحت کا تحفظ کیا جاسکے۔

3۔ محترمہ مہوش سلطانہ: تحصیل چوآسیدن شاہ کو دوسری تحصیلوں سے ملانے والی تمام سڑکوں کو مرمت کیا جائے اور ڈبل کیا جائے، ان میں چوآسیدن شاہ سے کلر کہار روڈ، چوآسیدن شاہ سے چکوال روڈ شامل ہیں، اسکے علاوہ خصوصی طور پر چوآسیدن شاہ سے تحصیل پنڈدادنخان روڈ کو ڈبل کیا جائے اور سدھانڈی گاؤں سے ضلع جہلم کو connect کرنے والی روڈ کو مرمت کیا جائے۔ یہ تمام دشوار گزار پہاڑی راستے ہیں، یہاں آئے روز ایکسیڈنٹ ہوتے ہیں اور یہاں سیاحوں کی بھی بڑی تعداد آتی ہے لہٰذا ان تمام روڈز کو فی الفور double road اور مرمت کیا جائے۔

277

4- جناب محمد طاہر پرویز: تحقیق سے ثابت ہے کہ صوبہ پنجاب میں بچیوں کا پرائمری سے سیکنڈری کلاس میں ڈراپ آؤٹ سالانہ 15 لاکھ ہے اور اس ڈراپ آؤٹ کی بڑی وجہ لڑکیوں کی ہائی سکولوں تک رسائی کا نہ ہونا ہے۔ لڑکیوں کے سکولوں کی تعداد کا کم ہونا بھی ایک وجہ ہے لہٰذا یہ ایوان حکومت پنجاب سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ صوبہ بھر میں خصوصاً جنوبی پنجاب میں لڑکیوں کا سکولوں سے ڈراپ آؤٹ کو روکنے کے لئے خاطر خواہ اقدامات کرے۔

5- محترمہ سعدیہ سہیل رانا: مفت اور لازمی تعلیم بنیادی حقوق میں شامل ہے۔ آئین کا آرٹیکل 25A کہتا ہے کہ ریاست پر لازم ہے کہ وہ 5 سے 16 سال کی عمر کے تمام بچوں کے لئے مفت اور لازمی تعلیم کی فراہمی کو یقینی بنائے۔ اس آرٹیکل کے تحت اس ایوان نے 2014 میں مفت اور لازمی تعلیم کا قانون منظور کیا لیکن اس قانون کے رولز آف بزنس ابھی تک نہیں بنائے گئے لہٰذا یہ ایوان حکومت پنجاب سے مطالبہ کرتا ہے کہ صوبہ بھر کے بچوں کی تعلیم کو یقینی بنانے کے لئے اور اس قانون پر موثر عمل درآمد کے لئے اس کو نوٹیفائی کیا جائے اور اس کے رولز آف بزنس بنائے جائیں۔

279

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا ستائیسواں اجلاس

منگل، 22۔دسمبر 2020

(یوم الثلاثہ، 6۔جمادی الاوّل 1442ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 50 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبد الغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ
حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٢٨﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا
فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ
هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿١٢٩﴾

سورۃ توبہ آیات 128 اور 129

لوگو! تمہارے پاس تم ہی میں سے ایک پیغمبر آئے ہیں۔ تمہاری تکلیف ان کو گراں معلوم ہوتی ہے اور وہ تمہاری بھلائی کے بہت خواہش مند ہیں اور مومنوں پر نہایت شفقت کرنے والے مہربان ہیں (128) سو اگر یہ لوگ پھر جائیں تو کہہ دو کہ اللہ مجھے کفایت کرتا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اسی پر میرا بھروسہ ہے اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے (129)

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

دلوں سے غم مٹاتا ہے محمد ﷺ نام ایسا ہے
نگر اجڑے بساتا ہے محمد ﷺ نام ایسا ہے
انہی کے ذکر سے روشن رُتیں پھر لوٹ آتی ہیں
نصیبوں کو جگاتا ہے محمد ﷺ نام ایسا ہے
انہی کے ذکر سے پائی فقیروں نے شہنشاہی
خدا سے جا ملاتا ہے محمد ﷺ نام ایسا ہے
محبت کے کنول کھلتے ہیں ان کو یاد کرنے سے
بڑی خوشبوئیں لاتا ہے محمد ﷺ نام ایسا ہے

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ آج محکمہ آبپاشی سے متعلق سوالات ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

تعزیت

معزز ممبر اسمبلی چودھری جاوید کوثر کی والدہ ماجدہ

اور اشرف صاحب کی والدہ ماجدہ کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب محمد طاسب ستی: جناب سپیکر! ہمارے معزز ممبر چودھری جاوید کوثر کی والدہ محترمہ وفات پا گئی ہیں۔ میری استدعا ہے کہ ان کے لئے دعائے مغفرت کرائی جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اشرف صاحب کی والدہ ماجدہ کی بھی وفات ہوئی ہے ان کے لئے بھی دعائے مغفرت کرائی جائے۔ شکریہ

(اس مرحلہ پر مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

پوائنٹ آف آرڈر

معزز ممبر اسمبلی جناب عمران خالد بٹ

کے گھر پر ایف آئی اے اور انٹی کرپشن کا دھاوا

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ کل جب میں یہاں بات کر رہا تھا تو میں نے گوجرانوالہ سے ایم پی اے جناب عمران خالد بٹ کا نام لیا تھا۔ میں نے کل بھی ذکر کیا تھا کہ پچھلے دو ماہ میں دو دفعہ ان کے گھر پر انٹی کرپشن پنجاب نے ریڈ کیا، ڈی جی انٹی کرپشن پنجاب کو یہ task دیا گیا تھا۔ وہ آفیسر ہیں اس لئے مجھے ہاؤس میں کھڑے ہو کر ان کے بارے میں اس طرح کے الفاظ ادا کرنا اچھا نہیں لگتا لیکن وہ پنجاب میں خاص ایجنڈے پر ہیں جس کے تحت انہوں نے گوجرانوالہ میں دو ریڈ کئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں پہلے بھی یہ بیان کر چکا ہوں کہ فوٹیج موجود ہے اور اگر کہیں ثبوت دینا پڑا تو ہم دیں گے کہ ان کی ضعیف والدہ کے کمرے میں دس پندرہ لوگ چلے گئے۔ میں ابھی کل ہی یہ ذکر کر رہا تھا۔

جناب سپیکر! میں وزیر قانون کی خصوصی توجہ چاہوں گا کہ آج صبح کوئی تقریباً 8:00 سے 9:00 بجے کے درمیان، مجھے نہیں پتا تھا کہ کل میں ان کے حق میں بات کروں گا تو اس کا نتیجہ اس طرح سے نکلے گا۔ آج 8:00 سے 9:00 بجے کے درمیان ان کے گھر میں پولیس، ایف آئی اے اور انٹی کرپشن کے چالیس سے پچاس لوگ یونیفارم پہنے ہوئے داخل ہوئے۔ ان مسلح لوگوں نے ان کے گھر میں مل کر دھاوا بولا۔ انہوں نے چادر اور چار دیواری کا کوئی لحاظ بھی نہیں رکھا۔ ان کے گھر میں کیمرے لگے ہوئے ہیں اور ان کیمروں سے بننے والی میرے پاس چار سے پانچ ویڈیوز موجود ہیں۔ ان کے گھر کے دروازے توڑے گئے، شیشے توڑے گئے اور خواتین کے ساتھ بدتمیزی کی گئی۔ یہ آج صبح کا واقعہ ہے۔

جناب سپیکر! ہم پاکستان اور صوبہ پنجاب کو کس طرف لے کر جا رہے ہیں؟ مجھے تو حیرت ہو رہی ہے۔ جناب عمران خالد بٹ ایک بڑے reputed businessman ہیں۔ آپ نے پچھلے اڑھائی سالوں سے احتساب کا ایک راگ الاپا ہوا ہے۔ آپ نے اگر اس سے کچھ حاصل کر لیا ہے تو یہ بڑی اچھی بات ہے لیکن اب تو ایک انتقامی series شروع ہو گئی ہے۔

جناب سپیکر! میں تمام معزز ممبران سے ایک بات کہنی چاہوں گا۔ پاکستان کی تاریخ گواہ ہے کہ جب کوئی حکومت قائم ہوتی ہے تو وہ governance یا انتقام کا انتخاب کرتی ہے۔ جب آپ انتقام کی طرف جاتے ہیں تو governance کو آپ چھوڑ دیتے ہیں کیونکہ آپ کی پوری concentration اسی طرف ہوتی ہے اور جب آپ governance کی طرف توجہ دیتے ہیں تو پھر آپ کے پاس سیاسی مخالفین سے انتقام لینے کا وقت ہی نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر! آپ موجودہ حکومت کے احتساب کا اندازہ اس سے لگا سکتے ہیں کہ اس ہاؤس میں احتساب کے ادارے PAC-I اور PAC-II ہے۔ آپ باقی پوری حکومت کے احتساب کو چھوڑ دیں، شہزاد اکبر کیا کرتا ہے اس کو بھی چھوڑیں اور نیب کیا کرتا ہے اس کو بھی چھوڑ دیں۔ اس ہاؤس کے احتساب کے ادارے بھی ابھی تک مکمل نہیں ہو سکے۔ موجودہ اور سابقہ

حکومت میں اس ہاؤس کے اندر احتسابی ادارہ PAC-I اور PAC-II ہے لیکن پچھلے اڑھائی سال سے PAC-I کی تشکیل نہیں ہو سکی یعنی اس ہاؤس کے احتسابی ادارے کی یہ حالت ہے۔

جناب سپیکر! اب وزیر قانون کہیں گے کہ حزب اختلاف نے PAC-I کی تشکیل مکمل نہیں ہونے دی جبکہ ہم کہیں گے کہ حکومت نے قائد حزب اختلاف کو PAC-I کا چیئرمین نہیں بننے دیا۔ کوئی بھی وجہ تھی لیکن آج اڑھائی سال بعد میں اس ہاؤس میں کھڑے ہو کر کہہ رہا ہوں کہ ابھی تک PAC-I نہیں بن سکی۔ PAC-II جیسی تیسی چل رہی تھی اب آپ نے اس کے چیئرمین کو منسٹر بنا دیا ہے۔ اچھا کیا گیا ہے لیکن اب وہ بھی ایک سیٹ خالی ہے۔

جناب سپیکر! مجھے یہ خدشہ ہے کہ جس طرح آپ نے حزب اختلاف کی ڈیمانڈ پر قائد حزب اختلاف کو PAC-I کا چیئرمین نہیں بنایا۔ اس کی وجہ سے میں آپ کو لکھ کر دینے کے لئے تیار ہوں کہ مستقبل میں PAC-I کی تشکیل کسی بھی حکومت کے دور میں نہیں ہو سکے گی۔ چونکہ آپ نے ایک ایسی روایت قائم کر دی ہے۔ حکومت تبدیل ہوتی رہتی ہے۔ آج جو لوگ حکومت میں ہیں کل وہ حزب اختلاف میں ہوں گے۔ تاریخ اپنا رُخ بدلتی ہے تو آپ کس منہ سے ہم سے PAC-I کی Chairmanship مانگ سکتے ہیں؟

جناب سپیکر! مجھے خدشہ ہے کہ آئندہ اس ہاؤس کے احتساب کے ادارے بھی معلق ہو کر رہ جائیں گے۔ آپ پر جو بھی pressure تھا لیکن اس کے نتیجے میں اس ہاؤس کے احتساب کے ادارے مکمل نہیں ہو سکے۔

جناب سپیکر! مجھے علم ہے کہ PAC-I کی جو تشکیل نہیں ہو سکی اس میں شاید حکومت پنجاب اور پنجاب کے وزراء کا اتنا قصور نہیں ہے۔ میرے علم میں کچھ باتیں ہیں لیکن یہ جہاں سے بھی pressure آیا اسے آپ نے face کرنا تھا اور اس ہاؤس کے احتسابی ادارے کو آپ نے مکمل کرنا تھا۔ یہ اس ہاؤس کا احتساب ادارہ ہے جو کہ پچھلے اڑھائی سال سے مکمل نہیں ہو سکا۔

جناب سپیکر! دوسرے احتسابی اداروں پر ہم بھی تنقید کرتے ہیں اور بعض اوقات آپ کی طرف سے بھی ان کے خلاف آوازیں اُٹھتی ہیں۔

جناب سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! آپ اپنے اصل issue کی طرف آئیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! جناب عمران خالد بٹ والے issue کے حوالے سے میری گزارش ہے کہ بطور سپیکر آپ اس ہاؤس کے محافظ ہیں۔ جب پہلی مرتبہ ان کے گھر میں raid ہوا تھا تو ہم نے اس کے خلاف ایک تحریک استحقاق جمع کروائی تھی۔ وہ تحریک استحقاق take up ہوئی تھی اور جناب وزیر قانون نے اس پر یقین دہانی کروائی تھی کہ ہم اس issue کو دیکھیں گے۔ اب میرے پاس latest videos ہیں جو کہ میں اسمبلی کی کسی بھی کمیٹی میں پیش کر سکتا ہوں۔

جناب سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! آپ نے جناب عمران خالد بٹ کے حوالے سے پہلے جو تحریک استحقاق دی تھی وہ ابھی تک استحقاق کمیٹی میں موجود ہے لہٰذا ہم اس کمیٹی کی میٹنگ رکھ لیتے ہیں۔ جی، وزیر قانون! آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! ابھی جناب سمیع اللہ خان نے فرمایا ہے کہ انہوں نے پہلے اسی حوالے سے ایک تحریک استحقاق دی تھی اور آپ نے اس تحریک استحقاق کو in order قرار دے کر استحقاق کمیٹی کو بھجوا دیا تھا تو ہم اس کی میٹنگ رکھوا لیتے ہیں اور وہاں پر یہ معاملہ بھی discuss ہو جائے گا۔

جناب سپیکر! میں ایک دو چیزیں آپ کی خدمت میں عرض کرنی چاہوں گا۔ معزز ممبر نے یہ فرمایا ہے کہ انہوں نے کل بات کی ہے تو اس وجہ سے عمران خالد بٹ کے گھر میں raid ہوئی ہے۔ میرا خیال ہے کہ بات جناب سمیع اللہ خان نے کی تھی اور اگر کوئی زیادتی ہوتی تو ان کے خلاف ہونی چاہئے تھی۔ اب یہ مفروضہ ہے کہ جو بندہ اس ایوان میں موجود ہی نہیں تھا تو اس کو تنگ کرنے کے لئے اس کے گھر میں کیوں raid کیا گیا ہو گا؟

جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر ہاؤس میں تنقید کی بنیاد پر خدانخواستہ کسی کے خلاف کارروائی ہوتی ہے تو پھر وہ آپ کے خلاف ہوتی کیونکہ آپ نے تنقید کی تھی جبکہ آپ یہ بتا رہے ہیں کہ جناب عمران خالد بٹ کے خلاف کارروائی ہوئی ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! محترم وزیر قانون مجھے دھمکی دے رہے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں دھمکی نہیں دے رہا۔ آپ میری بات تو سُن لیں۔

جناب سپیکر: جناب سمیع اللہ خان !ایسی بات نہیں ہے۔ آپ مطمئن رہیں یہ بالکل دھمکی نہیں ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں نے دھمکی نہیں بلکہ مثال دی ہے۔ جناب سمیع اللہ خان نے کہا کہ PAC-I کی ابھی تک تشکیل نہیں ہو سکی۔ یہ درست ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس حکومت نے ایسی روایت قائم کر دی ہے کہ شاید آئندہ بھی اس کمیٹی کی تشکیل نہ ہو سکے۔ میں اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ایسے کرپٹ حکمران نہ لائے کہ جن کو PAC-I کی Chairmanship دی جا سکتی ہو۔ اگر اس وقت تک PAC-I کا کسی کو چیئرمین نہیں بنایا گیا تو اس لئے نہیں بنایا گیا کہ موجودہ قائد حزب اختلاف ایک نیب زدہ شخص ہے۔ ایسا قائد حزب اختلاف جو کہ نیب کی پیشیاں بھگت رہا ہو اس کو PAC-I کا چیئرمین کیسے بنا دیں؟

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! مجھے وزیر قانون کی بات کا جواب دینے کی اجازت دیں۔

جناب سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! آپ تشریف رکھیں پہلے وزیر قانون کو اپنی بات مکمل کر لینے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ ہم ایک نیب زدہ شخص کو PAC-I کا چیئرمین نہیں بنا سکتے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے وزیر قانون سے کہوں گا کہ انہیں علم ہی نہیں ہے کہ انہوں نے یہ بات کر کے کہاں کہاں پر فائر مار دیا ہے۔ آپ کو علم ہے کہ اس ہاؤس میں نیب زدہ کون کون لوگ ہیں؟ نیب زدہ لوگ یہاں پر وزیر بنے ہوئے ہیں۔ آپ نے تو اپنی صفوں میں بھی فائر مار دیا ہے۔

جناب سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! اس بات کو چھوڑ دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں قائد حزب اختلاف کی بات کر رہا ہوں۔ قومی اسمبلی میں قائد حزب اختلاف میاں محمد شہباز شریف نے صرف اس لئے PAC کی Chairmanship چھوڑ دی کہ نیب میں ان کے خلاف مقدمہ چل رہا

ہے تو یہاں پنجاب اسمبلی میں آپ کو کیا تکلیف ہوتی ہے؟ ہم کرپشن کے خلاف ہیں اور کرپشن کے خلاف رہیں گے۔

جناب سپیکر: ابھی وہ پہلی بات ختم نہیں ہوئی۔ جناب محمد بشارت راجہ! اس کمیٹی کی میٹنگ آپ کب رکھیں گے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! any time، جو آپ حکم دیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجہ نے کہہ دیا ہے یہ میٹنگ رکھ لیں گے۔ اب آپ بیٹھ جائیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! شکریہ۔ کل کی آپ کی seriousness and sincerity کا بہت شکریہ۔ میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں because I belong to the Christian Faith آج 22۔دسمبر ہے اور صوبہ بھر کے 29 اضلاع میں آج کے دن تک صفائی وغیرہ کا کام کرنے والے Christians کو تنخواہیں نہیں ملیں اور مجھے اب سمجھ لگی ہے کہ لوگ اپنے بچے نہروں اور دریاؤں میں کیوں پھینکتے ہیں کیونکہ وہ عید والے دن کپڑے اور جوتے مانگتے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ کے دور میں بھی 10۔دسمبر سے پہلے پہلے تنخواہیں بھی مل جاتی تھیں اور financial assistance بھی دے دی جاتی تھی۔ یہ حکومت انہیں تنخواہیں ہی نہیں دے رہی۔ آج 22۔دسمبر ہے اور یہ ابھی کہہ رہے ہیں کہ کرسمس کے بعد invoice بنے گی۔ ان لوگوں میں سے کسی نے اگر اپنے بچے مارے تو میں openly یہ بات کر رہا ہوں کہ اس کا ذمہ دار جناب عمران خان ہوگا اور میں اس بات پر being Christian بائیکاٹ کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! آپ بائیکاٹ نہ کریں اور اپنی بات کا جواب لے لیں۔

(اس مرحلہ پر خلیل طاہر سندھو بائیکاٹ کر کے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

جناب محمد بشارت راجہ! آپ کو بھی پتا ہے کہ کرسمس کے موقع پر تنخواہیں وغیرہ پہلے دے دی جاتی ہیں تو آپ وہ arrange کرا دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں ابھی سیکرٹری فنانس کو convey کر دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجہ! ایک اور بات ہے کہ سُنا ہے کہ Turkish Company چھوڑ کر چلی گئی ہے اور روز میڈیا پر بھی چل رہا ہے کہ لاہور میں ہر جگہ گند ہی گند ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! آپ کی observation بالکل درست ہے کہ اس وقت صورتحال خراب تھی۔ پرانی کمپنی کا contract ختم ہو گیا تھا، نئی کمپنی کو contract دے دیا گیا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ دو تین دن تک صورتحال normal ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: جناب شہباز احمد! آپ جناب خلیل طاہر سندھو کو منا کر ایوان میں واپس لے آئیں۔

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

سپیشل کمیٹی کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

وزیر قانون و پارلیمانی امور/امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

> **"سپیشل کمیٹی نمبر 2, 3,4,6,7,8,9,10,12 اور 13 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 28۔ فروری 2021 تک توسیع کر دی جائے۔"**

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"سپیشل کمیٹی نمبر 2, 3,4,6,7,8,9,10,12اور13 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 28۔فروری2021تک توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ:

"سپیشل کمیٹی نمبر 2, 3,4,6,7,8,9,10,12اور13 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 28۔فروری2021تک توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move that:

> "The time limit for submission of the reports of Public Accounts Committee No. 2 on accounts of the Government of Punjab and reports of Auditor General of Pakistan, which had been referred to it during November and December 2019, may be extended for one year."

MR SPEAKER: The motion moved:

> "The time limit for submission of the reports of Public Accounts Committee No. 2 on accounts of the Government of Punjab and reports of Auditor General of Pakistan, which had been referred to it during November and December 2019, may be extended for one year."

The motion moved and the question is that:

> "The time limit for submission of the reports of Public Accounts Committee No. 2 on accounts of the Government of Punjab and reports of Auditor General of Pakistan, which had been referred to it during November and December 2019, may be extended for one year."

(The motion is carried)

جناب سپیکر: توسیع کی ایک اور تحریک ہے۔جی، میاں شفیع محمد!

تحاریک استحقاق بابت سال 20-2019 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

میاں شفیع محمد: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

> "تحاریک استحقاق نمبر 1، 6، 11، 17، 20، 21، 22، 24 اور 25 بابت سال 2019 اور تحاریک استحقاق نمبر 1، 2، 3، 6، 8، 12، 13، 14، 15، 16، 17، 18، 26، 27، 29 بابت سال 2020 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 31-جنوری 2021 تک توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

> "تحاریک استحقاق نمبر 1، 6، 11، 17، 20، 21، 22، 24 اور 25 بابت سال 2019 اور تحاریک استحقاق نمبر 1، 2، 3، 6، 2، 18، 16، 15، 14، 13، 27، 26، 18، 17، 29 بابت سال 2020 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 31-جنوری 2021 تک توسیع کر دی جائے۔"

"تحاریک استحقاق نمبر 1، 6، 11، 17، 20، 21، 22، 24اور 25 بابت سال 2019 اور تحاریک استحقاق نمبر 1، 2، 3، 6، 2، 18، 16، 15، 14، 13، 27، 26، 18، 17، 29 بابت سال 2020 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 31۔جنوری 2021 تک توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: میاں شفیع محمد! آپ نے کچھ رپورٹیں بھی پیش کرنی ہیں؟

تحاریک استحقاق بابت سال 20-2019 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

میاں شفیع محمد: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ

"تحاریک استحقاق نمبر 8، 10، 12، 18، 26 بابت سال 2019 اور تحاریک استحقاق نمبر 7، 10، 11 بابت سال 2020 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتا ہوں۔"

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

پوائنٹ آف آرڈر

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

مسودہ قانون سکھ میرج رجسٹریشن 2018 کے رولز آف بزنس بنانے کا مطالبہ

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب سپیکر! شکریہ۔ 2018 میں اس ایوان نے پاکستان کے اندر ایک history بنائی تھی اور اُس کا سہرا اُس وقت کی حکومت کو جاتا ہے اور میں حزب اختلاف کو بھی سلیوٹ پیش کرتا ہوں کہ جب میں پرائیویٹ ممبر بل لے کر آیا تو انہوں نے بھی مجھے سپورٹ کیا۔ اڑھائی سال گزر گئے ہیں یہاں پر سکھ میرج رجسٹریشن ایکٹ پاس ہوا اور میں متعلقہ وزیر موصوف سے بھی بارہا گزارش کر چکا ہوں کہ اس کے Rules of Business بنائے جائیں۔ ہم نے اس کا internationally credit لیا کہ پاکستان دنیا کا پہلا ملک بنا جہاں پر سکھ میرج ایکٹ باقاعدہ طور پر لاگو ہوا لیکن بدقسمتی سے اڑھائی سال گزرنے کے باوجود اُس کے Rules of Business نہیں بن سکے۔

جناب سپیکر! آپ سے میری گزارش ہے کہ اس معاملے کو کمیٹی کو سپرد کیا جائے، اس کو دیکھا جائے اور Rules of Business بنا کر اس کو implement کیا جائے۔ ہم بھارت کو بڑا criticize کرتے ہیں کہ بھارت کے اندر سکھ میرج ایکٹ نہیں ہے۔

جناب سپیکر! اب مجھے سمجھ نہیں آتی کہ Minorities and Human Rights Department نے اس کا قانون کے Rules of Business کیوں نہیں بنائے؟

(اس مرحلہ پر معزز ممبر جناب خلیل طاہر سندھو ایوان میں واپس تشریف لے آئے)

جناب سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! آپ کے ایوان سے باہر جانے کے بعد وزیر قانون نے کہہ دیا ہے کہ میں فوری طور پر تنخواہوں کا مسئلہ حل کراتا ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! معزز ممبر نے یہ point take up کیا، آپ نے حکم دیا تو میں اس حوالے سے ابھی سیکرٹری فنانس کو convey کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! آپ جناب رمیش سنگھ اروڑا کے point of order کے حوالے سے ایوان کو کچھ بتائیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! ہم نے Minister for Minorities and Human Rights کو Rules of Business بنا کر دے دیئے تھے تو اب انہوں نے ہی کرنا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں عرض کر دیتا ہوں۔ جناب خلیل طاہر سندھو چیزوں کو تھوڑا سا confuse کر دیتے ہیں۔ محکمہ قانون نے یہ Rules of Business نہیں بنانے۔ جس محکمے کا قانون ہوتا ہے اُس محکمے کو implementation کے لئے رولز بنانے پڑتے ہیں لیکن اس صوبے میں یہ بد قسمتی رہی ہے کہ 15/15, 10/10 سال پرانے laws موجود ہیں لیکن اُن کے رولز نہیں بنے۔ ہماری حکومت نے پہلی بار یہ پابندی لگائی ہے کہ اُس وقت تک کسی محکمہ کا قانون پاس نہیں ہو گا کہ جب تک وہ commit نہیں کرے گا کہ وہ within 6 months اپنے رولز بنا لے گا۔ آئندہ کے لئے تو ہم نے یہ کر دیا ہے لیکن ہم نے اس کے ساتھ ساتھ مرحلہ وار یہ سسٹم بھی شروع کیا ہے کہ جن محکمہ جات کے رولز نہیں تھے ہم نے اُنہیں کہا ہے کہ رولز لے کر آئیں۔ یہ سلسلہ چل رہا ہے اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ اگلے پندرہ بیس دن میں یہ رولز بن جائیں گے کیونکہ ہم نے اس پر already کام شروع کیا ہوا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! شکریہ

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجہ! میرے خیال میں رولز تو انہوں نے چھ ماہ میں بھی نہیں بنانے۔ ہم نے جس طرح ہاؤس میں پہلے جو reforms کی ہیں۔ آپ اس کے لئے بھی کوئی reforms لے کر آئیں۔ آپ جب اتنی محنت سے قانون بناتے ہیں اور پھر ان کے آگے رولز نہیں بنتے تو پھر اس قانون کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اس کو ہم جلد کر لیں گے۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

گندم کی قیمت مقرر کرنے کے حوالے سے
منظور ہونے والی قرارداد پر عملدرآمد کرانے کا مطالبہ

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! پچھلا اجلاس جو 11-نومبر 2020 کو ہوا تھا، میں اس ہاؤس کے تقدس کے لئے یاددہانی کرانا چاہتا ہوں کہ کسانوں کا جو مطالبہ تھا اس پر اس ہاؤس کے تمام ممبران نے ایک قرارداد کو منظور کیا تھا۔ آپ نے منسٹر صاحب کو بھی کہا تھا لیکن آج تک ہمیں معلوم نہیں ہوا کہ اس قرارداد پر کیا ہوا ہے۔ انہوں نے کیا گندم کا ریٹ مقرر کیا ہے؟ ہمارے علم میں ابھی تک یہ بات نہیں آئی کہ انہوں نے گندم کی قیمت -/2000 روپے فی من مقرر کی ہے یا نہیں۔ اس ہاؤس کے تقدس کے بارے میں آپ نے کل بڑے اچھے طریقے سے بات کی تھی اور انہیں سمجھایا تھا۔

جناب سپیکر! اب میں سمجھتا ہوں کہ اس ہاؤس کے تقدس کے لئے ہاؤس سے جو متفقہ قرارداد پاس ہوئی ہے اس کا کیا بنا اس بارے میں ہمیں آگاہ کیا جائے۔ اس کے علاوہ کسان اتحاد کے جو لوگ یہاں آئے تھے ان میں سے ایک کسان اشفاق لنگڑیال وفات پا گیا تھا اس بارے میں ہم نے گزارش کی تھی کہ اس کی وفات پر جوڈیشل انکوائری کرائی جائے لیکن آج تک اس حوالے سے بھی کچھ معلوم نہیں ہو سکا۔

جناب سپیکر! اس کے لواحقین سے میں نے بات کی تو انہوں نے کہا کہ ہمیں ابھی تک اس بارے میں کچھ پتا ہے، ہمارے ساتھ کسی نے رابطہ کیا ہے اور نہ ہی ہمیں پتا ہے کہ اس کیس کا کیا بنا ہے؟ وزیر قانون میرے نکات کے بارے میں بتا دیں تو ہم ممنون ہوں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اس معزز ایوان نے جو قرارداد گندم کی قیمت مقرر کرنے کے حوالے سے پاس کی تھی۔ محکمہ نے ابھی تک کوئی قیمت مقرر نہیں کی۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجہ !وزیر زراعت یہاں پر موجود ہیں۔ ان سے پوچھ لیتے ہیں۔ جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! شکریہ۔ گزارش یہ ہے کہ گندم کی قیمت مقرر کرنے کا طریق کار یہی ہوتا ہے کہ تمام صوبائی حکومتیں مرکزی حکومت کو سفارشات بھیجتی ہیں اور اس کے بعد مرکزی حکومت گندم کی قیمت مقرر یا طے کرتی ہے۔ اس سال یہ ہوا کہ مختلف صوبوں نے گندم کی قیمت کے لئے جو سفارشات بھیجی ہوئی تھیں۔ اس کے بعد مرکزی حکومت نے اپنے طور پر گندم کی قیمت فی من -/1650 روپے مقرر کر دی۔ گندم کی قیمت مقرر ہونے کے بعد اس معزز ایوان نے ایک قرارداد پاس کی، وہ قرارداد وفاقی حکومت کو بھجوا دی گئی ہے اور اس پر عملدرآمد بھی وفاقی حکومت نے ہی کرنا ہے۔ پنجاب حکومت نے تو گندم کی قیمت مقرر ہی نہیں کرنی۔

جناب سپیکر: آپ پہلے اپنے اختیارات کا تو معلوم کر لیں کہ آپ کا اختیار کیا ہے؟ آپ دیکھیں کہ اٹھارہویں ترمیم کے بعد یہ اختیار صوبوں کے پاس ہے کہ انہوں نے گندم کی قیمت مقرر کرنی ہے اسی لئے سندھ حکومت نے گندم کی قیمت -/2000 روپے فی من مقرر کر دی ہے۔ آپ کے اس وزارت میں آنے سے پہلے ہاؤس میں اپوزیشن اور گورنمنٹ کے ممبران نے متفقہ طور پر ایک کمیٹی بنائی تھی۔ اس طرح کی ایک کمیٹی قومی اسمبلی میں بھی بنی ہوئی ہے جس کو سپیکر قومی اسمبلی جناب اسد قیصر head کر رہے ہیں۔ خیبر پختونخوا میں وہاں کی اسمبلی کے سپیکر head کر رہے ہیں۔ اسی طرح بلوچستان میں بھی ہے۔

میں نے بھی بطور سربراہ اس کمیٹی میں تمام stakeholders کو بلایا، سیکرٹری زراعت، سیکرٹری خوراک، اپوزیشن کے ممبران اور حکومتی ممبران بھی اس میں موجود تھے تو متفقہ طور پر یہ فیصلہ کیا گیا کہ گندم کی قیمت فی من -/2000 روپے مقرر ہونی چاہئے۔ ہم -/2400 یا -/2500 روپے فی من گندم خرید کر خوامخواہ یوکرائن کے کسانوں کو فائدہ دے رہے ہیں تو ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہمارا کسان کیوں روئے؟ یہ فیصلہ ہوا اور اس فیصلے کو ہم ہاؤس میں لے کر آئے، اس پر باقاعدہ ووٹنگ ہوئی، ووٹنگ بھی اس طرح ہوئی کہ سارے ممبران نے کھڑے ہو

کر ووٹ دیئے اور یہ قرارداد متفقہ طور پر پاس ہوئی۔ اس طرح پھر ہاؤس کا تو کوئی تقدس نہ ہوا۔ سندھ میں -/2000 روپے فی من قیمت مقرر ہو گئی ہے۔ اب سندھ کے کسان گندم کاشت کرنے کے لئے کوئی جگہ نہیں چھوڑیں گے کیونکہ ان کا ریٹ بہت اچھا ہو گیا ہے۔ آپ نے یہاں ریٹ دیا ہی کچھ نہیں۔ کیا یہ اچھا ریٹ ہے جو آپ کسانوں کو دے رہے ہیں؟ (نعرہ ہائے تحسین)

اس لئے صوبہ پنجاب میں گندم کاشت ہو گی وہ سندھ کے مقابلے میں کم ہو گی اور آپ کو آگے جا کر مشکلات ہوں گی۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! پنجاب میں تو ابھی تک گندم کی قیمت مقرر نہیں کی گئی۔ پنجاب کی خواہش یہ تھی کہ متفقہ طور پر۔۔

جناب سپیکر: کیا کٹائی پر گندم کی قیمت مقرر کرنی ہے۔ گندم کی بجائی کب ہوئی ہے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! آپ چیک کرا سکتے ہیں کہ اس سال پچھلے سال کی نسبت زیادہ گندم بیجی گئی ہے۔

جناب سپیکر: اگر زیادہ گندم بیجی گئی ہے تو یہ پنجاب کے کسان نے گناہ تو نہیں کیا کہ ان کو گندم کی صحیح قیمت نہ ملے۔ آپ کا کسان رُل گیا ہے کیا آپ یہ مانتے ہیں؟ اس ہاؤس میں بیٹھے ہوئے ممبران جو کسانوں کی نمائندگی کر رہے ہیں کیا یہ ان کی ذمہ داری نہیں ہے اور آپ نے کب کسانوں کے کام آنا ہے؟ وہ بے چارے اسی لئے باہر سڑکوں پر آ کر مرتے ہیں۔ وہ کہاں پر جائیں؟ وہ قرارداد پورے ہاؤس نے متفقہ طور پر منظور کی تھی۔ آپ وہاں جا کر بات کریں کہ جن کسانوں نے ہمیں ووٹ دیا ہے ان کو کیوں مار رہے ہیں۔ کیا آپ نے کسانوں سے ووٹ لئے ہیں یا نہیں؟

(اس مرحلہ پر معزز ممبران نے کہا "جی، ووٹ لئے ہیں")

منسٹر صاحب! صوبہ پنجاب میں کتنے فیصد دیہاتی آبادی ہے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! 60 فیصد ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! 67 فیصد ہے۔ میں نے سروے کرایا تھا اس وقت آپ بھی ہماری کابینہ میں شامل تھے۔ اس وقت پنجاب میں ½12 ایکڑ سے نیچے جو land holding 93.5 فیصد تھی۔ یہ غریب لوگ ہیں۔ آپ نے انہیں کوئی احساس پروگرام تو نہیں دینا۔ آپ جب تک ان کو اچھی

قیمت نہیں دیں گے اس وقت تک یہ پریشان رہیں گے۔ انہوں نے اپنی اسی آمدن میں اپنے بچوں کو پڑھانا ہے، علاج کرانا ہے اور آگے نئی فصل کا بندوبست بھی کرنا ہے۔ ان ساری چیزوں کو کس نے دیکھنا ہے۔

منسٹر صاحب! آپ پہلے وہاں بات کریں اور پھر ہاؤس میں آکر جواب دیں۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ میں بات کرنے لگا تھا تو جناب نے یہ فرمایا کہ وزیر زراعت جواب دیں گے۔

جناب سپیکر! اس معزز ایوان کا فیصلہ سر آنکھوں پر ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ چاہے اپوزیشن ہو یا حکومتی بنچز ہوں اس ایوان کا فیصلہ سب پر لازم ہے اور جیسے آپ نے فرمایا کہ متفقہ طور پر یہ فیصلہ ہوا تھا۔ جس طرح ابھی منسٹر صاحب فرما رہے تھے کہ فیڈرل گورنمنٹ نے قیمت مقرر کی ہے تو میں منسٹر صاحب اور باقی تمام colleagues سے request کروں گا کہ متفقہ قرارداد کے ذریعے جو اس معزز ایوان کا فیصلہ تھا اُس کو کابینہ میں لے کر جائیں جس پر ہم decision لیں۔ میرے خیال میں اس کا قانونی طریق کار بھی یہی ہے کہ کابینہ کے سامنے یہ فیصلہ رکھا جائے اور decision لیا جائے۔ وہاں جو بھی decision ہو گا ہم پورے ایوان کو convey کریں گے۔

جناب سپیکر! لیکن میں یہاں پر یہ ضرور عرض کرنا چاہوں گا کہ موجودہ حکومت کسانوں کی بہتری اور فلاح و بہبود کے لئے اُن کی اجناس کی معقول قیمت دلوانے کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ کوئی کسر نہیں چھوڑے گی۔ جس طرح آپ نے فرمایا ہے کہ اس صوبے کی اکثریت آبادی کسانوں پر مشتمل ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہمیں اُن کا مفاد عزیز ہے اور اُن کے مفاد کو بھی زِک نہیں پہنچے گی۔ شکریہ

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجہ! آپ اس issue کو کابینہ میں لے کر جائیں۔

جناب عبدالرحمٰن خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب عبدالرحمٰن خان: جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ یہ فیصلے بروقت ہونے چاہئیں۔ جیسے آپ نے فرمایا کہ سندھ میں گندم کی قیمت زیادہ ہے لیکن پنجاب میں کسانوں کے لئے گندم کی قیمت اتنی کم رکھی گئی ہے کہ کسان نے گندم کاشت ہی نہیں کی اور اس کی وجہ سے لوگ دوسری فصلیں بیجنا شروع کر دیتے ہیں کیونکہ ہمیں گندم کی قیمت پوری نہیں ملتی۔ اگر گندم کی قیمت ہمیں پوری دی جائے۔

جناب سپیکر! میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہمیں گندم import ہی نہیں کرنی پڑے گی۔ آپ کھاد لینے جائیں تو اُس کی قیمت آسمان کو چُھو رہی ہے اور ہم سے تین ساڑھے تین ہزار روپے فی بوری لیتے ہیں۔ جب بیج لینے جائیں تو وہ سات آٹھ ہزار روپے فی بوری ملتی ہے۔ اسی طرح بجلی اور ڈیزل کا ریٹ دیکھیں کہ کہاں پر پہنچ گیا ہے جبکہ گندم کی قیمت وہیں پر ہی کھڑی ہے۔ پچھلے تین چار سال سے صرف ایک دو روپے قیمت بڑھا رہے ہیں لہٰذا مہربانی کر کے گندم کی قیمت پر ہاؤس میں فیصلہ کیا جائے۔ جیسے وزیر قانون نے فرمایا ہے تو ابھی بھی وقت ہے کہ فوری طور پر اس پر فیصلہ لیا جائے۔ بقایا کسان کچھ دوسری فصل کاشت کر لیں گے لیکن آئندہ کسی کسان نے بھی گندم کاشت نہیں کرنی۔

جناب سپیکر: جی، جناب محمد بشارت راجہ نے صحیح فرمایا ہے کہ اس matter کو کابینہ میں لے کر جایا جائے۔ یہاں ساری کابینہ بیٹھی ہوئی ہے اور میرے خیال میں زیادہ تر ممبران کا تعلق بھی rural area سے ہے۔ اصل میں دیکھنے والی بات یہ ہے کہ بجلی کا ریٹ بڑھا ہے اور مزید ریٹ بڑھ رہا ہے یعنی کسان کے لئے ہر چیز ہی مشکل سے مشکل ہوتی جا رہی ہے لہٰذا کم از کم ہمیں اس کے بارے میں سوچنا چاہئے کیونکہ یہ ہمارا اپنا کسان ہے۔ ہندوستان کے کسان روزانہ بھگت رہے ہیں جو آپ ٹی وی پر بھی دیکھ رہے ہیں لیکن کم از کم ہمارا کسان تو خوشحال ہو۔ جناب محمد بشارت راجہ! آپ کسی بھی شکل میں کابینہ کے اندر اسے take up کروائیں اور گندم کا ریٹ بہتر ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ وزیر اعلیٰ کو جلد صحت یاب کرے جو کابینہ کا اجلاس بلا کر اس مسئلے کو حل کریں۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! اتفاق سے منسٹر حضرات بیٹھے ہوئے ہیں اور پتا نہیں فوڈ منسٹر صاحب موجود ہیں یا نہیں لیکن ان سے پتا کروائیں کہ جو گندم import کر رہے ہیں وہ انہیں کس ریٹ میں پڑ رہی ہے؟ آپ ہم سب سے بہتر جانتے ہیں کہ 75 فیصد گندم پنجاب کی اور ساتھ دوسری گندم ملا کر 20 کلو دے رہے ہیں جو کھانے کے بالکل بھی قابل نہیں ہے۔ دیکھنا یہ چاہئے کہ ہمیں وہ گندم کس قیمت میں پڑ رہی ہے؟ اگر وہی پیسے ہم کسان کو دیں تو کسان یہاں پر گندم ہی گندم پیدا کر دے گا۔ اگر سندھ حکومت نے کر دیا ہے تو پنجاب ایسا کیوں نہیں کر سکتا اور اس میں کیا مشکل ہے۔ آپ کی recommendation پر عملدرآمد ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اب سوالات take up کر لیتے ہیں۔

میاں محمد فرخ ممتاز مانیکا: جناب سپیکر! میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

میاں محمد فرخ ممتاز مانیکا: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ پنجاب میں دو محکمے گندم خرید رہے ہوتے ہیں۔ ایک محکمہ خوراک جو پنجاب گورنمنٹ کا محکمہ ہے اور دوسرا پاسکو جو وفاقی حکومت کا محکمہ ہے۔ آپ جیسے فرما رہے ہیں اگر اس طریقے سے ہمارے وزیراعلیٰ اور کابینہ decide بھی کر لیتے ہیں کہ دو ہزار روپے میں کسانوں سے گندم خریدی جائے لیکن وفاقی گورنمنٹ نے -/1650 روپے کا فیصلہ کیا ہوا ہے لہٰذا ایک ہی ضلع میں پاسکو -/1650 روپے میں گندم خرید رہی ہو گی اور محکمہ خوراک دو ہزار روپے میں گندم خرید رہا ہو گا جس سے بہت بڑی انارکی پیدا ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: میری بات سنیں۔ اگر پنجاب حکومت دو ہزار روپے میں گندم خرید رہی ہو گی تو وفاقی حکومت کو کسی نے ایک دانہ بھی نہیں بیچنا اور تب وہ خود بخود دو ہزار روپے میں خریدیں گے۔

میاں محمد فرخ ممتاز مانیکا: جناب سپیکر! میں یہ بات آپ کے نوٹس میں لا رہا ہوں کہ ہمارے پاکپتن ضلع میں دو تحصیلیں عارف والا اور پاکپتن ہیں۔ انہوں نے تحصیل پاکپتن پاسکو کے handover کی ہوئی ہے جہاں پر محکمہ خوراک والے نہیں خریدتے جبکہ تحصیل عارف والا میں

محکمہ خوراک گندم خرید تا ہے اور وہاں پر پاسکو والے نہیں خریدتے لہٰذا اہم تحصیل پاکپتن والے رہ جائیں گے اور -/1650 روپے میں بیچنے پر مجبور ہوں گے۔

جناب سپیکر: دیکھیں، جب پنجاب گورنمنٹ نے یہ فیصلہ کر دیا تب لامحالہ وہاں پر بھی ہو جائے گا۔

میاں محمد فرخ ممتاز مانیکا: جناب سپیکر! میں یہی کہہ رہا ہوں کہ اس مسئلے کو فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ بھی اٹھایا جائے۔

جناب سپیکر: وہاں فیڈرل گورنمنٹ میں فخر امام صاحب منسٹر ہیں لہٰذا آپ کو اُن سے بھی بات کرنی چاہئے۔

میاں محمد فرخ ممتاز مانیکا: جی، اُن سے بھی بات کرنی چاہئے۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میں نے بھی ایک اہم بات کرنی ہے۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اب محکمہ آبپاشی کے سوال لے لیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! صرف ایک منٹ بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ کنول پرویز چودھری: بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! دراصل آج 22۔دسمبر ہے اور National Working Women's Day ہے۔ پوری دنیا میں کام کرنے والی خواتین کا دن منایا جا رہا ہے اس لئے میں آج اس دن کے حوالے سے بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: کیا آپ نے کوئی قرارداد جمع کروائی ہے؟

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! مجھے بھی ابھی پتا چلا ہے اس لئے میں صرف مختصر بات کرنا چاہوں گی۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ ابھی قرارداد دے دیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میں سب سے پہلے یہ بات کرنا چاہتی ہوں کہ ہم پورے پنجاب، پورے پاکستان اور پوری دنیا کی خواتین کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں جو انتہائی بہادر ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ پنجاب میں کام کرنے والی جگہوں پر Anti-Harassment Committee ابھی تک فعال نہیں ہو سکی لہٰذا میری گزارش ہے کہ کمیٹی کو فعال کیا جائے اور خواتین کو اُن کی قابلیت کے مطابق اجرت دی جائے جیسا کہ ساری دنیا میں دی جا رہی ہے۔

سوالات

(محکمہ آبپاشی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج محکمہ آبپاشی کے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال صہیب احمد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 3722 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع سرگودھا کی تحصیل بھیرہ اور بھلوال

میں نہروں کو پختہ کرنے اور برک لائننگ سے متعلقہ تفصیلات

*3722: **جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل بھیرہ اور تحصیل بھلوال میں کون کون سے راجباہ، مائنر اور نہریں ہیں ان کے نام اور ان کا منظور شدہ پانی کتنا ہے؟

(ب) کیا تمام راجباہ، مائنر اور نہریں منظور شدہ پانی لے رہے ہیں اور ان میں سے کون کون سی نہریں، راجباہ اور مائنر کی برِک لائننگ ہو چکی ہے اور کون کون سی ابھی تک برِک لائننگ کے بغیر چل رہی ہیں؟

(ج) مالی سال20-2019میں ان کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(د) کیا حکومت ان تمام تحصیلوں کے تمام راجباہ، نہروں اور مائنز کو پختہ کرنے اور برِک لائننگ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) تحصیل بھیرہ اور تحصیل بھلوال میں موجود غیر دوامی (ششماہی) راجباہ، مائنرز اور نہروں کے نام اور ان کا منظور شُدہ پانی کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

تحصیل بھیرہ اور بھلوال میں موجود دوامی (سالانہ) راجباہ، مائنرز اور نہروں کے نام اور ان کا منظور شدہ پانی درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام راجباہ / مائنر	منظور شُدہ پانی (کیوسک)
1۔	دیوال راجباہ	86
2۔	ابدال مائنر	10
3۔	مٹھہ لک راجباہ	152
4۔	دھوری راجباہ	7
5۔	بیری والا راجباہ	14.5
6۔	یار محمد راجباہ	32
7۔	سالم راجباہ	23
8۔	کلیان پور مائنر	3
9۔	فتح پور راجباہ	28.5
10۔	پکھوال راجباہ	23
11۔	ست گھرا راجباہ	8
12۔	مونہ راجباہ	32
13۔	رتوکالا راجباہ	98.5
14۔	جسپال راجباہ	5
15۔	کوٹ حاکم خان مائنر	9.5
16۔	چبہ راجباہ	17
17۔	ہاتھی ونڈ سب مائنر	5
18۔	نبی شاہ مائنر	12.5

(ب) جی ہاں! تمام راجباہ، مائنز زاپنے منظور شُدہ ڈسچارج کے مطابق پانی لے رہے ہیں ان میں سے جن نہروں کی برِک لائننگ ہو چکی ہے اور جو ابھی تک برِک لائننگ کے بغیر چل رہی ہیں ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:

نمبر شمار	نام راجباہ / مائنز (برِک لائننگ شدہ)
1۔	رکھ میانی ڈسٹی
2۔	ودھن مائنز
3۔	وجھی ڈسٹی
4۔	پنڈی کوٹ ڈسٹی
5۔	ڈھل ڈسٹی
6۔	ٹھٹی ولانہ سب مائنز
7۔	نبہ ڈسٹی
8۔	نور پور سب مائنز
9	ہاتھی ونڈ سب مائنز
10۔	کوٹ حاکم خان مائنز
11۔	جسپال راجباہ

نمبر شمار	نام راجباہ / مائنز (بغیر برِک لائننگ شدہ)
1۔	شاہ پور برانچ
2۔	ویسٹرن فیڈر
3۔	ایسٹرن فیڈر مائنز
4۔	لوئر جہان خان مائنز
5۔	بھیرہ مائنز
6۔	جیون وال ڈسٹی
7۔	ڈیوس ڈسٹی
8۔	اعوان ڈسٹی
9۔	علی پور مائنز

10- خان محمد والا ڈسٹی
11- چک قاضی ڈسٹی
12- چک مصراں ڈسٹی
13- کوٹ ممیانہ ڈسٹی
14- فتح خان مائنر
15- رانی واہ ڈسٹی
16- سڈہ مائنر
17- شیر والا سب مائنر
18- ڈنگہ سب مائنر
19- خدا بخش ڈسٹی
20- دھوری راجباہ
21- کلیان پور مائنر
22- سالم راجباہ
23- فتح پور راجباہ
24- رتوکالا راجباہ
25- ست گھرا راجباہ

اس کے علاوہ

1-	ابدال مائنر	2-	بیری والا راجباہ
3-	یار محمد ڈسٹی	4-	پکھووال ڈسٹی
5-	مونہ ڈسٹی	6-	چبہ ڈسٹی
7-	نبی شاہ مائنر	8-	راجباہ مٹھ لک (تحصیل بھلوال)

پر پہلے سے کنکریٹ لائننگ کی گئی ہے۔

(ج) مالی سال 20-2019 میں تحصیل بھیرہ اور تحصیل بھلوال میں موجود راجباہ، انہار اور مائنرز کی برک لائننگ یا کنکریٹ لائننگ کے لئے کوئی رقم مختص نہ کی گئی تھی۔

(د) مالی سال 21-2020 میں فنڈز مہیا ہونے کی صورت میں محکمہ آبپاشی مذکورہ تحصیلوں کے راجباہ، نہریں اور مائنرز کو پختہ / بریک لائنڈ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! آج کا محکمہ آبپاشی بہت important ہے کیونکہ already ہم لوگ کسان بھائیوں کے لئے بحث کر رہے تھے۔ آپ نے آج بڑی healthy debate کروائی ہے کیونکہ آج محکمہ آبپاشی ہے اور اسی کی وساطت سے میرا سوال بھی آ گیا ہے۔ ہم نے آج کسانوں کے حوالے سے جو بات کی ہے اُس پر دیکھا جائے تو اس کے first in hand محکمہ آبپاشی ہے۔ حکومت 2018 میں آئی ہے اور تب پہلی اسمبلی میں same question same points کے ساتھ جمع کروایا تھا لیکن آپ کی وساطت سے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے اور انہوں نے کہا کہ اس کا جواب بالکل ٹھیک دیں گے۔ سوال درست ہے یا درست نہیں ہے اس سمت کی طرف میں نہیں آتا لیکن میرا simple question یہ ہے کہ اگر آپ جز (الف) میں پڑھیں تو اس میں لکھا ہے کہ راجباہ، انہار اور مائنرز کی جو برانچیں چل رہی ہیں اُن کا منظور شدہ پانی کتنا ہے؟ اب فائلوں کے بھرنے کی حد تک انہوں نے پانی کے اخراج کی جو percentage لکھی ہے وہ ایک تحصیل بھیرہ کی تقریباً 37 to 38 percent نکلتی ہے جبکہ تحصیل بھلوال کی 41 to 42 percentage نکلتی ہے۔

جناب سپیکر! میرا منسٹر صاحب سے پہلا سوال یہ ہے کہ ان دونوں تحصیلوں کے لئے جو پانی منظور شدہ ہے اُس کا Standard Operating Procedure کیا ہے، last time اس کو کب چیک کیا گیا اور اگر یہ پیمانہ غلط یا ٹھیک ہوتا ہے تو محکمے کی کون سی برانچ اس کو take up کر کے آگے لے کر چلتی ہے؟ میرے تین ضمنی سوال ہیں اور ابھی پہلا ضمنی سوال کیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر آبپاشی!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! اُن کے جذبات کی وجہ سے مجھے اُن کی بات کی سمجھ نہیں آئی۔ وہ پوچھ رہے ہیں کہ کون سی کینال کا کتنا الاؤنس ہے؟ میں شاید سوال سمجھ نہیں سکا۔

جناب سپیکر: وہ الاؤنس نہیں پوچھ رہے۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! ہر کینال کا اپنا per thousand acre الاؤنس ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! یہ سوال ہی نہیں ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! یہ سوال نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جناب محمد محسن لغاری! آپ اپنا سوال دیکھیں۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! اُن کا سوال یہ ہے کہ تحصیل بھیرہ اور تحصیل بھلوال میں کون کون سی راجباہ، مائنرز اور نہریں ہیں اور ان کے نام اور منظور شدہ پانی کتنا ہے؟

جناب سپیکر: جی، بالکل۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! وہ cusecs کے اندر اگلے والے table میں دے دیا گیا ہے کہ اس نہر کا اتنے cusec پانی ہے۔ مجھے ان کی تقریر کی سمجھ نہیں آئی کہ یہ آگے کیا پوچھ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، جناب صہیب احمد ملک!

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! مجھے اردو پڑھنی آتی ہے اور مجھے seriously اردو پڑھنی آتی ہے۔ میں نے بھی یہی پوچھا ہے کہ cusec water آپ نے جتنا بھی دیا ہے اس کی میں نے percentage نہیں پوچھی بلکہ ---

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! انہوں نے ---

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! یہ پہلے بات کر لیں میں بعد میں بات کر لوں گا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! پہلے میری بات سن لیں کہ معزز ممبر کی بات سن کر پھر جواب دیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! وزیر آبپاشی two points کی بات کرتے ہیں لیکن میرے simple دو سوالات ہیں جن میں سے پہلا سوال یہ ہے کہ پانی ہمیں مل گیا اور آخری دفعہ اس پانی کو جو ڈسچارج کرنا تھا حکومت نے اسے کب چیک کیا کہ اس کو اتنا ملنا چاہئے؟ Dimensions اگر آپ دیکھیں تو دریا کم ہوتا جا رہا ہے fields آگے جاتی جا رہی ہیں، جاتی رہی ہیں اور جو کینال سسٹم تحصیل بھیرہ اور بھلوال کا ہے وہ پرانے دور کا قائم ہے۔ ہمارے کسانوں کی آپس میں لڑائی میں کتنے بندے مر جاتے ہیں اور آپ بھی اس چیز سے aware ہوں گے کہ پانی کی لڑائی کے پیچھے کتنے کتنے خاندان اُجڑ چکے ہیں۔ جو cusec water discharge ہوتا ہے یا جو

cusec waterکی مقدار انہوں نے ہمیں بتائی ہے اس کو چیک کرنے کاStandard Operating ProcedureاورSOP کیا ہیں اور اس کی جوdischarge ہے کیا وہ پوری ہوتی ہے اور اگر نہیں ہوتی تو اس کو چیک کرنے کا تعین کس طرح کیا جاتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! ہر کینال کا جو گیٹ ہوتا ہے جو کینال کاhead ہوتا ہے وہاں سے پانی جس وقتflow کرتا ہے اس کیheightکے ساتھ پانی کوmeasure کیا جاتا ہے اور اس کے ساتھ کتنی اس کیheight ہے اور اس کےheadکا کتنا سائز ہے اس کے مطابق اس کےflowکے ساتھ یہ چیز آتی ہے تو اس کو بار بار چیک کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ کینال کا جو head ہے جہاں سے کینال نکل رہی ہے یا کوئی مائنر نکل رہی ہے اس کےheadکے سائز کو کنٹرول کیا جاتا ہے اور اس کے gatesکیheightکے ساتھ اس کو regulate کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر سردار دوست محمد مزاری کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب صہیب احمد ملک!

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! وزیر موصوف نےdepthکی بات کی ہے جبکہ میرا سوال depthکے بارے میں نہیں ہے۔ کینال چل پڑی، ایک کینال کے پاس 30 سے 37 فیصد جب برانچ کے اندر پانی آگیا تو ٹیل پر وہ پانی کیوں نہیں پہنچتا؟ جب میں یہ کہتا ہوں کہ 37 فیصد پانی اس کینال کے اندر آگیا مان لیاsuppose itاور آپ یقین کریں کہ مان لیا لیکن وہ پانی ٹیل تک کیوں نہیں پہنچتا اور اس کی وجوہات کیا ہیں؟ اگر یہ کہتے ہیں کہ مقدار اتنی ہے اور منسٹر صاحب نے بتایا کہ ہم پانی کوcusecمیں چھوڑتے ہیںfor exampleتو پانی ٹیل تک کیوں نہیں پہنچتا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! یہpercentageوالی بات میری سمجھ سے بالا ہے?where is this coming up with percentage numbersنہر جو ہوتی ہے اس کےadministrative unitsہیں جو محکمہ مال کے ضلع اور تحصیل ہیں، ان سے یہ آزاد ہوتی

ہے۔ یہ نہیں کہ ڈیرہ غازی خان کینال راجن پور کی حد کے اوپر آ کر رُک جائے گی۔ Canals جو ہیں ان کی boundaries ضلع اور تحصیلوں سے بڑھ کر ہوتی ہیں جس طرح یہ کہتے ہیں کہ 37 فیصد یا 41 فیصد I know where are these coming up with those numbers لیکن جو اس کینال کی outlets ایک خاص تحصیل میں نکلیں گی ان کا ایک amount ہو گا اور اگلے والے میں جو جائے گی تو اس کا دوسرا amount ہو گا۔ یہ کہہ رہے ہیں کہ کینال کے ٹیل تک پانی پورا نہیں پہنچ رہا تو پانی کے پورا نہ پہنچنے کی کئی وجوہات ہوتی ہیں مثلاً پانی کے اندر water theft ہو رہی ہوتی ہے اور کسی وقت پانی کے ٹیل تک نہ پہنچنے کی وجہ یہ ہے کہ پورے سسٹم میں پانی کی کمی ہے جسے سب کے اوپر برابر distribute کیا جاتا ہے۔ اگر سسٹم کے اندر ہی اور نظام کے اندر ہی پانی کی کمی ہے۔

جناب سپیکر! For example میں آپ کو سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں کہ ہمارے ربیع کے سیزن کے اندر ڈیموں سے پانی آتا ہے over the years اب 1960 میں اگر یہ ڈیم بنے تھے تو پچھلے پچاس سال کے اندر ان ڈیموں کی storage capacity کم ہوتی جا رہی ہے۔ Storage capacity کم ہوتی جا رہی ہے تو اس سے آگے سسٹم کے اندر پانی کم ہوتا جا رہا ہے اس لئے اس وجہ سے میں بار بار کہتا ہوں کہ یہ ایک ایسی چیز ہے جیسے آپ نے کہا کہ یہ ہمارے لئے بہت اہم ہے بالکل ہمارے لئے بہت اہم ہے۔ ساری دنیا اس وقت پاکستان کے water crisis کے اوپر بات کر رہی ہے اور ہماری prioritize میں یہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں بار بار یہ چیز اپنے سب دوستوں کو سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں کہ ہم نے اس کو کس حد prioritize کیا ہوا ہے کہ پورے نہری نظام کے لئے بہت سارے لوگوں نے مجھ سے سُنا ہو گا کہ at the risk of repeating myself پورے نہری نظام کے لئے تو ہم لوگ 6۔ارب روپے دیتے ہیں اور اللہ خوش رکھے آپ کی حکومت کو جو 18۔ارب روپے لاہور کا گند اٹھانے کے لئے دے دیتی ہے so ہماری prioritize یہ تھیں کہ لاہور کا گند اٹھانا ہمارے لئے priority تھا اور نہری نظام کی maintenance ہماری priority نہیں تھی۔ ہم لوگ اس چیز کے اوپر انشاء اللہ کام کر رہے ہیں اور ہم اپنی prioritize میں کینال سسٹم کی اپ گریڈیشن کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے پندرہ منٹ تقریر کر لی ہے لیکن میرے سوال کا جواب نہیں دیا کیونکہ میں نے لاہور کے سسٹم کا تو پوچھا ہی نہیں ہے۔ منسٹر صاحب کے جواب سے میں disagree کرتا ہوں کیونکہ میں اپنے حلقہ کی بات کر رہا ہوں اور منسٹر صاحب ادھر بات لے آئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ بات نہیں کر رہا کہ پانی وہاں سے شروع ہوا تو یہاں تک کیوں نہیں آیا ہے اور یہاں سے شروع ہوا ہے تو وہاں تک کیوں نہیں آیا۔ چلیں last year منسٹر صاحب نے 2018-19 میں مجھے کہا کہ آپ مجھے پرچی پر same question کے اوپر کہ جو آپ کی main important problems ہیں اس کینال کی وہ مجھے لکھ کر دے دیں تو میں 2019-20 کے اندر اس کو accommodate کر دیتا ہوں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب صہیب احمد ملک! آپ کا سوال کیا ہے؟

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! یہی تو بتا رہا ہوں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ سوال کریں ناں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (د) میں بتایا گیا ہے کہ 2019-20 کے مالی سال میں تحصیل بھیرہ اور تحصیل بھلوال میں موجود راجباہوں اور انہار مائنر کی برک لائننگ یا کنکریٹ لائننگ لئے کوئی رقم مختص نہ کی گئی ہے تو سوال یہ ہے کہ انہوں نے مجھ سے promise کیا تھا کہ فنڈز دیں گے تو یہ اس حوالے سے ہاں یا ناں میں جواب دے دیں تو بس معاملہ ختم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! I really don't recall کہ کیا promise کیا گیا تھا اور کیا نہیں promise کیا گیا تھا تو یہ ساری چیزیں budgetary allocation کی limitations کے ساتھ ہوتی ہیں۔ جناب صہیب احمد ملک اس کو اس وقت کوئی point scoring کے لئے use کرنے کی کوشش کر رہے ہیں شاید وہ اپنے نمبر بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ He is most welcomed to do that. I am stick to fight. I am against this "drama bazi". I will stick to fight. (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب صہیب احمد ملک! اگلا سوال کریں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں مزید کوئی سوال نہیں کرتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب صہیب احمد ملک! آپ کا ہی سوال ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! اللہ تعالیٰ ان کو زندگی دے تو اس نالائق حکومت میں ہمیں کسی کے جواب کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ان نالائقوں نے الحمدللہ بڑا ٹھیک کام کر دیا ہوا ہے۔ ہمیں کوئی ضرورت نہیں ہے ان کے point scoring کرنے کی اور یہ point scoring کرتے ہیں کیونکہ یہ نالائق ہیں اور ہمیں point scoring کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب صہیب احمد ملک اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں نے نہیں کرنا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں جی، انہوں نے نہیں کرنا۔ اگلا سوال نمبر 4885 رانا منور حسین کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ شاہدہ احمد کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! سوال نمبر 5348 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساؤتھ پنجاب میں دریاؤں پر بنائے گئے ہیڈز سے متعلقہ تفصیلات

*5348: **محترمہ شاہدہ احمد:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ساؤتھ پنجاب میں کل کتنے ہیڈز کون کون سے دریاؤں پر بنائے گئے ہیں ان دریاؤں اور جگہ کے نام بتائیں؟

(ب) ساؤتھ پنجاب میں بنائے گئے ہیڈز میں عوام کی تفریح کے لئے کون کون سے ہیڈز کہاں کہاں پر ہیں؟

(ج) کیا عوام کی تفریحات والے ہیڈز پر سکیورٹی کے لئے پولیس کے اہلکار عوام کے تحفظ کے لئے موجود ہوتے ہیں۔ نہیں تو اس کی وجوہات بتائیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) جنوبی پنجاب میں بنائے گئے ہیڈورکس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	ہیڈورکس / بیراج	دریا	ڈسٹرکٹ	پہلی تعمیر	بحالی و تجدید
1-	تونسہ بیراج	دریائے سندھ	مظفر گڑھ	1952-1958	2005-2009
2-	پنجند بیراج	دریائے چناب	مظفر گڑھ	1925-1929	2018-2022
3-	اسلام بیراج	دریائے ستلج	بہاولپور	1927	2021-2024

(ب) ملک میں بنائے گئے تمام ہیڈورکس / بیراجز ملکی سلامتی کے لحاظ سے حساس جگہیں قرار دیئے گئے ہیں لہٰذا ان مقامات کو باقاعدہ تفریحی مقامات موسوم نہیں کیا جا سکتا اور ان پر 200 گز رداسی قطعہ میں کوئی پبلک پارک یا اس قسم کی کوئی تعمیر کرنا اور کسی قسم کا ہجوم ممنوع قرار دیا گیا ہے۔

(ج) محکمہ انہار کی جانب سے تمام ہیڈورکس / بیراجز میں سے ہر ایک کو باقاعدہ "Key Point" نمبر Allot کیا گیا ہے اور ان تمام Key Points کے تحفظ کے لئے SOPs پر مشتمل باقاعدہ حفاظتی نظام وضع کیا گیا ہے جس پر بااحسن عملدرآمد جاری ہے، ان Key Points کے حفاظتی نظام کے اہم مندرجات درج ذیل ہیں۔

#چیک پوسٹ کی تعمیر

#محکمہ پولیس کی جانب سے تعینات عملہ

#اہم تنصیبات مثلاً CCTV کیمرے اور سرچ لائٹیں وغیرہ۔

ہیڈورکس / بیراجز پر تفریح کی غرض سے آنے والی عوام کو سکیورٹی مہیا کرنا قانون نافذ کرنے والے اداروں کے دائرہ اختیار میں آتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز (الف) سے متعلق ہے جس میں منسٹر صاحب نے تین بیراجوں کے متعلق جواب دیا ہے کہ جنوبی پنجاب میں تین جگہوں پر بیراج ہیں جبکہ میرے knowledge میں ہیڈ سلیمانکی اور ہیڈ بلوکی کے علاوہ دو مزید بیراج ہیں جو دریائے ستلج اور

دریائے راوی پر ہیں جبکہ جواب میں صرف تین بیراجز کا ذکر ہے تو اس حوالے سے منسٹر صاحب وضاحت فرمادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! میں اپنی بہن کے سامنے یہ وضاحت پیش کروں گا کہ ہم ساؤتھ پنجاب کہاں سے شروع کریں گے کیونکہ ہیڈ بلو کی تو ادھر قصور میں ہے اور ہم کیا قصور کو ساؤتھ پنجاب میں ڈال دیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، قصور تو ساؤتھ پنجاب میں نہیں ہے۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! Sorry میں ہیڈ سلیمانکی کی بات کر رہی ہوں جو کہ عبدالحکیم خانیوال کے قریب ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! میں پھر سے عرض کرتا ہوں کہ ہمارے ہاں ہوتا یہ ہے کہ لوگ جغرافیائی حدود میں پھنس جاتے ہیں۔ محکمہ انہار جغرافیائی حدود سے بڑھ کر ہے اور الگ ہے۔ تریموں بیراج کی اگر مثال دیں تو وہ جھنگ میں ہے اور جنوبی پنجاب میں تو نہیں اسے کہیں گے جو traditional جنوبی پنجاب ہے۔ جو نہریں تریموں بیراج سے نکلیں گی وہ متعلقہ علاقوں میں جائیں گی۔ اب LBDC ہیڈ بلو کی سے نکلتی ہے اور اس نے نیچے خانیوال اور ساہیوال کے علاقوں میں پانی دینا ہے اس لئے مہربانی کر کے ہم اس کو جغرافیائی حدود کے ساتھ نہ ملایا کریں تو بہتر ہو گا۔ مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ معزز ممبر پوچھنا کیا چاہ رہی ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! نہروں کے borders نہیں ہوتے۔ کیا آپ جواب سے مطمئن ہیں؟

محترمہ شاہدہ احمد: جی، میں مطمئن ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال رانا محمد افضل کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

رانا محمد افضل: جناب سپیکر! سوال نمبر 5451 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سیالکوٹ: نالہ ڈیک پر بند کی تکمیل سے متعلقہ تفصیلات

*5451: **رانا محمد افضل:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا نالہ ڈیک سیالکوٹ پر بند کا کام مکمل ہو گیا ہے؟

(ب) اس بند کا تخمینہ لاگت کیا ہے؟

(ج) جو اراضی acquire کی گئی کیا اس کا معاوضہ زمینداروں کو ادا کر دیا گیا اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) محکمہ ہذا نالہ ڈیک شر قپور تا ایم آر لنک تک چینلائزیشن کروا رہا ہے۔اس پر کام جاری ہے جو کہ جون 2021 تک مکمل ہو جائے گا۔

(ب) اس پراجیکٹ کی کل لاگت تخمینہ 6030.614 ملین روپے ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

تخمینہ سول ورک 2814.511 ملین روپے

تخمینہ لینڈ ایکوزیشن 3216.103 ملین روپے

(ج) لینڈ ایکوزیشن کا کام جاری ہے۔اب تک گورنمنٹ کی طرف سے مبلغ 2585.066 ملین روپے وصول ہوئے ہیں جو کہ لینڈ ایکوزیشن کلکٹر کینال اینڈ ڈرینج فیصل آباد کو ٹرانسفر کر دیئے گئے ہیں تاکہ زمینداران کو ادائیگی بمطابق ڈسٹرکٹ پرائس اسسمنٹ کمیٹی ہو سکے۔علاوہ ازیں 631.037 ملین روپے تاحال موصول نہیں ہوئے۔ جن دیہہ کا لینڈ ایکوزیشن پراسس مکمل ہوا ہے ان کے زمینداران کو ایکوائر شدہ زمین کی ادائیگی ہو چکی ہے جبکہ باقی ماندہ دیہہ کی زمین کی ایکوزیشن، سیکشن۔4 و سیکشن 6& 17(4) مختلف ڈپٹی کمشنرز آفسز میں زیر غور ہے جو کہ لینڈ ایکوزیشن کلکٹر C&D فیصل آباد کی کاوشوں کی منتظر ہے۔لینڈ ایکوزیشن پراسس مکمل ہونے پر زمینداران کو ان کی زمینوں کی ادائیگیاں بذریعہ لینڈ ایکوزیشن کلکٹر C&D فیصل آباد ہو جائیں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

رانا محمد افضل: جناب سپیکر! میں نے سوال کے جز(الف) میں پوچھا تھا کہ کیا نالہ ڈیک پر بند کا کام مکمل ہو گیا ہے؟ اس کے جواب میں انہوں نے کہا ہے کہ کام ابھی جاری ہے۔ میرا اس پر ضمنی سوال ہے کہ اس وقت کتنا کام مکمل ہو گیا ہے، کتنا کام رہتا ہے اور اس وقت کیا کام ہو رہا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! جی، I am sorry مجھے ان کی آواز نہیں آ رہی تھی کیا یہ نالہ ڈیک کی land acquisition کے بارے میں پوچھ رہے ہیں؟

رانا محمد افضل: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ اس وقت کتنا کام مکمل ہو گیا ہے اور کتنا کام ابھی رہتا ہے اور اس وقت کیا کام ہو رہا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد محسن لغاری! وہ پوچھنا چاہ رہے ہیں کہ اس وقت کتنا کام مکمل ہو گیا ہے، کتنا کام ابھی رہتا ہے اور اس وقت کیا latest position ہے؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! کسی بھی پراجیکٹ کے لئے دو تین چیزیں ہوتی ہیں۔ اس کے لئے زمین acquire کی جاتی ہے پھر اس پر کام ہوتا ہے۔ اس کے لئے جو total land acquisition ہوئی ہے وہ 635 ایکڑز کی ہوئی ہے۔

رانا محمد افضل: جناب سپیکر! نہیں، نہیں یہ point scoring کر رہے ہیں۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! کیا ان کو فیصد وار چاہئے؟

رانا محمد افضل: جناب سپیکر! یہ تو جز(ج) پڑھ رہے ہیں پہلے یہ جز(الف) سے تو نکلیں۔ انہوں نے جو جز(الف) کا جواب دیا ہے میں اس پر ضمنی سوال کر رہا ہوں۔ Land acquisition پر تو میں بعد میں آؤں گا۔ آپ نے کہا ہے کہ وہاں پر کام جاری ہے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہاں پر کیا کام جاری ہے؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! Land acquisition کام ہی کا ایک حصہ ہے۔ زمین acquire ہو گی تو ہی اس پر کام ہو گا۔ بغیر زمین acquire کئے تو کام نہیں ہو گا۔ اس پر اگر آپ یہ پوچھنا چاہ رہے ہیں کہ کام کتنا ہوا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وہ یہی پوچھ رہے ہیں کہ physical کتنا کام ہوا ہے؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! physically کام ایک اندازے کے مطابق 70 سے 75 فیصد ہو چکا ہے اور 25 سے 30 فیصد کام رہتا ہے۔ اس سارے کام کو کرنے کے لئے زمین acquire کرنا، پیسے دینا اسی کا ہی ایک حصہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی رانا محمد افضل!

رانا محمد افضل: جناب سپیکر! یہ منسٹر ہیں پر میں انہیں یہ بتا دیتا ہوں کہ تین سال پہلے یہ کام مکمل طور پر بند ہو چکا ہوا ہے۔ اس وقت مسئلہ یہ ہے کہ acquisition کے پیسے وہاں پڑے ہوئے ہیں۔ میرے سوال کے جز (ج) میں بڑا مبہم جواب ہے کہ اس میں تین اضلاع آتے ہیں شیخوپورہ، گوجرانوالہ اور سیالکوٹ اس لئے acquisition process چل رہا ہے چار، پانچ اور چھ کے notices چل رہے ہیں جب وہ clear ہو جائیں گے اور کچھ لوگوں کو ہم نے پیسے دے دیئے ہیں۔ آپ نے کن لوگوں کو کتنے پیسے دیئے ہیں اور acquisition کے پیسے آپ کے پاس کب پہنچے اس کا جواب دے دیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! کن لوگوں کو پیسے دیئے ہیں ان کی لسٹ میں ان کو منگوا کر دیتا ہوں because وہ لسٹ سینکڑوں اور ہزاروں لوگوں پر مشتمل ہو گی۔ وہ لسٹ ان کے سوال کا حصہ نہیں تھی اس لئے وہ ہم نے نہیں منگوائی۔ وہ ہم deputy commissioners کے offices سے منگوا لیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس کی detail منگوا لیتے ہیں۔ جی، رانا محمد افضل!

رانا محمد افضل: جناب سپیکر! انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے میرے سوال کے جز (ج) میں جو اراضی acquire کی گئی کیا اس کا معاوضہ زمیندار کو ادا کر دیا گیا، اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟ ان کا یہ کام تھا کہ یہ اپنے محکمے سے پوچھتے اور پورا case study کرتے کہ acquisition کا process کیا ہے ان کو یہ پتا ہی نہیں کہ وہ چار، پانچ یا چھ notices ہو گئے اور process complete ہو کر گزٹ نوٹیفکیشن ہو چکا ہے لیکن آپ زمینداروں کا حق دبا کر بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ اس بات کا تصور کریں کہ ایک آدمی جس کی صرف تین ایکڑ اراضی ہے حالانکہ

حق تو یہ ہے جب انہوں نے بند بنانا ہوتا ہے اس سے پہلے acquisition ہو اور پیسے دیئے جائیں اور پھر اس کے بعد ان کی زمین پر قبضہ کیا جائے۔ آپ ان کسانوں کی قربانی دیکھیں کہ انہوں نے تین یا چار سال سے اپنی زمین ان کو دی ہوئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا محمد افضل! اس حوالے سے منسٹر صاحب سے detail لے لیتے ہیں۔

رانا محمد افضل: جناب سپیکر! میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ منسٹر صاحب کے پاس 2500 ملین روپے موجود ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا محمد افضل! نہیں، ان کے پاس فی الحال پیسے نہیں ہیں۔

رانا محمد افضل: جناب سپیکر! ان کی acquisition مکمل ہو چکی ہے لیکن پیسے نہیں دیئے جا رہے یہ اس چیز کا جواب ہی نہیں دے رہے کیونکہ ان کے پاس اس چیز کا جواب ہی نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ مفاد عامہ کا معاملہ ہے اور وہ بے چارے غریب زمیندار ہیں لہٰذا اس مسئلے کا حل نکالا جائے۔ ان سے یہ statement لیں کہ یہ کب تک ان غریب لوگوں کے پیسے دے دیں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! یہ معاملہ محکمہ مال deal کرتا ہے لہٰذا ہمارے محکمے نے اس کو acquire نہیں کرنا ہوتا اور محکمہ مال سیکشن 4 اور سیکشن 6 کے تحت ہم کو acquisition کر کے دیتا ہے۔ ہم یہ رقم محکمہ مال کو دیتے ہیں اور محکمہ مال پھر آگے لوگوں کو یہ پیسے دیتا ہے۔ اس وقت تقریباً acquisition کے 1818.056 بلین روپے بقایا جات رہتے ہیں اور جیسے جیسے محکمہ مال کے through land acquire ہوتی جائے گی تو محکمہ مال ان لوگوں کو پیسے دیتا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رانا محمد افضل!

رانا محمد افضل: جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت اہم مسئلہ ہے لہٰذا اس سوال کو pending فرما دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا محمد افضل! اس حوالے سے details لے لیتے ہیں اور آپ اس حوالے سے fresh question دے دیں۔

رانا محمد افضل: جناب سپیکر! نہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت اہم مسئلہ ہے لہٰذا اس سوال کو pending فرما دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ رانا محمد افضل کے سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ جی، اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے، وہ اسے پیش کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 5738 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: محکمہ آبپاشی کے زیر انتظام ریسٹ ہاؤسز/بنگلے اور عمارتوں کی تعداد، اخراجات و آمدن سے متعلقہ تفصیلات

*5738: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ آبپاشی کے زیر کنٹرول کتنے ریسٹ ہاؤس، بنگلے اور عمارتیں ہیں ان پر جنوری 2019 سے تا حال اخراجات کی تفصیل بتائیں نیز ان سے ہونے والی آمدن سے بھی آگاہ فرمائیں؟

(ب) ان ریسٹ ہاؤسز/بنگلوں، کا رقبہ کمروں کی تعداد اور وہاں تعینات عملہ کی تعداد کی تفصیلات بیان فرمائیں کیا ان میں سے کچھ نیلام بھی کئے گئے تھے تو کب اور کتنی رقم وصول ہوئی، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) ضلع ساہیوال شہر میں موجود ریسٹ ہاؤس کس کس مقصد کے لئے استعمال ہوتا ہے اور اس سے کون سے ادارے یا کس سطح کے آفیسر اور حکومتی شخصیات مستفید ہوتی ہیں مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ کیا کوئی پرائیویٹ عوامی آدمی بھی ان سے استفادہ کر سکتا ہے اس بارے پالیسی سے متعلق آگاہ فرمائیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ آبپاشی کے زیر کنٹرول 26 ریسٹ ہاؤسز / بنگلے، ایک عدد کیمپ آفس برائے چیف انجینئر ملتان زون ملتان اور تین عدد دفتری عمارتیں ہیں۔ ان پر جنوری 2019 سے تا حال اخراجات اور آمدن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان ریسٹ ہاؤسز / بنگلوں کا رقبہ کمروں کی تعداد اور وہاں تعنیات عملہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ بائیس ریسٹ ہاؤسز کا رقبہ نیلامی کے لئے چیئرمین ضلعی پرائیویٹائزیشن کمیٹی ساہیوال کو دے رکھا ہے وہی اس کی نیلامی کرتے ہیں۔ نیلامی کی تفصیل ضلعی پرائیویٹائزیشن کمیٹی کے پاس ہے۔

(ج) ساہیوال شہر میں ایک عدد کیمپ آفس برائے چیف انجینئر ملتان زون ملتان موجود ہے۔ نہروں اور دریاؤں کی انسپکشن پر آئے ہوئے محکمہ انہار کے افسران عارضی طور پر اس کیمپ آفس میں قیام کرتے ہیں۔ نیز دیگر محکموں کے افسران، ججز، حکومتی / غیر حکومتی عہدیداران، ممبر صوبائی و قومی اسمبلی بھی اس کیمپ آفس سے عارضی طور پر مستفید ہوتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال میں ضلع ساہیوال میں محکمہ اریگیشن کے ریسٹ ہاؤسز کے متعلق پوچھا تھا تو اس کے جواب میں محکمہ نے بتایا ہے کہ 26 ریسٹ ہاؤسز یا بنگلے ہیں جن میں سے بیشتر نیلام کمیٹی کے سپرد ہیں اور تھوڑے سے محکمہ آبپاشی کے پاس ہیں میں نے اپنے سوال کے جز (ب) میں پوچھا تھا تو مجھے معزز منسٹر صاحب بتا دیں کہ کتنے ریسٹ ہاؤسز یا بنگلے نیلام کمیٹی کے سپرد ہیں اور یہ کب سے ہیں اور کب تک ان کی disposal ہو جائے گی۔

جناب سپیکر! دوسرا میں نے یہ پوچھا تھا کہ جو بنگلے نیلام ہو چکے ہیں وہ کتنے ہیں ان کی تعداد بھی نہیں بتائی گئی وہ بتا دیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! میرے پاس جو جواب آیا ہے اس کے مطابق 22 ریسٹ ہاؤسز نیلامی کے لئے چیئرمین ضلعی پرائیویٹائزیشن کمیٹی ساہیوال کو دے رکھے ہیں۔ مجھے اس بات کا علم نہیں ہے کہ یہ بنگلے کب دیئے گئے تھے تو میں اس کا پتا کر لیتا ہوں شاید میری اس حوالے سے یہ deficiency رہ گئی ہے کہ میں محکمے سے پوچھ نہیں سکا۔ جب میرے پاس جواب آئے گا تو میں بتا دوں گا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ کے محکمہ کے پارلیمانی سیکرٹری رند صاحب بہت اچھے ہیں انہوں نے کل میرے ساتھ اس حوالے سے discuss بھی کیا تھا تو ان کی بہت مہربانی ہے کہ انہوں نے توجہ دی ہے۔ ان کے پاس نامکمل جواب ہے لہٰذا آپ اس سوال کو pending فرما دیں۔ آپ کی مہربانی ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! یہ بنگلے 2010 میں دیئے گئے تھے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ نے اب سوال کو pending فرما دیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب! اب یہ سوال pending ہو چکا ہے۔ اگلا سوال جناب خضر حیات کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں اس سوال کو on his behalf پیش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ یہ سوال on his behalf نہیں کر سکتے معزز ممبر کو خود موجود ہونا چاہئے تھا۔ آپ تشریف رکھیں۔ ان کو خود present ہونا چاہئے تھا۔ یہ سوال نمبر 5786 dispose of کیا جاتا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! یہ سوال pending ہو سکتا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! جو سوال pending ہو سکتا وہ میں خود کر دیتا ہوں۔ جی، اگلا سوال منیب الحق کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 5824 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

حلقہ پی پی-189 اور اوکاڑہ میں ریسٹ ہاؤسز
کی تعداد نیز ان کی مرمت پر اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

***5824: جناب منیب الحق:** کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی-189 اور اوکاڑہ میں کہاں کہاں ریسٹ ہاؤس ہیں؟

(ب) ان ریسٹ ہاؤسز کی حالت کیسی ہے کس کس ریسٹ ہاؤسز کی حالت مخدوش ہے؟

(ج) ان ریسٹ ہاؤسز کی عمارت کی مرمت / تعمیر پر کتنی رقم خرچ کی گئی ہے تفصیل مالی سال 19-2018 اور 20-2019 کی فراہم فرمائیں؟

(د) ان ریسٹ ہاؤسز کے لئے موجودہ مالی سال 21-2020 میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے اور اس رقم سے کس کس ریسٹ ہاؤس کی بہتری و improvement ہوگی؟

(ہ) ان ریسٹ ہاؤسز سے ملحقہ اراضی کی تفصیل علیحدہ علیحدہ دی جائے؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) پی پی-189 میں تین کینال ریسٹ ہاؤس ہیں۔

1) کینال ریسٹ ہاؤس اوکاڑہ

2) کینال ریسٹ ہاؤس، شاہپور

3) کینال ریسٹ ہاؤس، کلاسن

(ب) کینال ریسٹ ہاؤس کلاسن کی حالت مخدوش ہے۔

(ج) مالی سال 19-2018 میں خرچہ مبلغ -/1,26,000 روپے مالی سال 20-2019 میں خرچہ مبلغ -/ 31673 روپے۔

(د) مالی سال 21-2020 میں کوئی رقم موصول نہ ہوئی ہے جیسے ہی فنڈ وصول ہوگا ریسٹ ہاؤس اوکاڑہ اور شاہپور کی improvement کی جائے گی۔

(ہ)

1) کینال ریسٹ ہاؤس، اوکاڑہ 01 ایکڑ 06 کنال 18 مرلے

2) کینال ریسٹ ہاؤس، شاہپور 05 ایکڑ 05 کنال 07 مرلے

3) کینال ریسٹ ہاؤس، کلاسن 10 ایکڑ 06 کنال 13 مرلے

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! میرے سوال کے جواب میں جو ریسٹ ہاؤسز کی تفصیل بیان کی گئی ہے میں یہ جاننا چاہتا ہو کہ گزشتہ سال ان ریسٹ ہاؤسز میں کتنے افراد ٹھہرے اور انہوں نے کتنا rent pay کیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! میرے پاس اس وقت اس کی تفصیل نہیں ہے کہ کتنے افراد وہاں ٹھہرے میں یہ منگوا کے ان کو دے دوں گا ویسے یہ ضمنی سوال بنتا نہیں ہے کہ کتنے لوگ ٹھہرے ہیں اگر آپ کہتے ہیں تو میں اس کی تفصیل منگوا دیتا ہوں اس وقت میرے پاس نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب منیب الحق!

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! یہ ضمنی سوال بنتا ہے منسٹر صاحب کی تیاری نہیں ہے جیسا کہ آپ کو پچھلے سوالات سے اندازہ ہو گیا ہو گا۔ چلیں میں اگلا سوال کر لیتا ہوں۔ یہاں ریسٹ ہاؤسز کا رقبہ بیان کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا ان کے پاس کوئی پالیسی ہے کہ انہیں کیسے commercial use کرنا ہے کیونکہ یہ اچھا خاصا رقبہ ہے اور آج کل ریسٹ ہاؤسز کوئی خاص استعمال میں بھی نہیں ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! ہم نے ان ریسٹ ہاؤسز کو advertise کیا ہوا ہے اور ہماری ویب سائٹ پر بھی ہے اس کے علاوہ اگر کوئی متعلقہ XEN کے پاس جا کر اس کو book کروانا چاہے تو وہ کروا سکتا۔ جہاں تک رقبے کا تعلق ہے تو ہم نے اس پر ایک پالیسی بنا کر بھیجی ہوئی ہے کہ ہمیں اس رقبے کو مختلف purposes کے لئے استعمال کرنے کی اجازت دی جائے۔ حکومت پنجاب کی تمام زمینوں کا کنٹرول بورڈ آف ریونیو کے پاس ہوتا ہے۔ بورڈ آف ریونیو والے بھی اس چیز کو evaluate کر رہے ہیں کہ اس کو کہاں کہاں استعمال کرنے کی اجازت دی جائے۔ جیسے ہی یہ پالیسی finalize ہو گی ہم اس کو ویسے ہی کریں گے۔

جناب سپیکر! میں تو خود اس پر بہت زیادہ keen ہوں کہ ہمیں اپنے محکمے کے ریونیو کو خود generate کرنے دیا جائے اور اس مقصد کے لئے ہمیں ایسی activities کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سپیکر! اڑھائی سال ہو گئے ہیں اور اڑھائی سال بقایا ہیں یہ بتایا جائے کہ پالیسی بننے میں اور کتنا وقت لگے گا؟ جیسا کہ انہوں نے کہا کہ ہم نے ویب سائٹ پر بھی دیا ہوا ہے تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ ریسٹ ہاؤسز prominent جگہ پر ہیں یہ وہاں پر بھی بورڈ لگا کر لکھ دیں کہ room rent کے لئے اس نمبر پر رابطہ کیا جائے پھر یہ بہت زیادہ بہتر ہو جائے گا۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! یہ صرف ویب سائٹ پر ہی نہیں ہے بلکہ اخباروں میں بھی ہم نے بار بار دیا ہے اور ہم Tourism Department کے ساتھ بھی کام کر رہے ہیں۔ جو خوبصورت علاقے ہیں، مختلف خوبصورت lakes ہیں، پوٹھوہار کے علاقے اور ڈیمز ہیں ان کے سامنے خوبصورت lakes ہیں وہاں ہمارے ریسٹ ہاؤسز ہیں ہم نے اس سلسلہ میں Tourism Department کے ساتھ بھی MOU sign کیا ہے۔ حکومت نے کئی بار اس کی تشہیر کی ہے کہ ہمارے ریسٹ ہاؤسز عام پبلک کے لئے حاضر ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب منیب الحق! اگلا سوال بھی آپ کا ہی ہے۔

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! سوال نمبر 5825 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

اوکاڑہ: شہر اور پی پی-189 میں محکمہ آبپاشی
کے دفاتر، ملازمین اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

***5825: جناب منیب الحق:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اوکاڑہ شہر اور پی پی-189 میں محکمہ آبپاشی کے کتنے دفاتر کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان دفاتر میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں تفصیل، نام مع عہدہ بتائیں؟

(ج) ان میں کون کون سی اسامیاں خالی ہیں؟

(د) ان دفاتر کے مالی سال 19-2018 اور 20-2019 کے اخراجات کی تفصیل مد وار بتائیں؟

(ہ) ان دفاتر کے لئے کتنی رقم مالی سال 21-2020 میں مختص کی گئی ہے اور کتنی اب تک فراہم کی گئی ہیں؟

(و) کیا حکومت ان دفاتر کے ملازمین کی کارکردگی سے مطمئن ہے؟

(ز) ان دفاتر کے دو سالوں کی کارکردگی تفصیل سے بیان کریں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) اوکاڑہ شہر اور پی پی-189 میں محکمہ آبپاشی کے مندرجہ ذیل چار دفاتر ہیں۔

1) ایگزیکٹو انجینئر، آفس اوکاڑہ ڈویژن LBDC

2) سب ڈویژنل آفیسر، اوکاڑہ سب ڈویژن LBDC

3) سب ڈویژنل آفیسر، گوگیرہ سب ڈویژن LBDC

4) ڈپٹی کلکٹر آفس اوکاڑہ ڈویژن LBDC

(ب) دفاتر اور فیلڈ عملہ کو ملا کر 212 ملازمین کام کر رہے ہیں۔ تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) 74اسامیاں خالی ہیں۔ تفصیلAnnex-Bایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مالی سال 19-2018 کے اخراجات -/107.193 ملین روپے اور مالی سال 20-2019 کے اخراجات 91.400 ملین روپے ہیں۔ان کی تفصیل Annex-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ان دفاتر کے لئے مالی سال 21-2020 کے لئے مبلغ124.00 ملین روپے کے فنڈز کا تخمینہ لگایا گیا ہے اور پہلی سہ ماہی میں مبلغ -/31.248 ملین روپے کے فنڈز فراہم کر دیئے گئے ہیں۔

(و) جی ہاں! ان تمام ملازمین کی کارکردگی تسلی بخش ہے۔

(ز) تمام ملحقہ زمینداران کو پانی ان کی متعلقہ نہروں کی ٹیلوں تک پہنچایا جارہا ہے اور پانی چوری کرنے والوں کے خلاف بمطابق قانون کارروائی کی گئی اور زمینداران کے تمام معاملات کو احسن طریقے سے سنا اور نمٹایا جارہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! اس کے جز (د) میں بیان کیا گیا ہے کہ گزشتہ مالی سال میں ان دفاتر کے لئے 91 ملین کے اخراجات ہوئے۔ گزشتہ سال کی نسبت دفاتر کے اخراجات میں 33 ملین کا اضافہ ہے میں اس کی تفصیل جاننا چاہوں گا کہ 33 ملین کے اضافے کی کیا وجوہات ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! انہوں نے مختلف مالی سالوں کے دوران جو ان دفتروں پر خرچ ہوا ہے اس کے بارے میں پوچھا ہے۔ اس میں 19-2018 میں ملازمین کی تنخواہ 56 ملین تھی جو 20-2019 میں بڑھ کر 64 ملین ہو گئی، breeding expenses جو ہیں وہ 45 ملین سے 24 ملین ہو گئے۔ 19-2018 میں building repairs پر 2.54 ملین خرچ ہوئے تھے اور 20-2019 میں 0.26 ملین ہوئے ہیں۔ زیادہ فرق ملازمین کی تنخواہیں بڑھنے کی وجہ سے آیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب منیب الحق!

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! میں نے ساری تفصیل پڑھ لی ہے میرا سوال یہ ہے کہ جو 73 ملین کا اضافہ ہوا ہے بتایا جائے کہ ایک سال میں ملازمین کی کتنی تعداد بڑھ گئی ہے جس کی وجہ سے انہیں 33 ملین کا اضافہ کرنا پڑا نیز اس کی تفصیل بیان کریں کہ دفتر کے اخراجات میں پچھلے سال کی نسبت 33 ملین کا اضافہ کیوں ہوا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! ملازمین کی تنخواہوں میں اضافہ اس طرح ہوا کہ جب ہماری حکومت آئی تو اس وقت انجینئرز کو بہت کم پیسے دیئے جاتے تھے ہم نے اپنے انجینئرز کو مارکیٹ کے مطابق پیسے دیئے۔ پہلے ایک ایس ڈی او کو 35 ہزار روپے تنخواہ دی جا رہی تھی ہم نے اب 150 فیصد ٹیکنیکل الاؤنس دینا شروع کر دیا ہے تاکہ وہ بہتر طریقے سے گزارا کر سکیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ آخری سوال ہے۔

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! یہ جو انہوں نے بتایا ہے کہ 33 ملین تنخواہوں کی وجہ سے بڑھانا پڑا ہے مجھے اس کی تفصیلات مہیا کر دیں۔ اگر منسٹر صاحب کے پاس اس وقت تفصیلات نہیں ہیں تو مجھے بعد میں فراہم کر دی جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بالکل۔

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! انہوں نے 212 ملازمین کا لکھا ہے یہ بتا دیا جائے کہ ان ملازمین میں سے عارضی کتنے ہیں اور مستقل کتنے ہیں اس کی بھی تفصیل فراہم کر دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! معزز ممبر کو اس کی پوری تفصیلات مہیا کر دی جائے۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! میں ان کو ساری تفصیلات فراہم کر دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال محترمہ فائزہ مشتاق کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں!

محترمہ فائزہ مشتاق: جناب سپیکر! سوال نمبر 5862 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

منڈی بہاؤالدین: محکمہ آبپاشی
کی ملکیتی اراضی اور سالانہ آمدن سے متعلقہ تفصیلات

*5862: **محترمہ فائزہ مشتاق:** کیاوزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع منڈی بہاؤالدین میں محکمہ آبپاشی کی ملکیتی اراضی کی تفصیل بتائی جائے نیز مذکورہ زمین کس فرد و محکمہ کے زیر استعمال ہے اوراس سے کتنی آمدنی سالانہ ہوتی ہے؟

(ب) مذکورہ ضلع میں کتنی اراضی ناجائز قابضین کے قبضہ میں ہے؟

(ج) ان قابضین کے خلاف کیا اقدامات اُٹھائے گئے ہیں اور کتنی زمین واگزار کروائی گئی مکمل تفصیل بتائی جائے؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) ضلع منڈی بہاؤالدین میں محکمہ آبپاشی کی تین ڈویژن آتی ہیں جن کی ملکیتی اراضی کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ جہلم ڈویژن:

ضلع منڈی بہاؤالدین میں محکمہ آبپاشی جہلم ڈویژن کی ملکیتی اراضی 254 ایکڑ ہے۔ مذکورہ زمین محکمہ نہر ڈسٹرکٹ مینجمنٹ اور رینجرز کے زیر استعمال ہے اور اس سے کوئی آمدنی نہ ہے۔

2۔ گجرات ڈویژن:

ضلع منڈی بہاؤالدین میں محکمہ آبپاشی گجرات ڈویژن کی ملکیتی اراضی 62.50 ایکڑ ہے جس میں سے چار کنال اُنیس مرلے پر ریسٹ ہاؤسز کی عمارتیں ہیں اور بقایا رقبہ سے کوئی سالانہ آمدنی نہ ہوتی ہے۔

3۔ رسول ڈویژن:

ضلع منڈی بہاؤالدین میں محکمہ آبپاشی رسول ڈویژن کی ملکیتی اراضی تقریباً 498 ایکڑ اراضی پونڈ ایریا سے منسلک ہے اور چونکہ زمین پونڈ ایریا کے ساتھ ہے لہٰذا آج تک اس سے کوئی آمدنی نہ ہوئی ہے۔

(ب) 1۔ جہلم ڈویژن:

تقریباً 200 ایکڑ اراضی پر ڈسٹرکٹ مینجمنٹ اور رینجرز کے ملازمین ناجائز قابض ہیں۔

2۔ گجرات ڈویژن:

تقریباً 40 کنال کیلن رقبہ (بھٹہ کی زمین) واقع موضع ڈھوک مراد تحصیل و ضلع منڈی بہاؤالدین پر ناجائز قبضہ ہے جس کا عدالتی کیس زیر سماعت ہے۔

3۔رسول ڈویژن:

محکمہ آبپاشی کی کوئی اراضی ناجائز قابضین کے پاس نہ ہے۔

(ج) 1۔ جہلم ڈویژن:

محکمہ نے ناجائز قابضین کو زمین واگزاری کے لئے نوٹسز جاری کئے ہیں تاحال کوئی زمین واگزار نہیں کروائی جاسکی ہے۔

2۔ گجرات ڈویژن:

واگزاری / رقبہ کے خلاف ناجائز قابضین نے عدالت ہائے کا سہارا لے رکھا ہے جو کہ ماتحت عدالتوں کے بعد اب از محمد انار بنام صوبہ پنجاب لاہور ہائی کورٹ لاہور زیر سماعت ہے۔

3۔رسول ڈویژن:

کوئی نہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فائزہ مشتاق: جناب سپیکر! میں نے جز(الف) میں محکمہ آبپاشی کی ملکیتی اراضی کے بارے میں پوچھا تھا۔

(اذان مغرب)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ فائزہ مشتاق: جناب سپیکر! میں نے جز(الف) میں سوال پوچھا تھا کہ ضلع منڈی بہاؤالدین میں محکمہ آبپاشی کی ملکیتی اراضی بتائی جائے؟

جناب سپیکر! مجھے محکمہ نے جو جواب دیا ہے اس کے مطابق اس رقبے کا بہت کم حصہ ہے جس پر ریسٹ ہاؤسز ہیں یا وہ قابل استعمال ہے۔

جناب سپیکر! باقی میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ اس کی باقی لینڈ جس کو use نہیں کیا جارہا ہے جو کافی زیادہ لینڈ ہے تو محکمہ اس کو utilize کیوں نہیں کر رہا؟

جناب سپیکر! دوسرا سوال اس میں میں یہ پوچھنا چاہ رہی ہوں اور میں نے جز(ج) میں یہ سوال پوچھا ہے کہ محکمہ کی اراضی پر کتنے زیادہ لوگ ناجائز قابض ہیں تو اس میں مجھے ٹائم فریم بھی بتایا جائے کہ جن لوگوں نے ناجائز قبضے کئے ہوئے ہیں ان سے کب تک قبضہ چھڑوایا جائے گا اور جو pending ہیں اس کے لئے مجھے کیا ٹائم فریم دیں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! اس میں نمبرز آپ کو بہت بڑا اس لئے بھی لگ رہا ہے کہ اس میں وہ رقبہ بھی شامل جو کہ نہر کے دونوں طرف کی جو پٹریاں ہوتی ہیں وہ بھی ملکیت چونکہ نہر کی ہوتی ہیں تو وہ بھی اس میں show ہوتا ہے کہ یہ اتنا لمبا علاقہ ہے۔ منڈی بہاؤالدین کے اندر کینال کی 6 and 66.53 miles کی length ہے اس کی جو دونوں طرف کی پٹریاں ہیں وہ بھی اس میں شامل ہیں اس لئے نمبرز ہمیں بہت زیادہ exaggerated نظر آتے ہیں۔ لیکن میں عرض کروں کہ اس کے بعد جو دوسرا علاقہ ہے وہ pond area کا ہے اور pond area وہ علاقہ ہوتا ہے جو بیراج کے ساتھ رکھا جاتا ہے کہ جب دریا کے اندر پانی کی طغیانی زیادہ آتی ہے تو بجائے اس کے کہ بیراج وغیرہ damages ہوں تو پانی کا زور توڑنے کے لئے ان کا اس طرف رخ موڑ دیا جاتا ہے۔ اس میں خریف کے موسم میں تو اکثر ہی پانی ہوتا ہے بلکہ خریف میں تو وہاں پر پانی ہوتا ہی ہے لیکن ربیع کے موسم میں جب دریاؤں میں پانی کم ہوتا ہے تو اس وقت یہ available ہوتے ہیں میں جس پالیسی کی پہلے بات کر رہا تھا کہ اپنا محکمہ اپنے وسائل پیدا کرے تو ہم نے اس کی ایک پالیسی کا پیپر بنا کر بھیجا ہوا ہے جس پر ہم یہ چاہیں گے کہ ہم ان کو ربیع کے season کے لئے لوگوں کو لیز پر دیں اور خریف میں جب پانی آئے تو وہ وہاں سے اُٹھ جائیں۔ یہ process محکمہ قانون اور بورڈ آف ریونیو کے through ابھی چل رہا ہے انشاءاللہ یہ جلد ہی ہو جانا چاہئے پھر ہم اپنے وسائل خود پیدا کریں گے۔ مجھے سب سے بڑا concern اور issue یہ رہتا ہے کہ محکمہ انہار جس کے پاس ریونیو generate کرنے کا اتنا potential ہے ہم بھی ہر جگہ پر کشکول اٹھا کر پھر رہے ہوتے ہیں کہ ہمیں پیسے دے دو، نہروں کی maintenance کرنی ہے ہمیں پیسے دے دو، ہم نے گیٹ کو مرمت کرنا ہے ہمیں پیسے دے دو اور یہ کر دو۔ ہم خود اپنے وسائل پیدا کر سکتے ہیں تو میں خود اس

چیز کا بڑا keen ہوں اور میں اس پر کام کر رہا ہوں کہ ہمیں اس پر پالیسی بنا کر اپنے revenue خود generate کر سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ فائزہ مشتاق: جناب سپیکر! میں ایک چیز اور بھی کہنا چاہ رہی ہوں کہ آپ نے یہ بات کی ہے کہ اس کو utilize کیا جا سکتا ہے لیکن میرے خیال میں وہاں پر گھاس کا یہ حال ہے کہ وہ فٹ فٹ سے بھی اونچی ہے کیونکہ رسول ڈویژن میرے گھر کے بالکل پاس ہے اور اکثر میں اُدھر جاتی بھی رہتی ہوں تو اتنا زیادہ لینڈ ہے لیکن اس کو بالکل بھی organize نہیں کیا گیا لہٰذا اس کو آپ organize کریں اور دوسری چیز میں نے آپ سے ناجائز قبضے کے بارے میں پوچھی تھی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! ناجائز قبضے کے حوالے سے بالکل میں آپ کی بات سے agree کرتا ہوں کیونکہ ناجائز قبضے بہت ساری جگہوں پر بہت سارے مختلف طریقوں سے ہیں۔ کہیں پر کسی نے اپنا کھوکھا رکھ لیا ہے، کسی نے کوئی ہوٹل نہر کے ساتھ بنا لیا ہے جہاں پر کوئی پل ہو گی تو پلوں کے ساتھ کچھ کر لیا ہے اس کو بارہا remove کرایا جاتا ہے لیکن غریب آدمی پھر اپنے روزگار کے سلسلے میں دوبارہ وہاں پر آجاتے ہیں تو یہ ongoing process ہوتا ہے جو مستقل چلتا رہتا ہے۔ دوسرے ناجائز قابضین وہ ہوتے ہیں جو کہ ایکڑوں پر قبضہ کر کے بیٹھے ہوتے ہیں ہم ان کے خلاف بھی محکمہ مال اور ڈپٹی کمشنر کا دفتر ہے اس کو رپورٹ کرتے ہیں اور اس پر وہ عملدرآمد کرتے ہیں کیونکہ ہمارے پاس تو کوئی فورس نہیں ہوتی، ہمارے پاس تو کوئی قوت اور طاقت جیسی ایسی چیز نہیں ہے جس سے ہم جا کر کسی کو وہاں سے ہٹا سکیں۔ ہمارا جو کینال اینڈ ڈرینج ایکٹ ہے اس کو ہم update کر رہے ہیں اور ہم اس کے اندر یہ provision لا رہے ہیں کہ ہمارے پاس بھی ایک effective force ہونی چاہئے جیسا کہ محکمہ ایکسائز والوں کے پاس ہوتی ہے ریلوے والوں کے پاس ہوتی ہے اور فاریسٹ کے پاس فاریسٹ گارڈز ہوتے ہیں۔ محکمہ نہر پولیس اور اور ڈپٹی کمشنر کے دفتر پر dependent ہوتا ہے اور جب تک وہ ہمارے ساتھ تعاون نہ کریں ہمیں مشکلات ہوتی ہیں، جب ہم اپنے outlets کی sizes کئی دفعہ ٹھیک کرنے جاتے ہیں تو

لوگ ہمارے انجینئرز کو مار مار کر لہولہان کر دیتے ہیں۔we are working on it انشاءاللہ جب ہمارے پاس یہ فورس آجائے تو ہم خود ہی اس کو address کر لیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! جی، میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

تحصیل بھلوال و بھیرہ میں انہار، مائنرز اور راجباہ جات کی تعداد اور منظور شدہ پانی سے متعلقہ تفصیلات

*4885: **جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل بھلوال اور تحصیل بھیرہ کا کتنا رقبہ آبپاش ہوتا ہے؟

(ب) ان تحصیل میں کون کون سی انہار اور مائنز، راجباہ جات ہیں ان کا نام اور ان کا منظور شدہ پانی کتنے کیوسک ہے؟

(ج) ان انہار، مائنزاور راجباہ سے کون کون سے موضع جات اور علاقہ جات کا رقبہ آبپاشی ہو رہا ہے کتنے ایکڑ رقبہ علیحدہ علیحدہ ہو رہا ہے؟

(د) ان انہار، مائنزاور راجباہ کی دیکھ بھال کے لئے کتنے ملازمین عہدہ اور گریڈ وار تعینات ہیں کون کون سے عہدہ گریڈ کی اسامیاں خالی ہیں؟

(ہ) ان انہار، مائنز اور راجباہ کے لئے کتنی رقم مالی سال 20-2019 میں کس کس مقصد کے لئے فراہم کی گئی تھی؟

وزیر آبپاشی(جناب محمد محسن لغاری):

(الف) تحصیل بھلوال اور تحصیل بھیرہ کا کل 2,05,829 ایکڑ رقبہ آبپاش ہوتا ہے۔

(ب) تحصیل بھلوال اور تحصیل بھیرہ میں انہار، مائنز، راجباہ اور منظور شدہ پانی (کیوسک) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تحصیل بھلوال اور بھیرہ میں جو مائنز، راجباہ، موضع جات اور علاقہ جات سیراب ہوتے ہیں ان موضع جات کی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) تحصیل بھلوال اور بھیرہ کی اانہار، مائنز اور راجباہ کی دیکھ بھال کے لئے مندرجہ ذیل ملازمین کام کرتے ہیں۔

نمبر شمار	نام عہدہ	گریڈ	تعداد	تعینات	عہدہ/گریڈ کی خالی اسامیاں
1۔	سب ڈویژنل آفیسر	بی پی ایس۔17	3	3	0
2۔	سب انجینئر	بی پی ایس۔14	6	4	2
3۔	میٹ	پروموشنل سیٹ	4	4	0
4۔	بیلدار	بی پی ایس۔1	39	22	17
5۔	ریگولیشن بیلدار	بی پی ایس۔2	1	1	0
6۔	مستری	پروموشنل سیٹ	7	3	4
7۔	گیج ریڈر	بی پی ایس۔2	1	1	0

(ہ) تحصیل بھلوال اور بھیرہ کی انہار، مائنز اور راجباہ کی دیکھ بھال کے لئے مالی سال 2019-20 میں بھل صفائی اور مرمت کی مد میں 8.898 ملین روپے کے فنڈز مہیا کئے گئے۔

جہلم: جلالپور اریگیشن پراجیکٹ کے تحت بننے والی نہر کی لمبائی، چوڑائی اور خرید کردہ زمین کے ریٹ سے متعلقہ تفصیلات

*5236: **رانا منور حسین:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع جہلم میں جلالپور اریگیشن پراجیکٹ کے تحت بننے والی نہر کی لمبائی اور چوڑائی کتنی ہے؟

(ب) مذکورہ بالا نہر کے لئے کتنی ایکڑ زمین خریدی گئی اس میں سے کتنی زمین حکومت کی ملکیت ہے اور کتنی زمین لوگوں سے خریدی گئی مکمل تفصیل علیحدہ علیحدہ بیان فرمائیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ لوگوں سے خریدی گئی زمین کا ریٹ ڈی سی ریٹ سے بہت کم رکھا گیا ہے؟

(د) کتنے لوگوں کی زمین اس پراجیکٹ میں آئی ہے ان کے نام اور رقبہ کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ جن لوگوں سے زمین خریدی گئی ہے انہیں ابھی تک اس کا معاوضہ نہیں ملا، کتنے لوگوں کو رقم فراہم کی گئی ہے اور کتنے ایسے لوگ ہیں جنہیں ابھی تک رقم نہیں ملی مکمل تفصیل مع نام اور رقم فراہم فرمائیں؟

(و) جن لوگوں کو زمین کا معاوضہ ادا نہیں ہوا تو حکومت کب تک انہیں ڈی سی ریٹ کے مطابق معاوضہ ادا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) جلال پور اریگیشن پراجیکٹ کے تحت بننے والی نہر جلال پور (Jalalpur Main Canal) کی لمبائی 116 کلومیٹر ہوگی اور Main Canal کی چوڑائی ہیڈ (Head) پر 350 فٹ اور ٹیل (Tail) پر 80 فٹ ہوگی۔

(ب) مذکورہ نہر کے لئے 8558 ایکڑ زمین خریدی جا رہی ہے اور یہ تمام زمین لوگوں سے خریدی جارہی ہے۔ اب تک تقریباً 40 فیصد رقبہ پر خریداری کا کام مکمل ہو چکا ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ زمین کا ریٹ District Price Assessment Committee (ڈی پی اے سی) نے مقرر کیا ہے جس کے سربراہ ڈپٹی کمشنر ہی ہیں۔ ڈی پی اے سی نے خسرہ کے حساب سے زمین کی قسم، لوکیشن، ڈی سی ریٹ اور مارکیٹ ریٹ کا جائزہ لے کر زمین کے ریٹ کا تعین کیا ہے۔

(د) جن لوگوں سے رقبہ خریدا گیا ہے اُن کی کُل تعداد تقریباً 127,149 ہے ۔ رقبہ اور لوگوں کی تعداد درج ذیل ہے۔ مزید تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

نمبر شمار	نام تحصیل	رقبہ	لوگوں کی تعداد
1۔	تحصیل جہلم	228ایکڑ	1371
2۔	تحصیل پنڈدادن خان	6953ایکڑ	102587
3۔	تحصیل خوشاب	1377ایکڑ	23191

(ہ) یہ درست نہ ہے۔ خریداری کی کُل رقم محکمہ اریگیشن نے محکمہ مال کو پیشگی ادا کر دی ہے۔ جیسے جیسے خریداری کی کارروائی مکمل ہو جاتی ہے متاثرہ لوگوں کو محکمہ مال کی طرف سے معاوضہ ادا کر دیا جاتا ہے چونکہ ابھی زمین کی خریداری کا عمل زیرِ تکمیل ہے لہٰذا ابھی سب متاثرہ لوگوں کو ادائیگی نہیں ہوئی۔اب تک تقریباً23,228لوگوں کو معاوضہ ادا کر دیا گیا ہے۔ جس کی کُل رقم 474.77 ملین روپے ہے۔ مزید تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) محکمہ مال کے پلان کے مطابق زمین کی خریداری کا عمل تقریباً جون 2021تک مکمل ہو جائے گا اور اُس وقت تک تمام دستیاب متاثرہ لوگوں کو اُن کی زمین کا معاوضہ ادا کر دیا جائے گا۔

ساہیوال: گوگیرہ ڈسٹی بیوٹری نہر کا منظور شدہ پانی نیز زمینداروں کو پورا پانی نہ ملنے سے متعلقہ تفصیلات

***5786:جناب خضر حیات:** کیاوزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا ضلع ساہیوال میں محکمہ آبپاشی کے زیر کنٹرول گوگیرہ ڈسٹری بیوٹری (G.D)نہر موجود ہے؟

(ب) کیا گوگیرہ ڈسٹی بیوٹری (G.D)نہر براستہ نورشاہ، کوڑے شاہ ،اکبر شاہ ، سرورچوک G.D 60-61 / کے علاقہ جات کو سیراب کرتی ہے؟

(ج) گوگیرہ ڈسٹی بیوٹری کا منظور شدہ پانی کتنا ہے اور کتنا پانی discharge کیا جارہا ہے اور کیا یہ نہر سالانہ ہے یا ششماہی؟

(د) نہر کی موجودہ صورتحال کیا ہے اوراس میں سال 19-2018 اور 20-2019 میں کتنا پانی ڈسچارج کیا گیا؟

(ہ) کیا حکومت نہر میں پانی کی کم ڈسچارج کی وجہ سے زرعی علاقہ کے باعث زمینداروں کو منظور شدہ پانی نہ ملنے اور زمینداروں کو فصلوں کے لئے input اخراجات زیادہ ہونے کی بدولت ان کو کوئی معاوضہ یا compensation دینے کا ارادہ رکھتی ہے نیز کیا حکومت اس نہر کی توسیع کا ارادہ رکھتی ہے نیز تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) یہ درست ہے

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے

(ج) گوگیرہ ڈسٹی بیوٹری کا منظور شدہ پانی 851.00 کیوسک جبکہ اوسط ڈسچارج 650.00 کیوسک مل رہا ہے نیز یہ نہر سالانہ ہے۔

(د) نہر کی موجودہ صورتحال میں بھل صفائی درکار ہے جو سالانہ بندی میں کروائی جائے گی سال 19-2018 اور 20-2019 کے ڈسچارج کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی۔

(ہ) یہ ایک پالیسی matter ہے۔ اس کا precedent موجود نہ ہے نیز محکمہ میں گوگیرہ ڈسٹی بیوٹری (G-D) کی توسیع کی کوئی تجویز زیر غور نہ ہے۔

منڈی بہاؤالدین میں
محکمہ آبپاشی کے ریسٹ ہاؤسز، بنگلے اور عمارتوں سے متعلقہ تفصیلات

*5863: **محترمہ فائزہ مشتاق:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع منڈی بہاؤالدین میں محکمہ آبپاشی کے کتنے ریسٹ ہاؤس، بنگلے اور عمارتیں ہیں؟

(ب) ان ریسٹ ہاؤسز کا رقبہ و کمروں کی تعداد اور وہاں تعینات عملہ کی تعداد کی تفصیلات بتائی جائیں؟

(ج) ان ریسٹ ہاؤسز کو کن مقاصد کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اور کون سے ادارے یا کس سطح کے آفیسر اور حکومتی شخصیات مستفید ہوتے ہیں مکمل تفصیل بتائی جائے؟

وزیر آبپاشی(جناب محمد محسن لغاری):

(الف) ضلع منڈی بہاؤالدین میں کل 14 ریسٹ ہاؤسز، 57 بنگلے، 224 عمارتیں ہیں؟

(ب) ضلع منڈی بہاؤالدین میں کل 14 ریسٹ ہاؤسز واقع ہیں جن کے رقبے، کمروں کی تعداد اور عملہ کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

نمبر شمار	ریسٹ ہاؤس کا نام	رقبہ	کمروں کی تعداد	عملہ کی تعداد
1۔	بیکناوالہ ریسٹ ہاؤس	04ایکڑ	03	-
2۔	کالوپنڈی ریسٹ ہاؤس	04ایکڑ	03	01
3۔	دوگل ریسٹ ہاؤس	04ایکڑ	03	01
4۔	بھیکھو ریسٹ ہاؤس	04ایکڑ	03	01
5۔	چھموں ریسٹ ہاؤس	3.75ایکڑ	03	-
6۔	چیلیانوالہ ریسٹ ہاؤس	6.19ایکڑ	03	-
7۔	بوسال ریسٹ ہاؤس	11.45ایکڑ	03	01
8۔	رکن ریسٹ ہاؤس	4.11ایکڑ	03	-
9۔	کدھر ریسٹ ہاؤس	04ایکڑ	03	01
10۔	مٹھا چک ریسٹ ہاؤس	04ایکڑ	03	-
11۔	ہیڈ فقیریاں ریسٹ ہاؤس	04ایکڑ	03	04
12۔	مین کینال ریسٹ ہاؤس	04ایکڑ	03	04
13۔	ریور ویو کینال ریسٹ ہاؤس	06ایکڑ	02	04
14۔	منڈی بہاؤالدین ریسٹ ہاؤس	3.5ایکڑ	10	03

نوٹ: گجرات ڈویژن UJC کے پانچ ریسٹ ہاؤسز رہائش کے قابل نہ ہیں۔

(ج) ان ریسٹ ہاؤسز میں محکمہ انہار کے افسران، ڈسٹرکٹ انتظامیہ، مختلف سرکاری محکموں کے افسران جو مختلف سرکاری امور کے سلسلہ میں آتے ہیں، مختصر قیام کرتے ہیں اور اس کے علاوہ مختلف حکومتی شخصیات بھی گاہے بگاہے ان ریسٹ ہاؤسز میں قیام کرتے ہیں۔

تحصیل فورٹ عباس اور ہارون آباد میں
نہروں سے آبپاشی کے لئے پانی کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*5869: **چودھری مظہر اقبال:** کیاوزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل فورٹ عباس اور ہارون آباد میں کون کون سے مائنر، راجباہ اور نہریں آبپاشی کے لئے پانی فراہم کرتے ہیں ان کے نام اور ان کا منظور شدہ پانی علیحدہ علیحدہ بتائیں؟

(ب) ان میں کون کون سی سالانہ اور کون کون سی ششماہی انہار / راجباہ / مائنر ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ان میں ان کے منظور شدہ ڈسچارج سے کم پانی چھوڑا جارہا ہے جس کی وجہ سے واری بند ہو رہی ہے؟

(د) راجباہ ون ایل کا منظور شدہ پانی کتنا ہے اس وقت اس میں کتنا پانی چھوڑا جارہا ہے؟

(ہ) اس مائنر سے کون کون سے چکوک کو پانی فراہم ہوتا ہے ہر چک کو پانی کی فراہمی کے لئے کتنے موگہ جات منظور شدہ ہیں ان موگہ جات کا علیحدہ علیحدہ پانی کتنا کتنا ہے کیا تمام موگہ جات کو پانی فراہم ہوتا ہے موقع پر یکم جنوری 2020 سے آج تک کس افسر نے جاکر جائزہ لیا ہے ان کی تفصیل نام، عہدہ، گریڈ اور وزٹ کی تاریخ بتائیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) تفصیل انہار Annexure-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تفصیل Annexure-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ہاکڑہ برانچ کینال میں پُشتوں کی بحالی و مضبوطی کا کام ہو رہا ہے اس لئے اس نہر میں ڈیزائن کے مطابق پانی نہیں چل رہا اور اسی وجہ سے ہاکڑہ برانچ کینال کی نہروں، راجباہوں اور مائنرز میں وارابندی ہو رہی ہے۔

(د) راجباہ ون ایل کا منظور شدہ پانی 83 کیوسک ہے اور اتنا ہی پانی اس وقت نہر میں چھوڑا جا رہا ہے۔

(ہ) راجباہ ون ایل سے سیراب ہونے والے چکوک اور تفصیل موگہ جات مع ڈسچارج Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ہر موگہ اپنے حق کے مطابق پانی لے رہا ہے۔

1. سب ڈویژنل آفیسر ہارون آباد سب ڈویژن اظہر خان گریڈ 17
2. محمد افضل ندیم سب انجینئر گریڈ 16

3. عقیل عباس سب انجینئر گریڈ14 متعلقہ سب ڈویژن کے ذمہ دار آفیسر ہیں جو کہ شیڈول کے مطابق تمام انہار کا جائزہ لیتے ہیں۔

پی پی۔245 بہاولپور تحصیل میں محکمہ آبپاشی کے دفاتر، مختص بجٹ و سرکاری رہائش گاہوں سے متعلقہ تفصیلات

*5879: **جناب ظہیر اقبال:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔245 اور بہاولپور تحصیل میں کتنے دفاتر محکمہ آبپاشی کے ہیں؟

(ب) ان میں کتنے ملازمین کس عہدہ اور گریڈ میں کام کر رہے ہیں؟

(ج) ان دفاتر کے مالی سال 21-2020 کے بجٹ کی تفصیل مد وار بتائیں اب تک کتنی رقم ان دفاتر کو مل چکی ہے کتنی بقایا ہے؟

(د) ان دفاتر کی سال 2019 کی کارکردگی رپورٹ فراہم کریں؟

(ہ) ان دفاتر میں کون کون سی خدمات انجام دی جاتی ہیں؟

(و) ان دفاتر کی بلڈنگ کیسی ہے کیا بلڈنگ استعمال کے قابل ہے ان دفاتر کے ملازمین کے لئے کتنی سرکاری رہائش گاہیں ہیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) پی پی۔245 اور بہاولپور تحصیل میں محکمہ آبپاشی کے کل چھ دفاتر ہیں۔

(ب) محکمہ انہار تحصیل بہاولپور میں 388 مختلف گریڈ کے ملازمین ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)

جاری کردہ بجٹ برائے مالی سال 21-2020	133.36 ملین روپے
اخراجات	90.873 ملین روپے
بقایاجات	42.488 ملین روپے

مد وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) بمطابق سالانہ رپورٹ 2019 کے دوران تمام ملازمین کی کارکردگی درست ہے۔

(ہ) محکمہ انہار کے دفاتر میں تعنیات عہدہ داران کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔
1۔دفتری عملہ 2 ۔فیلڈ عملہ

1. دفتری عملہ ہائر آفیسر سے آنے والے احکامات کی روشنی میں متعلقہ آفیسران کو مناسب ہدایات جاری کرتا ہے۔جو کہ قوانین وضوابط کو مد نظر رکھتے ہوئے کی جاتی ہیں۔
2. فیلڈ عملہ کسی بھی قسم کی درخواست ہائے پر تحقیقات کے فرائض انجام دیتا ہے اور محکمہ نہر کی املاک مثلاً آبپاشی کی غرض سے تعمیر نہروں، کالونیز، فلڈ بند اور ڈرینز وغیرہ کی حفاظت / دیکھ بھال کو یقینی بناتے ہیں۔

(و) ان تمام دفاتر کی عمارات کی حالت تسلی بخش ہے اور قابل استعمال ہیں۔ ان دفاتر کے ملازمین کے لئے کینال کالونی بہاولپور میں کل 153 رہائش گاہیں موجودہ ہیں۔

کوٹ ادو پی پی-268 میں
گزشتہ اور موجودہ مالی سال میں فراہم کردہ رقوم سے متعلقہ تفصیلات

*5986: **ملک غلام قاسم ہنجرا:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی-268 کوٹ ادو میں مالی سال 20-2019 میں کتنی رقم کس کس مقصد کے لئے فراہم کی گئی تھی؟

(ب) موجودہ مالی سال 21-2020 میں کتنی رقم کس کس مقصد کے لئے فراہم کی گئی ہے؟

(ج) اس حلقہ میں کون کون انہار، راجباہ اور مائنر وغیرہ ہیں؟

(د) اس حلقہ میں دریا سندھ سے کتنے گاؤں ہر سال سیلاب آنے پر متاثر ہوتے ہیں؟

(ہ) ستمبر اور اگست 2020 میں کتنے گاؤں دریا سندھ میں سیلاب آنے سے متاثر ہوئے ہیں اور ان کی حفاظت کے لئے محکمہ / حکومت نے 19-2018 اور 2020 میں کتنی کس کس جگہ رقم خرچ کی ہے، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) مالی سال 20-2019 میں بندوں کی پشتوں کی مرمت کے لئے تقریباً 20 لاکھ روپے فراہم کئے گئے تھے۔

(ب) موجودہ مالی سال 21-2020میں حکومت کی طرف سے ابھی تک پشتوں کی مرمت کے لئے کوئی فنڈ موصول نہ ہوا ہے۔

(ج) اپر کوٹ سلطان، اپر ہزارہ، ٹبہ مائنز اوراپر کشن مائنز آتے ہیں۔

(د) موضع جنوں مستقل ہنجرائی غیر مستقل درمیانی، بیٹ ہنجرائی مستقل غربی، بیٹ لومڑ والا، موضع متوانی والا، بیٹ نشان والا، بیٹ جھلاریں والا، بستی سکھانی والا، بستی کارلو اور بستی خان والا وغیرہ سیلاب سے متاثر ہوتے ہیں۔

(ہ) اگست اور ستمبر 2020 میں تقریباً10 گاؤں اور بستیاں دریائے سندھ میں سیلاب آنے سے متاثر ہوئے تھے۔

سال19-2018 اور 2020 میں تقریباً50 لاکھ روپے ان متاثرہ بندوں کے پشتوں، گاؤں اور بستیوں کی حفاظت کے لئے خرچ کئے گئے تھے۔

صوبہ میں بیراجوں کی اپ گریڈیشن پر لاگت سے متعلقہ تفصیلات

***6074: محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور:** کیاوزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا خانکی بیراج، جناح بیراج، پنجند سمیت دیگر بیراجوں کی اپ گریڈیشن مکمل ہو چکی ہے؟

(ب) مذکورہ بیراجوں کی اپ گریڈیشن پر کتنی لاگت آئی ہے اوراس اپ گریڈیشن سے کیا فائدہ حاصل ہو گا؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) محکمہ انہار نے بیراجوں کی بحالی و تجدید کی غرض سے ایک مرحلہ وار پروگرام شروع کیا جس کے درج ذیل اہم مقاصد ہیں۔

1. بیراجوں پر انحصار کرنے والے نہری علاقوں کو مستقل اور پائیدار آبپاشی کی فراہمی کو یقینی بنانا۔
2. بیراج کے ڈھانچے سمیت اس سے متصل قصبوں / دیہاتوں کو سیلاب کی تباہ کاریوں سے بچانے کے لئے محفوظ راستہ فراہم کرنا۔

(ب) بیراجوں کے منصوبہ جات کی موجودہ صورتحال درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام بیراج	سال تجدید و بحالی	لاگت (ملین روپے)	ریمارکس
1۔	تونسہ بیراج (دریائے سندھ)	2009	11232	ورلڈ بنک کی مالی معاونت سے مکمل ہوا۔
2۔	جناح بیراج (دریائے سندھ)	2016	11800	ورلڈ بنک کی مالی معاونت سے مکمل ہوا۔
3۔	خانکی بیراج (دریائے چناب)	2017	21300	ایشین ڈویلپمنٹ کی معاونت سے مکمل ہوا۔
4۔	بلوکی بیراج (دریائے راوی)	2017	4245	ایضاً
5۔	سلیمانکی بیراج (دریائے ستلج)	2019	3000	ایضاً
6۔	تریموں بیراج (دریائے چناب)	2020	7500	ایضاً
7۔	پنجند بیراج (دریائے چناب)	2021	5454	88فیصد کام مکمل ہوچکا اور بقایا کام 2021 میں ایشین ڈویلپمنٹ کی معاونت سے مکمل ہو جائے گا۔
8۔	اسلام بیراج (دریائے ستلج)	2023	3000	ٹینڈر کے مراحل میں ہے۔مئی 2021 میں کام شروع ہوگا جبکہ 2023 میں ایشین ڈویلپمنٹ کی معاونت سے مکمل ہو جائے گا۔

بیراجوں کی بحالی و تجدید سے حاصل ہونے والے فوائد میں

- سیلاب کے حوالے سے انتظامی اُمور میں بہتری آنا۔
- وضع کردہ ڈیزائن کے مطابق نہروں کے نظام میں موجود چھوٹے، ذیلی اور آخری حصوں تک پانی کی فراہمی کا بہتر ہونا۔

- قابل کاشت رقبہ میں اضافہ۔
- بیراجوں کے کمانڈ ایریا میں موجود لاکھوں کاشتکار خاندانوں کی معاشی ترقی میں اضافہ ہونا۔
- حکومت پاکستان کو شعبہ زراعت سے حاصل ہونے والی آمدنی میں اضافہ ہونا۔

جہلم اور ڈی جی خان کینال کی اپ گریڈیشن کی تکمیل سے متعلقہ تفصیلات

***6076: محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) جہلم کینال اور ڈی جی خان کینال کی اپ گریڈیشن کا کام کب تک مکمل ہو گا؟

(ب) کیا ان منصوبوں کی اپ گریڈیشن کا کام کسی نجی کمپنی کو بھی سونپا گیا ہے؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) بالائی جہلم اور ڈیرہ غازی خان کے نہروں کے منصوبے ابھی تک شروع نہیں کئے گئے ہیں اور نہ ہی کسی نجی کمپنی کے سپرد ہیں۔البتہ یہاں یہ ذکر کرنا مناسب ہے کہ ان دونوں نہروں کے منصوبوں کے لئے مفصل ڈیزائن اور بولی دستاویزات تیار کرنے کے لئے کنسلٹنٹ کا انتخاب شروع کر دیا گیا ہے۔یہ منصوبے 2021 تا 2023 کے دوران تیار کئے جائیں گے۔

(ب) جواب جز (الف) میں دے دیا گیا ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ساہیوال: پی پی۔198 کے چکوک میں نہری پانی کی چوری سے متعلقہ تفصیلات

1165: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ساہیوال حلقہ پی پی۔198 کے علاقہ 9 ایل، 1 ایل چک نمبر 9 ایل، 118 ایل میں محکمہ نہر کے ملازمین کی ملی بھگت سے نہری پانی چوری ہو رہا ہے لیکن محکمہ ان پانی چوروں کے خلاف کارروائی نہیں کر رہا ہے اس کی کیا وجوہات ہیں؟

(ب) ساہیوال 9 ایل، ون ایل نہر سے پانی چوری کی وجہ سے بہاؤ میں کمی واقع ہو رہی ہے اور چک نمبر 9 ایل، 118 ایل کی ٹیلوں پر بسنے والے کسانوں کو پانی فراہم نہیں ہو رہا ہے اور ان کا زمینی پانی بھی کڑوا ہے کسانوں کی فصلیں پانی نہ ملنے کی وجہ سے خراب ہو رہی ہیں؟

(ج) کیا حکومت ان پانی چوروں کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات بیان کریں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) چک نمبر 9L/118 نہر 9L/1 L کے ٹیل پورشن سے سیراب ہوتا ہے۔

(ب) 9 ایل، 9L/1 L نہر میں چوری پانی کی وجہ سے ان نہروں کی ٹیل متاثر نہ ہوئی ہیں۔ جب نہر 9 ایل میں پانی کم ہوتا ہے اس وقت ٹیل پر پانی کی کمی ہو سکتی ہے۔ عام حالات میں پانی کی منصفانہ تقسیم کو مد نظر رکھتے ہوئے ٹیل پر پانی کی فراہمی کو یقینی بنایا جاتا ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) 9L/1L پر پانی چوروں کے خلاف محکمہ مکمل طور پر سرگرم ہے۔ خریف سیزن 2020 میں 9 موگہ جات کو کینال اینڈ ڈرینج ایکٹ کے تحت سات یوم کے لئے سیل کیا گیا ہے۔ مزید مبلغ -/15000 روپے دفعہ 70 کے تحت جرمانہ کی مد میں اکٹھا کر کے حکومتی خزانے میں جمع کروائے گئے ہیں۔ 134 روبکاریں محکمہ پولیس کو بھجوائی گئی ہیں۔ تاوان لاگو کرنے کی کارروائی بھی جاری ہے۔

صوبہ میں فلڈ فائیٹنگ پراجیکٹ سے متعلقہ تفصیلات

1184: **چودھری مسعود احمد:** کیاوزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پچھلے دس سال سے فلڈ فائیٹنگ پنجاب میں کن کن بیراج یا ایریا میں کی گئی ہے لسٹ فراہم کی جائے؟

(ب) ان پراجیکٹ کا نام، کنٹریکٹر کا نام اور جس XEN نے کام کروایا ان کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) منصوبہ کی لاگت اور estimate ریوائز کرنے کی ضرورت پڑے تو دوسرے کالم پر درج کیا جائے نیز کام کتنے عرصہ میں مکمل ہوا، تفصیلات فراہم فرمائیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

3 آرڈرین کے فائنل بل سے متعلقہ تفصیلات

1188: **چودھری مسعود احمد:** کیاوزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) 3 آرڈرین کا فائنل بل کب اور کتنی اماؤنٹ کا pay ہوا تفصیل بتائی جائے نیز اس کا پی سی فور منظور ہوا تو کس تاریخ کو اگر نہیں ہوا تو کب تک منظور ہو گا؟

(ب) کیا 3 آرڈرین کی سیکورٹی ادا کر دی گئی ہے اگر ہاں تو کیا پی سی فور کی منظوری کے بغیر سیکورٹی دی جاسکتی ہے؟

(ج) 3 آرڈرین کی جو CMIT چیف منسٹر انسپکشن ٹیم کی رپورٹس اریگیشن پنجاب کو موصول ہوئی ہیں ان کی سفارشات کے مطابق متعلقہ ذمہ دارافسران کے خلاف کارروائی ہوئی تو اس کی تفصیل بتائی جائے اگر نہیں کارروائی ہوئی تو کب تک متوقع ہے؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) 3 آرڈرین کا پی سی فور ابھی تک نہیں بنایا گیا کیونکہ ابھی اس کام کے سود مند نتائج سامنے آنا شروع نہیں ہوئے۔

(ب) 3 آرڈرین کی سکیورٹی کنٹریکٹ ایگریمنٹ کے تحت maintenance پیریڈ کے ایک سال بعد ادا کر دی گئی تھی۔ سکیورٹی کی ادائیگی کا پی سی فور کی منظوری کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

(ج) محکمہ نے CMIT کی رپورٹ کی سفارشات کی روشنی میں محکمہ نے ایک کمیٹی بنائی ہے جو کہ اس پراجیکٹ میں رہ گئی کمی و پیشی کو دور کرنے کے لئے اپنی حتمی رائے دے گی اور ذمہ داروں کے تعین کے بعد کارروائی کی جائے گی۔

پی ایم آئی یو یونٹ کے ڈویلپمنٹ و نان ڈویلپمنٹ بجٹ نیز ہاکڑہ کینال ڈویژن میں کیمروں کی تنصیب پر لاگت سے متعلقہ تفصیلات

1189: چودھری مسعود احمد: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) PMIU محکمہ آبپاشی کی سال 2016 سے 2018 کی سالانہ ڈویلپمنٹ / نان ڈویلپمنٹ بجٹ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) سیکرٹری اریگیشن نے ہاکڑہ کینال ڈویژن میں ہاکڑہ کینال سسٹم پر جو جدید کیمرے نصب کئے ہیں ان کو کتنا عرصہ ہوا ہے لاگت کتنی آئی کیا وہ کام کر رہے ہیں اگر نہیں کر رہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) پی ایم آئی یو محکمہ آبپاشی کے سالانہ نان ڈویلپمنٹ بجٹ برائے مالی سال 16-2015 سے 19-2018 کی تفصیل درج ذیل ہے:

FY2015-16 (Rs .Million)	FY2016-17 (Rs .Million)	FY2017-18 (Rs .Million)	FY2018-19 (Rs .Million)
74.264	74.507	80.862	82.040

(ب) پنجاب اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ہاکڑہ کینال ڈویژن میں کوئی جدید کیمرے نصب نہیں کئے گئے۔

رپورٹ

(میعاد میں توسیع)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ عظمیٰ کاردار! رپورٹ کی میعاد میں توسیع کی تحریک پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) حیثیت خواتین کمیشن 2020 کے بارے میں مجلس قائمہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ

"The Punjab Commission on the Status of women (Amendment) Bill 2020 (Bill No. 19 of 2020)
کے بارے میں مجلس قائمہ برائے جینڈر مین سٹریمنگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 28- فروری 2021 تک توسیع کر دی جائے۔ "

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"The Punjab Commission on the Status of women (Amendment) Bill 2020 (Bill No. 19 of 2020)
کے بارے میں مجلس قائمہ برائے جینڈر مین سٹریمنگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 28- فروری 2021 تک توسیع کر دی جائے۔ "

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"The Punjab Commission on the Status of women (Amendment) Bill 2020 (Bill No. 19 of 2020)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے جینڈر مین سٹریمنگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 28-فروری 2021 تک توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

پوائنٹ آف آرڈر

جناب منان خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: راناصاحب! آپ بات کریں۔

دریائے راوی شکر گڑھ کے مقام حاجی پور میں بننے والے بند میں ریت ڈالنے پر نوٹس لینے کا مطالبہ

جناب منان خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں ایک اہم مسئلہ پر بات کرنا چاہتا ہوں کیونکہ اریگیشن منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔ میرے حلقے میں دریائے راوی حاجی پور بند شکر گڑھ سے لوگوں کے مجھے فون آئے کہ آپ یہاں پر آکر حالات دیکھیں کہ بالکل ریت کے بند بنائے جا رہے ہیں جو کہ 35 کروڑ روپے سے زیادہ کا پراجیکٹ ہے، انہوں نے اس پر 20 کروڑ روپے کی مٹی ڈالنی تھی اور باقی stone pitching تھی۔ میں وہاں کے لوگوں کے کہنے پر گیا اور وہاں پہنچا۔ ایسے ہی دریائے راوی سے ریت اُٹھا کر بند پر ڈالی جا رہی ہے اور کہتے ہیں کہ بعد میں اوپر تھوڑی مٹی ڈالیں گے۔

جناب سپیکر! میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ انہوں نے وہاں دریا سے ریت اُٹھا کر ڈال دینی ہے اور بل لے جانا ہے تو اس کا کیوں نوٹس نہیں لیتے؟ یہ ایسی چیزیں جو میں آپ کو بتا رہا ہوں یہ بہت بڑی کرپشن ہے تو میں چاہوں گا کہ منسٹر صاحب اس پر respond کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اس پر respond کریں گے۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! میں سمجھتا دیتا ہوں۔ معزز ممبر کو یہ چیز سمجھ نہیں آئی یہ ٹیکنیکل بات ہے جس وقت یہ دریاؤں کے بند بنائے جاتے ہیں تو اس کے بیچ میں ریت اس لئے ڈالی جاتی ہے کہ ریت کے اندر چوہے جا کر وہ بڑے جن کو rat hole کہتے ہیں اس کو damage نہیں کرتے اور چوہے ان کے اندر نہیں جاتے اس لئے ریت اور مٹی کے combination کے ساتھ یہ بند بنائے جاتے ہیں، باہر سے ان کو بڑی covering مٹی سے دی جاتی ہے اور اس کے اندر ریت بھری جاتی ہے تاکہ اس کے اندر چوہے آ کر سوراخ کر کے اس کو کمزور نہ کریں اور وہ پنکچر نہ ہوں تو اس لئے اس کو اندر سے ریت کے ساتھ بھرا جاتا ہے اور باہر سے اس کو پھر مٹی کے ساتھ بھر جاتا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب منان خان: جناب سپیکر! please آپ یہ تو چیک کرا دیں کہ کیا estimate میں ریت شامل ہے یا وہ مٹی ڈالنی ہے۔ وہاں محکمے والے خود بتا رہے تھے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ چیک کروا لیں۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! بالکل میں یہ چیک کروا لیتا ہوں۔

زیرو آور نوٹس

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب زیرو آور نوٹس شروع ہوتا ہے۔ پہلا زیرو آور نوٹس نمبر 425 شیخ علاؤالدین کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس زیرو آور نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نمبر 427 محترمہ مہوش سلطانہ کا ہے۔ جی، محترمہ!

تحصیل چوآسیدن شاہ ضلع چکوال کی تمام سڑکوں کو مرمت کرنے کا مطالبہ

427: محترمہ مہوش سلطانہ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری داخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ تحصیل چوآسیدن شاہ ضلع چکوال کی تمام سڑکیں جو اس کو دوسری

تحصیلوں اور اضلاع سےconnect کرتی ہیں ان کو فوری طور پر مرمت کیا جائے اور ڈبل کیا جائے۔ان میں چو آسیدن شاہ کلر کہار روڈ، چو آسیدن شاہ سے پنڈ دادنخاں روڈ، چو آسیدن شاہ چکوال روڈ اور سڈھانڈی سے جہلم روڈ کو مرمت کیا جائے۔ یہ تمام دشوار گزار پہاڑی راستے ہیں اور آئے روز حادثات کا باعث بن رہے ہیں لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آر نوٹس کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ اجازت ہے۔

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب سپیکر! میں اس میں صرف یہ بات منسٹر صاحب کے نوٹس میں لانا چاہوں گی کہ یہ تمام روڈز جو میں نے اس میں mention کی ہیں یہ ایک تحصیل کو دوسری تحصیل within district Chakwal connect کرتی ہیں اور اس کے علاوہ ضلع چکوال کو ضلع جہلم سےconnect کرتی ہیں جیسا کہ یہ ایریا ایک tourism کے حوالے سے بھی بڑاimportant ہے اس کے علاوہ یہ پہاڑی راستے ہیں جو کہ کئی دفعہ ہیوی ٹریفک کا وہاں سے گزرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ وہاں پر کوئلہ کا کاروبار ہوتا ہے وہاں پر سیمنٹ انڈسٹریز ہیں جس کی وجہ سے ہیوی ٹریفک گزرتی ہے اور یہ روڈز بُری طرح سے متاثر ہیں۔ خصوصی طور پر جو چو آسیدن شاہ سے چکوال روڈ جاری ہے اس میں تو چومبی کے مقام پر بڑے بڑے گڑھے بن چکے ہیں اور similarly جو چو آسیدن شاہ سے پنڈ دادنخان کی طرف روڈ جاری ہے اس میں بھی پنڈ کے مقام پر اتنے بڑے گڑھے ہیں کہ وہاں سے تو کار گزر ہی نہیں سکتی ہے۔ جیسا کہ آپ کی گورنمنٹ کی پالیسی بھی ہے کہ tourism کو promote کرنا ہے اس کے علاوہ ظاہر ہے کہ عام عوام کی سہولت کے لئے بھی ضروری ہے کہ ان تمام سڑکوں کو مرمت کیا جائے ان کی repair اور maintenance کی جائے اور جو سڑکیں سنگل ہیں ان کو ڈبل کیا جائے تاکہ transportation کے لئے آسانی ہو۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! اس روڈ کی repairing اور maintenance کے لئے کہہ دیا ہے لیکن اس وقت فوری طور پر dual تو نہیں کی جا سکتی لیکن اس کی maintenance کے لئے کہہ دیا ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب تحریک التوئے کار لیتے ہیں پہلی تحریک التوائے کار نمبر 712/20 محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔جی، محترمہ خدیجہ عمر! آپ اسے پیش کریں۔

اٹھارہویں ترمیم کے تحت صوبہ پنجاب میں
M-TECH سٹاف کو ریگولر کرنے اور بقایاجات ادا کرنے کا مطالبہ

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مزدوروں کے بچوں کے لئے ورکرز ویلفیئر فنڈ اسلام آباد نے نویں اور دسویں جماعت کے مساوی فنی تعلیم کے آغاز کا فیصلہ کیا اور باقاعدہ طور پر میٹرک ٹیک پروگرام کے تحت PC-I کی منظوری اور چاروں صوبوں میں ملازمین کو کنٹریکٹ پر بھرتی کرنے کی منظوری دی گئی، اس کے تحت صوبہ پنجاب میں یہ پراجیکٹ 9 سکولز میں شروع کیا گیا اور ملازمین کی بھرتیوں کے لئے نیوز پیپرز میں اشتہار دیئے گئے اور 11-2010 اور 2012 میں میرٹ پر بھرتیاں کی گئیں۔ یہ تعلیمی سلسلہ 2015 تک وفاقی حکومت کے تحت جاری رہا، لیکن پھر اٹھارہویں ترمیم کے بعد یہ M-TECH سٹاف صوبوں کے تحت دے دیئے گئے، صوبہ پنجاب کے علاوہ باقی تمام صوبائی حکومتوں نے ان سکولز اور ملازمین کو Adopt کر لیا اور تمام سکولز فنی تعلیم کا سفر جاری رکھے ہوئے ہیں لیکن صوبہ پنجاب نے ان سکولز اور سٹاف کو ورکرز ویلفیئر بورڈ محکمہ لیبر پنجاب کے ماتحت کر دیا لیکن انہوں نے M-TECH سٹاف کو نظر انداز کر دیا اور تمام ملازمین کو چار سال تک تنخواہوں سے محروم رکھا اور نہ ہی ریگولر کیا۔ ملازمین نے عدالت سے رجوع کیا اور 5-مارچ 2019 کو ان تمام ملازمین کو نوکری پر بحال کر دیا گیا اور موجودہ تنخواہوں کے تحت ادائیگی شروع کر دی گئی لیکن ان تمام غریب ملازمین کو چار سالہ دورانیہ کی تنخواہوں کی ادائیگی نہیں کی گئی حالانکہ وفاقی حکومت کی جانب سے تنخواہوں کی مد میں پنجاب حکومت فنڈز وصول کرتی رہی ہے جبکہ باقی تمام صوبوں نے کسی بھی ملازم کی تنخواہ کی ادائیگیاں نہیں روکیں اور تمام ملازمین کو ریگولر بھی کر دیا ہے۔ ان چار سالہ پیریڈ

کے دوران ملازمین مقروض ہو چکے ہیں لیکن محکمہ لیبر پنجاب کی جانب سے ان غریب ملازمین کو بقایاجات کی ادائیگیاں کی جارہیں اور نہ ہی ابھی تک ریگولر کیا جارہا ہے۔ محکمہ ورکرز ویلفیئر بورڈ پنجاب کے ملازمین کا حکومت سے مطالبہ ہے کہ ان کو ریگولر کیا جائے اور ان کے بقایاجات ان کو فی الفور ادا کئے جائیں تاکہ وہ معاشی مسائل سے نجات حاصل کر سکیں۔ اس حوالے سے ملازمین اور ان کے خاندانوں میں بڑی تشویش پائی جارہی ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر محنت وانسانی وسائل جناب عنصر مجید خان نیازی! تشریف نہیں رکھتے۔ اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ جی، میاں شفیع محمد صاحب!

وزیر قانون وپارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون وپارلیمانی امور / امداد باہمی: (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! ابھی جب سپیکر صاحب اجلاس کی صدارت فرمارہے تھے ہمارے محترم ممبر جناب خلیل طاہر سندھو نے یہ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کی تھی کہ Christian community کو تنخواہیں نہیں دی جارہیں تو میں نے اُس وقت یہ commitment کی تھی میں متعلقہ محکمہ سے بات کر کے بتاتا ہوں we will ensure کہ جو ہمارے Christian ملازمین ہیں Christmas سے پہلے اُن کو تنخواہوں کی ادائیگی ہو جائے تو میں نے چیک کیا ہے یہ 4-دسمبر 2020 کو نوٹیفکیشن ہو چکا ہے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب نے گورنر پنجاب کی طرف سمری بھیجی تھی وہ approve ہو چکی ہے اور Christian ملازمین کو تنخواہیں دی جارہی ہیں۔ We will ensure کہ کل تک اُن تمام کو تنخواہیں مل جائیں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد بشارت راجہ! آپ ensure کر دیں۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور / امداد باہمی: (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں نوٹیفکیشن کی کاپی آپ کو بھی فراہم کر دیتا ہوں۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میاں شفیع محمد!

تحریک

مسودہ قانون (ترمیم) مفت اور لازمی تعلیم 2020 متعارف کرانے کی اجازت

MIAN SHAFI MUHAMMAD: Mr Speaker! I move:

> "That leave be granted to introduce the Punjab Free and Compulsory Education (Amendment) Bill 2020."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That leave be granted to introduce the Punjab Free and Compulsory Education (Amendment) Bill 2020."

(The motion was carried and leave was granted.)

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

مسودہ قانون (ترمیم) مفت اور لازمی تعلیم 2020

MR DEPUTY SPEAKER: The mover may introduce the Punjab Free and Compulsory Education (Amendment) Bill 2020.

MIAN SHAFI MUHAMMAD: Mr Speaker! I introduce the Punjab Free and Compulsory Education (Amendment) Bill 2020.

MR DEPUTY SPEAKER: The Punjab Free and Compulsory Education (Amendment) Bill 2020 has been introduced and is referred to the Standing Committee on School Education with the direction to submit its report within two month.

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب مفاد عامہ سے متعلق قرار داد لیتے ہیں پہلی قرار داد جناب محمد صفدر شاکر کی طرف سے ہے۔جی، جناب محمد صفدر شاکر اپنی قرار داد پیش کریں۔

حلقہ پی پی۔104 اڈا مرید والا سے ماموں کانجن اور ظفر چوک سے فیصل آباد کی سڑکوں کو دوبارہ تعمیر کرنے کا مطالبہ

جناب محمد صفدر شاکر: جناب سپیکر! شکریہ۔میں یہ قرار داد پیش کرتا ہوں کہ:۔

"اس ایوان کی رائے ہے کہ حلقہ پی پی۔104 ضلع فیصل آباد کی دو اہم سڑکوں اڈا مرید والہ سے منڈی ماموں کانجن اور ظفر چوک سے حدود ضلع فیصل آباد پر علاقہ کے عوام کا دوسرے شہروں کو آنے جانے کا انحصار ہے۔ ان دونوں سڑکوں کی حالت انتہائی ناگفتہ بہ ہے جس کی وجہ سے نہ صرف عوام کو آنے جانے میں مشکلات درپیش ہیں بلکہ آئے دن ڈکیتی، راہزنی کی وارداتیں ہوتی ہیں لہٰذا استدعا ہے کہ ان دونوں سڑکوں کی دوبارہ فوری تعمیر شروع کی جائے۔"

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین میاں شفیع محمد کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: یہ قرار داد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ حلقہ پی پی۔104 ضلع فیصل آباد کی دو اہم سڑکوں اڈا مرید والہ سے منڈی ماموں کانجن اور ظفر چوک سے حدود ضلع فیصل آباد پر علاقہ کے عوام کا دوسرے شہروں کو آنے جانے کا انحصار ہے۔ ان دونوں سڑکوں کی حالت انتہائی ناگفتہ بہ ہے جس کی وجہ سے نہ صرف عوام کو آنے جانے میں مشکلات درپیش ہیں بلکہ آئے دن ڈکیتی، راہزنی کی وارداتیں ہوتی ہیں لہٰذا استدعا ہے کہ ان دونوں سڑکوں کی دوبارہ فوری تعمیر شروع کی جائے۔"

جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! I oppose it

جناب چیئرمین: جی، محرک اپنی قرارداد کے حق میں بات کرنا چاہتے ہیں؟

جناب محمد صفدر شاکر: جناب سپیکر! یہ جو دونوں سڑکیں ہیں، یہ انتہائی اہمیت کی حامل ہیں اس علاقے کے زمینداروں کو گنا لے جانے کے لئے یہ دونوں سڑکیں استعمال کرنی پڑتی ہیں۔ ماموں کانجن شہر جس کے اندر محکمہ فوڈ کے گودام ہیں جو ضلع میں سب سے بڑے گودام ہیں اُن کی ساری گندم ان سڑکوں سے جاتی ہے اور اس کے علاوہ فیصل آباد سے بورے والا، وہاڑی، کمالیہ، چیچہ وطنی جتنی بھی ٹریفک ہے وہ ان سڑکوں سے جاتی ہے۔

جناب سپیکر! یہ میرا ذاتی مسئلہ نہیں ہے یہ علاقہ کی عوام کا مسئلہ ہے یہ سڑکیں صحیح ہوں گی تو زمینداروں کو فائدہ ہو گا، ٹرانسپورٹ کو فائدہ ہو گا۔ ہمارے بھائی منسٹر صاحب بیٹھے ہیں آپ ان سے پوچھ لیں ان دونوں سڑکوں کی حالت انتہائی ناگفتہ بہ ہے، راہزنی کی وارداتیں ہوتی ہیں، ڈکیتی کی وارداتیں ہوتی ہیں۔ میں جو مسئلہ پیش کر رہا ہوں یہ عوام کا مسئلہ ہے اس ایوان میں جو ایم پی اے خواہ وہ حکومت سے تعلق رکھتا ہو خواہ اپوزیشن سے ہو وہ وہی مسئلہ پیش کرتا ہے جو علاقہ کی ضرورت ہو تو میں یہ سوچ بھی نہیں سکتا کہ میرے پیارے بھائی منسٹر جناب آصف نکئی صاحب اس کی مخالفت کریں گے اُن کو تو یہ کہنا چاہئے کہ سڑکیں بننی چاہیں۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! میں عرض کر رہا ہوں ان کی سڑک اڈا مرید والا سے منڈی ماموں کانجن کا 16-12-2020 کو ٹینڈر ہو چکا ہے انشاءاللہ 5 سے 10 دن میں وہاں کام شروع ہو جائے گا۔ دوسری سڑک کو بھی secondly take up کر لیں گے ان کی ایک سڑک کا کام ہو گیا ہے۔

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ حلقہ پی پی۔104 ضلع فیصل آباد کی دو اہم سڑکوں اڈا مرید والہ سے منڈی ماموں کانجن اور ظفر چوک سے حدود ضلع فیصل آباد پر علاقہ کے عوام کا دوسرے شہروں کو آنے جانے کا انحصار ہے۔ ان دونوں سڑکوں کی حالت انتہائی ناگفتہ بہ ہے جس کی وجہ سے نہ صرف عوام کو آنے جانے میں مشکلات درپیش ہیں بلکہ آئے دن ڈکیتی، راہزنی کی وارداتیں ہوتی ہیں لہٰذا استدعا ہے کہ ان دونوں سڑکوں کی دوبارہ فوری تعمیر شروع کی جائے۔"

(قرارداد نامنظور ہوئی)

جناب چیئرمین: دوسری قرارداد محترمہ عظمیٰ کاردار کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: بہت شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"صوبہ میں حاملہ خواتین کے لئے Priority پر صحت انصاف کارڈ کا اجراء کیا جائے تاکہ ابتداء سے ہی ماں بچہ کی صحت کا تحفظ کیا جاسکے۔"

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں چونکہ محترمہ کی قرارداد کو oppose نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن میں پوائنٹ آف آرڈر پر ایک چھوٹی سی وضاحت کر دینا چاہتا ہوں کہ صحت انصاف کارڈ کے متعلق گورنمنٹ آف پنجاب نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ صوبے کی تمام آبادی جو کہ صحت کارڈ کے لئے qualify کرتی ہے اس کو صحت کارڈز جاری کئے جائیں گے irrespective of the side جیسا کہ محترمہ فرما رہی ہیں لہٰذا پوری آبادی کو صحت انصاف کارڈ جاری کئے جا رہے ہیں اور یہ جو فرما رہی ہیں کہ صحت انصاف کارڈ ان خواتین کو جو کہ حاملہ ہیں ان کو جاری کئے جائیں۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ جب پورے صوبے کی آبادی کو یہ کاڈرز جاری کئے جارہے ہیں تو وہ خواتین بھی automatically اس میں شامل ہو جائیں گی لہٰذا میں صرف اس چیز کی وضاحت کرنا چاہتا تھا۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! جی، ٹھیک ہے میں اپنی قرارداد withdraw کرتی ہوں۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی، محترمہ عظمیٰ کاردار اپنی قرارداد کو withdraw کرتی ہیں لہٰذا ان کی قرارداد کو dispose of کیا جاتا ہے۔ تیسری قرارداد محترمہ مہوش سلطانہ کی ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

تحصیل چوآسیدن شاہ کو دوسری تحصیلوں سے ملانے والی تمام سڑکوں کو مرمت کرنے کا مطالبہ

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"تحصیل چوآسیدن شاہ کو دوسری تحصیلوں سے ملانے والی تمام سڑکوں کو مرمت کیا جائے اور ڈبل کیا جائے، ان میں چوآسیدن شاہ سے کلر کہار روڈ، چوآسیدن شاہ سے چکوال روڈ شامل ہیں، اس کے علاوہ خصوصی طور پر چوآسیدن شاہ سے تحصیل پنڈ دادن خان روڈ کو ڈبل کیا جائے اور سڈھانڈی گاؤں سے ضلع جہلم کو connect کرنے والی روڈ کو مرمت کیا جائے۔ یہ تمام دشوار گزار پہاڑی راستے ہیں، یہاں آئے روز ایکسیڈنٹ ہوتے ہیں اور یہاں سیاحوں کی بھی بڑی تعداد آتی ہے لہٰذا ان تمام roads کو فی الفور ڈبل روڈ اور مرمت کیا جائے۔"

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"تحصیل چوآسیدن شاہ کو دوسری تحصیلوں سے ملانے والی تمام سڑکوں کو مرمت کیا جائے اور ڈبل کیا جائے، ان میں چوآسیدن شاہ سے کلر کہار روڈ، چوآسیدن شاہ سے چکوال روڈ شامل ہیں، اس کے علاوہ خصوصی طور پر

چو آسیدن شاہ سے تحصیل پنڈ دادن خاں روڈ کو ڈبل کیا جائے اور سڈھانڈی گاؤں سے ضلع جہلم کو connect کرنے والی روڈ کو مرمت کیا جائے۔ یہ تمام دشوار گزار پہاڑی راستے ہیں، یہاں آئے روز ایکسیڈنٹ ہوتے ہیں اور یہاں سیاحوں کی بھی بڑی تعداد آتی ہے لہذا ان تمام roads کو فی الفور ڈبل روڈ اور مرمت کیا جائے۔"

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب چیئرمین! .I oppose it

جناب چیئرمین: محترمہ! منسٹر صاحب نے اس قرارداد کو oppose کر دیا ہے اگر آپ اس قرارداد کے حق میں کوئی بات کرنا چاہتی ہیں تو کر لیں۔

محترمہ مہوش سلطانہ: شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں صرف یہاں پر منسٹر صاحب کو یہ explain کرنا چاہوں گی کہ ابھی تھوڑی دیر پہلے زیرو آر میں ، میں نے almost same issue ہی discuss کیا جس کے جواب میں انہوں نے agree کیا کہ وہ ان سڑکوں کو مرمت اور ڈبل بھی کریں گے لیکن اب قرارداد کو یہ oppose کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی یہی بات کی تھی کہ یہ سڑکیں تحصیل کو تحصیل اور ضلع چکوال کو ضلع جہلم سے connect کرتی ہیں اور یہ پہاڑی دشوار گزار راستے ہیں اور یہاں سے ہیوی ٹریفک گزرتی ہے اور اس کے علاوہ یہ coal mining area ہونے کی وجہ سے یہاں سے سارا coal transport ہوتا ہے، سیمنٹ بھی transport ہوتا ہے اور اس کے علاوہ عام شہریوں کو بھی بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ Specially جو کھیوڑہ اور چو آسیدن شاہ روڈ کی حالت ٹھیک نہ ہونے کی وجہ سے وہاں پر اکثر ڈکیتی کی واردات ہوتی ہے لہذا منسٹر صاحب اپنی ہی پہلے والی statement کو contradict کر رہے ہیں ابھی تھوڑی دیر پہلے انہوں نے کہا کہ وہ اس چیز کو consider کریں گے اور بنائیں گے لیکن اب وہ اسی چیز کو oppose کر رہے ہیں تو I would request him کہ وہ اس بات کو تھوڑا explain کر دیں کہ Why he is opposing now?

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب چیئرمین! میرے خیال میں محترمہ کو سننے میں غلطی لگی ہے کیونکہ میں نے عرض کیا تھا کہ dualization تو ممکن نہیں ہے لیکن repairing کے لئے اور باقی کاموں کے لئے کہہ دیا ہوا ہے وہ کام ان کا انشاءاللہ ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"تحصیل چوآسیدن شاہ کو دوسری تحصیلوں سے ملانے والی تمام سڑکوں کو مرمت کیا جائے اور ڈبل کیا جائے، ان میں چوآسیدن شاہ سے کلر کہار روڈ، چوآسیدن شاہ سے چکوال روڈ شامل ہیں، اس کے علاوہ خصوصی طور پر چوآسیدن شاہ سے تحصیل پنڈ دادن خان روڈ کو ڈبل کیا جائے اور سڈھانڈی گاؤں سے ضلع جہلم کو connect کرنے والی روڈ کو مرمت کیا جائے۔ یہ تمام دشوار گزار پہاڑی راستے ہیں، یہاں آئے روز ایکسیڈنٹ ہوتے ہیں اور یہاں سیاحوں کی بھی بڑی تعداد آتی ہے لہذا ان تمام roads کو فی الفور ڈبل روڈ اور مرمت کیا جائے۔"

(قرارداد نامنظور ہوئی)

جناب چیئرمین: چوتھی قرارداد جناب محمد طاہر پرویز کی ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

صوبہ بھر سے لڑکیوں کا سکولوں سے
ڈراپ آؤٹ کو روکنے کے لئے خاطر خواہ اقدامات کرنے کا مطالبہ

جناب محمد طاہر پرویز: شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ صوبہ پنجاب میں بچیوں کا پرائمری سے سیکنڈری کلاس میں ڈراپ آؤٹ سالانہ 15 لاکھ ہے اور اس ڈراپ آؤٹ کی بڑی وجہ لڑکیوں کی ہائی سکولوں تک رسائی نہ ہونا ہے۔ لڑکیوں کے سکولوں کی تعداد کا کم ہونا بھی ایک وجہ ہے لہذا یہ ایوان حکومت پنجاب سے

مطالبہ کرتا ہے کہ وہ صوبہ بھر میں خصوصاً جنوبی پنجاب میں لڑکیوں کا سکولوں سے ڈراپ آؤٹ کو روکنے کے لئے خاطر خواہ اقدامات کرے۔"

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ صوبہ پنجاب میں بچیوں کا پرائمری سے سیکنڈری کلاس میں ڈراپ آؤٹ سالانہ 15لاکھ ہے اور اس ڈراپ آؤٹ کی بڑی وجہ لڑکیوں کی ہائی سکولوں تک رسائی نہ ہونا ہے۔ لڑکیوں کے سکولوں کی تعداد کا کم ہونا بھی ایک وجہ ہے لہٰذا یہ ایوان حکومت پنجاب سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ صوبہ بھر میں خصوصاً جنوبی پنجاب میں لڑکیوں کا سکولوں سے ڈراپ آؤٹ کو روکنے کے لئے خاطر خواہ اقدامات کرے۔"

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! I oppose it.

جناب چیئرمین: جناب محمد طاہر پرویز !منسٹر صاحب نے اس قرارداد کو oppose کر دیا ہے اگر آپ اس قرارداد کے حق میں کوئی بات کرنا چاہتے ہیں تو کر لیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میں اس ہاؤس کو اور خصوصی طور پر منسٹر صاحب کو بھی یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میں نے اپنی قرارداد میں جنوبی پنجاب کا تو ذکر کیا ہی ہے لیکن جو ہمارے دور دراز علاقے یا جو ہمارے دوسرے اضلاع ہیں ان میں بھی میں بچیاں جب مڈل کلاس پاس کرتی ہیں تو وہ بچیاں بھی صرف اپنے گھروں تک محدود ہو کر رہ جاتی ہیں اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ نہ تو ان کے قصبوں میں سکول ہوتے ہیں جن کو ہم ہائی سکول بولتے ہیں اور نہ ہی ان کے لئے کوئی conveyance کا انتظام ہوتا ہے اور اس کے علاوہ یہ وجہ بھی ہوتی ہے کہ ہمارے پنجاب میں ایک کلچر یہ بھی ہے کہ ہم کہتے ہیں کہ مڈل کلاس تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد بچی کی شادی کر دی جائے کیونکہ ان کے خیال میں اتنی ہی تعلیم کافی ہے لہٰذا منسٹر صاحب نے جو اس قرارداد کو oppose کیا ہے تو میرے خیال میں اس قرارداد میں کوئی بھی ایسا پوائنٹ نہیں ہے کہ اس کو oppose کیا جاتا لیکن مجھے بہت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ انہوں نے اس قرارداد کو oppose کر دیا ہے۔ آپ دیکھیں کہ یہ تحقیق کسی ایک ادارے نے نہیں کی بلکہ یہ گورنمنٹ آف پنجاب

کے زیر سایہ تین سے چار مختلف سروے ہوئے ہیں ان سے یہ ثابت ہوا ہے کہ 15 لاکھ کے قریب بچیاں سکولوں سے باہر ہیں تو مہربانی کریں اس قرارداد کو سپورٹ کرتے ہوئے جو بھی پالیسی ہاؤس میں پیش کرنا چاہتے ہیں تو ہاؤس میں پیش کر دیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! اگر آپ کہتے ہیں تو میں پچھلے دس سالوں کے نمبر ز ان کو دے سکتا ہوں لیکن میں سوچ رہا ہوں کہ ان کو نمبر ز دے دوں یا رہنے دوں میرے خیال میں نمبر ز دینے کی صورت میں پھر لڑائی شروع ہو جائے گی مگر میں ان کو صرف اتنا بتادوں کہ ہم نے کیا کیا ہے تو میرے خیال میں یہ بتانا زیادہ ضروری ہو گا بجائے اس کے کہ میں پچھلی نالائقیوں پر بات کروں۔ ہم نے from middle to higher secondary ٹوٹل 1227 سکولز اپ گریڈ کئے ہیں۔ ہم نے ان سکولز پر ایک ایکسٹرا روپیہ بھی خرچ نہیں کیا کیونکہ یہ وہ سکولز تھے جن میں کمرے بن رہے تھے یا بن چکے تھے۔ اگر ہم actuality میں جاتے تو یہ تمام چیزیں بنانے میں ہمارے تقریباً 16۔ارب روپے خرچ ہونے تھے لیکن ہم نے اس پر ایک روپیہ خرچ نہیں کیا۔ ہم نے اس پر چھ ماہ کی exercise کی اور اس پر محنت کی کیونکہ یہاں پر کوئی محنت کرنا نہیں چاہتا تھا لیکن اگر بیٹھ کر سارا کام کیا جاتا اور detail میں لوگوں کو بھیجا جاتا تو یہ کام ہو سکتے تھے خیر ہم نے ایک ایک سکول کے ایک ایک کمرے کا پتا کروایا اور اس طرح ہم نے 1227 سکولز اپ گریڈ کئے، جس میں سے 45 فیصد جنوبی پنجاب کے سکولز ہیں۔

جناب سپیکر! سب سے بڑا dropout rate یہ ہے کہ سکولز قریب قریب نہیں ہیں کیونکہ اگر کہیں پر پرائمری سکول ہے تو وہاں پر ایلیمنٹری سکول نہیں ہے اور اگر کہیں پر ایلیمنٹری سکول ہے تو وہاں پر ہائر سیکنڈری سکول نہیں ہے پھر اگر میں پچھلی حکومت کی بات کروں گا تو پھر وہ کہیں گے کہ میں تنقید بہت زیادہ کرتا ہوں مگر جب سکول بنائے ہی نہیں گئے تو وہاں پر آپ کیا کر سکتے ہیں؟

جناب سپیکر! اور یہ ہمیں کہتے ہیں کہ ہم دو سال میں ہر چیز ٹھیک کر دیں۔ ہم نے Insaf afternoon schools شروع کئے ہیں۔ جو پرائمری سکول تھا اسی کی بلڈنگ کو ہم نے دوپہر کو ایلیمنٹری سکول بنا دیا جو ٹیچر صبح پڑھا رہا تھا اسی نے وہاں پڑھانا شروع کر دیا۔

جناب سپیکر! بجائے کہ وہ جا کر ٹیوشن پڑھائے ہم نے کہا کہ ہم honorarium اٹھارہ ہزار روپے دیں گے چونکہ وہ مڈل سکول کے بچوں کو پڑھانے کے لئے qualified تھا۔ جہاں مڈل سکول تھے لیکن سیکنڈری سکول نہیں تھے ہم نے ان مڈل سکولوں کو سیکنڈری میں convert کیا اور انہی بلڈنگز کو استعمال کرتے ہوئے after noon schools کے اندر اپ گریڈ کر دیا۔

جناب سپیکر! میں اپنے فاضل ممبر کو بتا دوں کہ ہم نے یہ ٹوٹل 576 سکول کھولے جن میں سے 236 سکول جنوبی پنجاب میں تھے۔ آپ دونوں ratios میں دیکھیں کہ ہم almost پچاس فیصد پر ہیں جو کام جنوبی پنجاب میں ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر! اب انشاء اللہ تعالیٰ next school term کے اندر 700 سے زیادہ afternoon schools کھولنے جا رہے ہیں۔ دیکھیں! بلڈنگز بناتے ہوئے اور سب کچھ کرتے ہوئے بہت ٹائم لگتا ہے ہم نے سوچا کہ بچوں کو واپس سکول میں لانے کے لئے یہ سب سے quick remedy ہو گی۔ آپ سوچیں کہ جب ہم نے afternoon schools شروع کئے تو 20 ہزار سے زیادہ بچے within first three to five months سکول واپس آ گئے جو کہ سکول نہیں جا سکتے تھے اس لئے اب ہم incoming school year میں 700 سے زیادہ سکول کھولنے جا رہے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

ملک واصف مظہر: جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ کوئی بات کرنا چاہتے ہیں؟

ملک واصف مظہر: جی۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

ملک واصف مظہر: جناب چیئرمین! ابھی وزیر سکول بہت خوبصورت باتیں فرما رہے تھے، ماشاء اللہ منسٹر صاحب جتنے اچھے figures دے رہے تھے ان سے میں تو بہت متاثر ہوا ہوں اور خاص طور پر انہوں نے جنوبی پنجاب کی باتیں کی ہیں۔ اگر مجھے حقیقت پتا نہ ہوتی تو میں بھی تالیاں بجانے پر بہت خوشی محسوس کرتا۔ ماشاء اللہ ہماری حکومت کو معرض وجود میں آئے اڑھائی سال ہو گئے ہیں میرے حلقے میں تو کوئی نیا سکول نہیں بنا۔ پچھلے دور میں میرے والد صاحب ایم پی اے تھے

انہوں نے تین نئے سکول بنوائے تھے جن کے میں نام گنوا سکتا ہوں لیکن بد قسمتی سے آج تک ان کی SNE کی منظوری نہیں ہوئی اور وہ سکول ابھی تک بند پڑے ہیں اور چالو نہیں ہو سکے۔ اب اگر کہیں تو میں منسٹر صاحب کے لئے تالیاں بجا دیتا ہوں۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"تحقیق سے ثابت ہے کہ صوبہ پنجاب میں بچیوں کا پرائمری سے سیکنڈری کلاس میں ڈراپ آؤٹ سالانہ 15 لاکھ ہے اور اس ڈراپ آؤٹ کی بڑی وجہ لڑکیوں کی ہائی سکولوں تک رسائی کا نہ ہونا ہے۔ لڑکیوں کے سکولوں کی تعداد کا کم ہونا بھی ایک وجہ ہے لہٰذا یہ ایوان حکومت پنجاب سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ صوبہ بھر میں خصوصاً جنوبی پنجاب میں لڑکیوں کا سکولوں سے ڈراپ آؤٹ کو روکنے کے لئے خاطر خواہ اقدامات کرے۔"

(قرارداد نامنظور ہوئی)

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! یہ تحریک انصاف کا انصاف ہے، یہ تحریک انصاف کا اصل چہرہ ہے۔

جناب چیئرمین: پانچویں قرارداد محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی ہے۔ جی، محترمہ!

مسودہ قانون مفت اور لازمی تعلیم 2020
پر عملدرآمد کے لئے رولز آف بزنس بنانے کا مطالبہ

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ مفت اور لازمی تعلیم بنیادی حقوق میں شامل ہے۔ آئین کے آرٹیکل 25A کے مطابق ریاست پر لازم ہے کہ وہ 5 سے 16 سال کی عمر کے تمام بچوں کے لئے مفت اور لازمی تعلیم کی فراہمی کو یقینی بنائے۔ اس آرٹیکل کے تحت اس ایوان نے 2014 میں مفت اور لازمی تعلیم کا قانون منظور کیا لیکن اس قانون کے رولز آف بزنس ابھی تک نہیں بنائے گئے لہٰذا یہ ایوان حکومت پنجاب سے مطالبہ کرتا ہے کہ صوبہ بھر کے

بچوں کی تعلیم کو یقینی بنانے اور اس قانون پر مؤثر عملدرآمد کے لئے اس کے رولز آف بزنس بنائے جائیں۔"

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ مفت اور لازمی تعلیم بنیادی حقوق میں شامل ہے۔ آئین کے آرٹیکل 25A کے مطابق ریاست پر لازم ہے کہ وہ 5 سے 16 سال کی عمر کے تمام بچوں کے لئے مفت اور لازمی تعلیم کی فراہمی کو یقینی بنائے۔ اس آرٹیکل کے تحت اس ایوان نے 2014 میں مفت اور لازمی تعلیم کا قانون منظور کیا لیکن اس قانون کے رولز آف بزنس ابھی تک نہیں بنائے گئے لہٰذا یہ ایوان حکومت پنجاب سے مطالبہ کرتا ہے کہ صوبہ بھر کے بچوں کی تعلیم کو یقینی بنانے اور اس قانون پر مؤثر عملدرآمد کے لئے اس کے رولز آف بزنس بنائے جائیں۔"

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! میں محترمہ سے التماس کرتا ہوں کہ چونکہ یہ معاملہ پہلے ہی کمیٹی کو جا چکا ہے لہٰذا اسے withdraw کر لیں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جی، ٹھیک ہے۔

جناب واثق قیوم عباسی: جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب واثق قیوم عباسی: جناب چیئرمین! کفر ٹوٹا خدا خدا کر کے اور اس میں بھی جناب منسٹر نے قیمتی رائے یہ پیش کی کہ اس قرارداد کو بھی withdraw کر لیا جائے۔جب تک ہم لوگ تاریخ کے اوراق پر روشنی نہیں ڈالیں گے اور جب تک ہم اس بات کو understand نہیں کریں گے کہ چند معاملات سیاست سے بہت بالاتر ہیں، چند issues کسی گھر سے منسلک نہیں ہیں، کسی سوسائٹی سے منسلک نہیں ہیں بلکہ ایجوکیشن جیسے important matters جو قوموں کے عروج و زوال کو define کرتے ہوں یہ سیاست سے ہمیشہ بالا طاق رکھے گئے ہیں۔ Napoleon Bonaparte نے کیا کہا؟ اس نے کہا کہ عظیم قوم بننا ہے تو اس کے تین prerequisites ہیں

اس نے کہا کہ آپ اس قوم کا اخبار اچھا کریں اور اس میں سب سے important factor یہ کہا کہ مجھے پڑھی لکھی اچھی مائیں دو تو میں عظیم قوم بناؤں گا۔ یہ مائیں کہاں سے بنیں گی ؟ آئین کا آرٹیکل 25A جس کا حوالہ دیا جا رہا ہے۔ It's responsibility of a State to provide free and compulsory education در حقیقت دیہاتوں کے اندر ہماری بچیوں کو ایجوکیشن میں اتنا support نہیں کیا جاتا جب یہ compulsory ہو جائے گا تو ہماری ہر بچی سکول جائے گی اور ہماری ہر بچی کل کو آنے والی ایک پڑھی لکھی ماں بنے گی۔

جناب سپیکر! مجھے اس بات کا بڑا دکھ ہے کہ اگر 2014 میں یہ قانون بنا تھا اور آج بھی ہم اس پر گفتگو کر رہے ہیں کہ اسے pending کر دیں، اسے دوبارہ لے کر آئیں یا SED اسے present کرنے جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ اگر پرانے نورے تھے تو ابھی بھی دو اڑھائی سالوں میں اس پر کوئی remarkable achievement نہیں ہے۔ ہم بھی facts share کرتے ہیں، ہم بھی facts share کریں گے، out of school children کے حوالے سے سب سے important یہ ہے کہ پہلے بچہ سکول میں آئے گا۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ quality of education ہو۔ اگر quality of education نہیں ہے تو بچہ سکول میں اپنا وقت برباد کرے گا اور تعلیم جو اسے سنوارنا چاہتی ہے، اسے ایک انسان بنانا چاہتی ہے وہ اپنی قوم کے لئے، اپنی سوسائٹی اور اپنے گھر کے لئے fruitful نہیں بن سکتا لہٰذا out of school component کے لئے کیا ہوا؟ ان کے اپنے سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی ویب سائٹ سے ڈیٹا اُٹھا کر دیکھ لیں کہ ایک کروڑ 17 لاکھ سے ایک کروڑ، 14 لاکھ پر بچے آ گئے ہیں یعنی یہ پانچ لاکھ بچہ سکول میں آیا ہے یا باہر گیا ہے ؟

جناب سپیکر! بد قسمتی سے یہ بچے سکول سے باہر گئے ہیں۔ اگر آج ہم اس بات کا تعین نہیں کریں گے کہ ہم کہاں کھڑے ہیں تو یہ نہیں جان سکتے کہ ہم کہاں جائیں گے ؟ یہ سب سے important بات ہے۔ اگر آپ انٹرنیشنل آرگنائزیشنز کا ڈیٹا لیں جو ایجوکیشن کے ڈیپارٹمنٹ بالخصوص DEFIT,UNICEF صرف پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے اندر سالانہ 2۔ ارب روپے دیا کرتے تھے اور ایجوکیشن سیکٹر کو support کیا کرتے تھے۔ It was not a

loan، چونکہ گورنمنٹ پانچ سال کے لئے ہوتی ہے اس لئے یہاں سے 10-ارب روپے آتا تھا لیکن اب نہیں آتا اور اب ہمارے پاس یہ supporting element نہیں رہا۔ ایجوکیشن میں PEIMA ہے، PEF ہے ان کی رپورٹس منگوا کر دیکھ لیجئے تو آپ کو پورا اندازہ ہو جائے گا کہ ہم لوگ out of school children پر کہاں stand کر رہے ہیں؟ یہ تعداد بڑھ گئی ہے یا کم ہوئی ہے؟ اور second most important quality ہے اگر out of school بچہ سکول آئے تو پھر ایجوکیشن کی quality بھی تو بہتر کرنی ہے، اگر جوتا لینا ہے، کپڑا لینا ہے تو ان کے لئے brand ہے تو جب ایجوکیشن کی باری آئے تو اس کا بھی خیال رکھنا چاہئے۔ ابھی منسٹر صاحب نے خود فرمایا ہے کہ 1200 سے زیادہ سکولوں کو under sufficient building upgrade کیا گیا ہے یعنی جو استاد پانچویں کے بچے کو پڑھا رہا تھا جس پر والدین کو اعتماد نہیں تھا کہ یہ اچھا نہیں پڑھا رہا اس لئے میں اپنے بچے کو پرائیویٹ سکول میں بھیجوں۔ آپ رپورٹ اُٹھا کر دیکھ لیں کہ کتنے زیادہ پرائیویٹ سکول بڑھے ہیں۔

جناب سپیکر! اب آپ نے اسی سے کہا کہ یہ آٹھویں کے بچے کو بھی پڑھائے گا یہ quality of education ہے؟ اسی کو آپ نے کہا کہ اب یہ آٹھویں بھی اسی بچے کو پڑھائے گا۔ بھئی! یہ ان کی quality of education ہے۔ آپ مزید دیکھیں۔ یہ تو صرف ایک پہلو ہے۔ ظاہر ہے کہ گفتگو ہوئی تو میں نے بھی بات کر دی ہے۔ یہ ان کی اپ گریڈیشن تھی۔ آپ ان کی rationalization اُٹھا کر دیکھ لیں۔ انہوں نے خود ہی رولز بنائے ہیں کہ پندرہ کلومیٹر کی حدود کے اندر یعنی پندرہ کلومیٹر کے radius کے مطابق ہم ٹیچرز کی rationalization کریں گے۔ لوگوں نے اس کے خلاف ہائی کورٹ میں کیس کئے، محکمہ کے سیکرٹری پانچ مرتبہ ہائی کورٹ میں پیش ہوئے، ان کی سرزنش ہوئی اور عدالت نے کہا کہ آپ اپنے ہی بنائے ہوئے اصولوں کے خلاف کیسے کام کر سکتے ہیں؟ اس طرح انہیں سارے کیس واپس لینے پڑے۔ یہ ان کی rationalization ہے۔

جناب چیئرمین: جناب واثق قیوم عباسی! Wind up کر لیں۔

جناب واثق قیوم عباسی: جناب سپیکر! بہتر ہے۔ میں آخری بات کرنے لگا ہوں۔ AEOs کا واقعہ ہوا یعنی انہوں نے احتجاج کیا۔ بھئی! یہ محکمہ ایجوکیشن کے لوگ ہیں۔ آدھے گھنٹے سے زیادہ وقت نہیں لگا۔ وزیر قانون نے انہیں سمجھایا اور وہ چُپ کر کے گھر جا کر بیٹھ گئے۔ چار دن تک وہ دھرنا دیتے رہے اور بنی گالہ جا کر شور مچاتے رہے لیکن ان کی کوئی شنوائی نہیں ہو سکی۔ یہ صرف محکمہ اور متعلقہ وزیر کی arrogance تھی۔ "انوکھا لاڈلا کھیلن کو مانگے چاند" انہوں نے پورے محکمہ تعلیم کا جنازہ نکال دیا ہے اور آج کہہ رہے ہیں کہ ہم آگے بڑھنا چاہتے ہیں۔

جناب چیئرمین! جب تک ہم شعبہ ایجوکیشن میں ضدی پن کے ساتھ چلیں گے تو اس میں بہتری آ سکے گی اور نہ ہی ہم اپنی قوم کے لئے معیاری سکولز بنا سکیں گے۔ اگر ہم نے اپنا احتساب کرنا ہے تو چلیں مجھ سے اور منسٹر سکولز ایجوکیشن سے شروع کریں۔ کیا ہمارے بچے سرکاری سکولوں میں پڑھتے ہیں؟ منسٹر صاحب یہاں ایوان میں اُٹھ کر اس کا جواب دیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! ہمارے جونئے ممبر ابھی بات کر رہے تھے ان کو یہ علم نہیں ہے کہ حکومتی بنچوں پر بیٹھ کر گورنمنٹ کے خلاف یہاں کھڑے ہو کر بات کی جاتی اور نہ ہی قرارداد دی جاتی۔ بہر حال کیا کریں یہ بے چارے ابھی۔۔۔

جناب واثق قیوم عباسی: جناب چیئرمین! میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب سے کہوں گا کہ وہ مجھے direct مخاطب کر کے بات نہ کریں ورنہ میں اس کا جواب دوں گا۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): واثق قیوم عباسی! جب آپ بات کر رہے تھے تو میں نے کوئی مداخلت نہیں کی لہٰذا اب آپ بھی چُپ کر کے بیٹھیں۔ معزز ممبر کی بات سُن کر مجھے بڑا افسوس ہوا ہے۔ مجھے پتا ہے کہ کچھ عرصہ قبل ہی میں نے ان کو The Punjab Educational Endowment Fund (PEEF) کی Chairmanship سے ہٹایا تھا اسی لئے انہوں نے آج اپنا سارا غصہ یہاں پر نکال دیا ہے۔ جب آپ کسی کو ایک اہم پوزیشن یا عہدہ سے ہٹاتے ہیں تو ایسا ہوتا ہے۔ بہر حال انہوں نے اب اپنا غصہ نکال لیا ہے اور میں انہیں appreciate کرتا ہوں کہ بڑی اچھی بات ہے۔

جناب چیئرمین! اسلام آباد میں جو دھرنا ہو رہا تھا میں اس بارے میں بھی بتا دیتا ہوں۔ وہ چاہتے ہیں کہ BPSC کا امتحان نہ دیں اور اس مرحلے سے نہ گزریں۔ انہیں اس مرحلہ سے لازماً گزرنا پڑے گا کیونکہ یہی قانون ہے۔ میں کسی کو قانون نہیں توڑنے دوں گا چاہے جو مرضی ہو جائے۔ میں کسی کے pressure میں نہیں آؤں گا۔ جب یہ دھرنا ہو رہا تھا تو میں وزیر اعظم کے ساتھ directly رابطے میں تھا۔ اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ وہ اسلام آباد میں دس دن تک بیٹھے رہیں گے اور ہم ان کے دباؤ میں آکر قانون تبدیل کر دیں گے تو ایسا کبھی نہیں ہو گا۔ اس طرح تو کوئی بھی اُٹھ کر اسلام آباد میں دھرنا دے دے گا تو کیا ہم قانون بدل دیں گے؟ ایسا بالکل نہیں ہو سکتا۔ سکولوں میں بچوں کی تعداد کم کیسے ہوئی ہے؟ میں اس کی وضاحت کر دیتا ہوں تاکہ سب کے سامنے ایک clarity آ جائے۔

جناب چیئرمین! ہمارے ہاں PEEF کا ایک سسٹم رائج ہے اور کچھ عرصہ پہلے تک اس کے سربراہ ہمارے یہی معزز ممبر واثق قیوم عباسی تھے مگر unfortunately ہمیں اس میں تبدیلی لانا پڑی۔ ہم نے صرف PEEF کے بچوں کے لئے نہیں بلکہ پنجاب کے تمام سکولوں میں داخل ہر بچے کے لئے "ب" فارم لازمی کر دیا ہے۔

جناب چیئرمین! پچھلے دو تین ہفتوں کے اندر ہم اس پورے سسٹم کو revamp کر رہے ہیں تاکہ ہمیں exactly علم ہو سکے کہ آیا یہاں پر doubling ہوئی ہے یا نہیں؟ بہت سی جگہوں پر doubling ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! کتنے افسوس کی بات ہے کہ آج 2020 کے end پر بھی ہم یہ نہیں بتا سکتے کہ کتنے بچے سکولوں میں ہیں، کتنے بچے سکولوں سے باہر ہیں اور کہاں doubling ہوئی ہے؟ یہ اس لئے ہے کہ ہمارے ہاں ابھی تک مکمل طور پر ٹیکنالوجی کا استعمال نہیں کیا گیا۔ چنانچہ ہم نے تمام سکولوں کو 31۔ جنوری 2021 کی deadline دی ہوئی ہے کہ والدین اپنے اپنے بچوں کے "ب" فارم جمع کروا دیں۔ اس حوالے سے ایک پوری مہم چل رہی ہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ فروری تک ہمیں clarity ہو جائے گی کہ کتنے بچے سکولوں میں داخل ہیں اور کتنے نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کو ایک مثال دے کر بتاتا ہوں کہ ہمیں فائدہ کیا ہو گا۔ ہمیشہ سے claim کیا گیا کہ PEEF کے اندر 26 یا 27 لاکھ بچے ہیں۔ اس "ب" فارم کی شرط کی وجہ سے آج ان بچوں کی تعداد کم ہو کر 21 یا 22 لاکھ ہو گئی ہے۔ اب ہمیں بچوں کی actual تعداد کا علم ہوا ہے۔ جب doubling ختم ہوتی ہے تو پھر آپ کے پاس actual numbers آتے ہیں۔ یہ سب کچھ latest technology کی وجہ سے ممکن ہو سکتا ہے۔ جب سکولوں میں داخل سب بچوں کی اصل تعداد کا ہمیں علم ہو گا تو وہ سب کو بتائی جائے گی۔ ہمارے سسٹم میں problems ہیں اور ہم نے انشاءاللہ ان کو solve کرنا ہے۔ اسی طرح Covid-19 کی وجہ سے کتنا نقصان ہوا ہے اس کا ہمیں بعد میں پتا لگے گا مگر end of the day یہاں پر جو بھی چیز بتائی جائے گی وہ 200 فیصد درست ہو گی۔

جناب چیئرمین: محترمہ سعدیہ سہیل رانا! کیا آپ اپنی قرارداد کو press کرتی ہیں؟

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب چیئرمین! اگر آپ اس حوالے سے واقعی قانون پاس کرنا چاہتے ہیں تو میری قرارداد اسی سے linked ہے لہٰذا اس کو منظور کر لیا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ منسٹر سکولز ایجوکیشن سے میری بات ہوئی تھی اور انہوں نے اس پر agree کیا تھا کہ وہ اس قانون میں ضروری ترامیم کو منظور کروائیں گے اور اس پر عمل درآمد کو یقینی بنائیں گے۔ مجھے یقین ہے کہ وہ جو کہتے ہیں وہ کرتے بھی ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون! آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے کیا اس قرارداد پر ووٹنگ کروائی جائے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! اگر متعلقہ منسٹر صاحب کو اس پر اعتراض نہ ہو تو یہ قرارداد پاس بھی کی جا سکتی ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب چیئرمین! میرا خیال ہے کہ منسٹر صاحب کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے لہٰذا اس قرارداد کو پاس کیا جائے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ معزز ممبر محترمہ سعدیہ سہیل رانا اپنی اس قرارداد کو withdraw کر لیں کیونکہ اس بارے میں پہلے ہی ہم قانون لا رہے ہیں۔ مجھے یہ بات سمجھ نہیں آ رہی کہ ہم اس بابت doubling کیوں کر رہے ہیں؟

جناب چیئرمین: چلیں، اس قرارداد پر ووٹنگ کروا لیتے ہیں۔

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ مفت اور لازمی تعلیم بنیادی حقوق میں شامل ہے۔ آئین کے آرٹیکل 25A کے مطابق ریاست پر لازم ہے کہ وہ 5 سے 16 سال کی عمر کے تمام بچوں کے لئے مفت اور لازمی تعلیم کی فراہمی کو یقینی بنائے۔ اس آرٹیکل کے تحت اس ایوان نے 2014 میں مفت اور لازمی تعلیم کا قانون منظور کیا لیکن اس قانون کے رولز آف بزنس ابھی تک نہیں بنائے گئے لہٰذا یہ ایوان حکومت پنجاب سے مطالبہ کرتا ہے کہ صوبہ بھر کے بچوں کی تعلیم کو یقینی بنانے اور اس قانون پر مؤثر عملدرآمد کے لئے اس کے رولز آف بزنس بنائے جائیں۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب چیئرمین: محترمہ عظمیٰ کاردار قرارداد پیش کرنے کے لئے رولز کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتی ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے بھارتی فوج کا UN Mission کی گاڑی پر فائرنگ کرنے پر قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب چیئرمین: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب1997 کے قاعدہ234 کے تحت قاعدہ 115اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے بھارتی فوج کاUN Missionکی گاڑی پر فائرنگ کرنے پر قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب1997 کے قاعدہ234 کے تحت قاعدہ 115اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے بھارتی فوج کاUN Missionکی گاڑی پر فائرنگ کرنے پر قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قرارداد

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ اپنی قرارداد پیش کریں۔

بھارتی فوج کی جانب سے سیالکوٹ سیکٹرAJK میں LOCکے قریبUN-Missionکی گاڑی پر فائرنگ کی شدید مذمت

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"یہ ایوان بھارتی فوج کاUN Missionکی گاڑی پر جمعہ کی صبح10:45پر Cirikot Sector AJK میں LOC کے قریب بلااشتعال فائرنگ کی شدید مذمت کرتا ہے۔UNافسران Polas Village میںLOCپر سویلین آبادی پر بھارتی فوج کے حملے سے معصوم شہریوں کے جان ومال کی نقصان کا تخمینہ لگانے جارہے تھے اور یہ حملہ جان بوجھ کر اُن کو اپنے کام سے روکنے کے مقصد سے کیا گیا۔یہUN Charterاور2003کیCease

fire understanding کی سنگین خلاف ورزی ہے اور اقوام عالم کے منہ پر طمانچہ سے کم نہیں۔ یہ ایوان UN سیکرٹری جنرل سے اس واقعہ کا نوٹس لینے اور تحقیق کرنے کا پُرزور مطالبہ کرتا ہے۔ رواں سال بھارت LOC کی 3003 دفعہ unprovoked violation کا مرتکب ہوا ہے جس میں کئی بچے، بوڑھے اور خواتین شہید ہوئے۔

یہ ایوان بھارت کی مذموم false flag operation کے عزائم سے بخوبی واقف ہے اور پُرزور مذمت کرتا ہے اور پاکستان اس کا منہ توڑ جواب دے گا۔"

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان بھارتی فوج کا UN Mission کی گاڑی پر جمعہ کی صبح 10:45 پر Cirikot Sector AJK میں LOC کے قریب بلااشتعال فائرنگ کی شدید مذمت کرتا ہے۔ UN افسران Polas Village میں LOC پر سویلین آبادی پر بھارتی فوج کے حملے سے معصوم شہریوں کے جان ومال کی نقصان کا تخمینہ لگانے جارہے تھے اور یہ حملہ جان بوجھ کر اُن کو اپنے کام سے روکنے کے مقصد سے کیا گیا۔ یہ UN Charter اور 2003 کی Cease fire understanding کی سنگین خلاف ورزی ہے اور اقوام عالم کے منہ پر طمانچہ سے کم نہیں۔ یہ ایوان UN سیکرٹری جنرل سے اس واقعہ کا نوٹس لینے اور تحقیق کرنے کا پُرزور مطالبہ کرتا ہے۔ رواں سال بھارت LOC کی 3003 دفعہ unprovoked violation کا مرتکب ہوا ہے جس میں کئی بچے، بوڑھے اور خواتین شہید ہوئے۔

یہ ایوان بھارت کی مذموم false flag operation کے عزائم سے بخوبی واقف ہے اور پُرزور مذمت کرتا ہے اور پاکستان اس کا منہ توڑ جواب دے گا۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ:

"یہ ایوان بھارتی فوج کا UN Mission کی گاڑی پر جمعہ کی صبح 10:45 پر Cirikot Sector AJK میں LOC کے قریب بلااشتعال فائرنگ کی شدید مذمت کرتا ہے۔ UN افسران Polas Village میں LOC پر سویلین آبادی پر بھارتی فوج کے حملے سے معصوم شہریوں کے جان ومال کی نقصان کا تخمینہ لگانے جا رہے تھے اور یہ حملہ جان بوجھ کر اُن کو اپنے کام سے روکنے کے مقصد سے کیا گیا۔ یہ UN Charter اور 2003 کی Cease fire understanding کی سنگین خلاف ورزی ہے اور اقوام عالم کے منہ پر طمانچہ سے کم نہیں۔ یہ ایوان UN سیکرٹری جنرل سے اس واقعہ کا نوٹس لینے اور تحقیق کرنے کا پُرزور مطالبہ کرتا ہے۔ رواں سال بھارت LOC کی 3003 دفعہ unprovoked violation کا مرتکب ہوا ہے جس میں کئی بچے، بوڑھے اور خواتین شہید ہوئے۔

یہ ایوان بھارت کی مذموم false flag operation کے عزائم سے بخوبی واقف ہے اور پُرزور مذمت کرتا ہے اور پاکستان اس کا منہ توڑ جواب دے گا۔"

(قرارداد متفقہ طور پر پاس ہوئی)

جناب چیئرمین: جناب سمیع اللہ خان اور جناب غزالی سلیم بٹ، ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے رولز کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے نادرا آفس شاہدرہ کی منتقلی کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب چیئرمین: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب1997 کے قاعدہ234 کے تحت قاعدہ115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے نادرا آفس شاہدرہ کی منتقلی کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب1997 کے قاعدہ234 کے تحت قاعدہ115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے نادرا آفس شاہدرہ کی منتقلی کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

قرارداد

جناب چیئرمین: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

وفاقی حکومت سے نادرا آفس شاہدرہ کی منتقلی کے احکامات فی الفور واپس لینے کا مطالبہ

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"نادرا آفس جو کہ عرصہ تقریباً دس سال سے شاہدرہ میں قائم تھا اسے اچانک شاہدرہ سے باہر منتقل کر دیا گیا ہے۔ نادرا آفس کی شاہدرہ سے باہر منتقلی سے شاہدرہ، مریدکے، شرقپور اور قرب وجوار کے لاکھوں شہریوں کو شناختی کارڈ بنوانے کے لئے شدید مشکلات کا سامنا ہے اور وفاقی حکومت کا یہ قدم شہری سہولیات doorstep پر، کے نظریہ سے متضاد اور شہریوں کو اذیت دینے کے مترادف ہے لہٰذا یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ نادرا آفس شاہدرہ کی منتقلی کے احکامات فی الفور واپس لے کر نادرا آفس کو دوبارہ شاہدرہ میں قائم کیا جائے۔"

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"نادرا آفس جو کہ عرصہ تقریباً دس سال سے شاہدرہ میں قائم تھا اسے اچانک شاہدرہ سے باہر منتقل کر دیا گیا ہے۔ نادرا آفس کی شاہدرہ سے باہر منتقلی سے شاہدرہ، مرید کے، شرقپور اور قرب وجوار کے لاکھوں شہریوں کو شناختی کارڈ بنوانے کے لئے شدید مشکلات کا سامنا ہے اور وفاقی حکومت کا یہ قدم شہری سہولیات doorstep پر، کے نظریہ سے متضاد اور شہریوں کو اذیت دینے کے مترادف ہے لٰہذا یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ نادرا آفس شاہدرہ کی منتقلی کے احکامات فی الفور واپس لے کر نادرا آفس کو دوبارہ شاہدرہ میں قائم کیا جائے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ:

"نادرا آفس جو کہ عرصہ تقریباً دس سال سے شاہدرہ میں قائم تھا اسے اچانک شاہدرہ سے باہر منتقل کر دیا گیا ہے۔ نادرا آفس کی شاہدرہ سے باہر منتقلی سے شاہدرہ، مرید کے، شرقپور اور قرب وجوار کے لاکھوں شہریوں کو شناختی کارڈ بنوانے کے لئے شدید مشکلات کا سامنا ہے اور وفاقی حکومت کا یہ قدم شہری سہولیات doorstep پر، کے نظریہ سے متضاد اور شہریوں کو اذیت دینے کے مترادف ہے لٰہذا یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ نادرا آفس شاہدرہ کی منتقلی کے احکامات فی الفور واپس لے کر نادرا آفس کو دوبارہ شاہدرہ میں قائم کیا جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں اپنے بھائی کی خدمت میں ایک چیز عرض کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے آج اس بات کو تسلیم کیا کہ عمران خان صاحب کی گورنمنٹ کی پالیسی ہے کہ لوگوں کو اُن کے doorstep پر سہولیات فراہم کی جائیں تو اس لئے میں نے کہا تھا کہ آج اس ایوان کی طرف سے بھی اُدھر recommendation

چلی جائے کہ میرے بھائی نے پہلی دفعہ تسلیم کیا ہے کہ ہماری حکومت اچھے کام کرنے کی طرف جا رہی ہے۔

جناب چیئرمین: سید علی حیدر گیلانی، ایم پی اے ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے رولز کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

سید علی حیدر گیلانی: جناب چیئرمین! شکریہ۔"میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سابق ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب کی وفات پر ایک تعزیتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب چیئرمین: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سابق ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب کی وفات پر ایک تعزیتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اب سوال یہ ہے:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سابق ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب کی وفات پر ایک تعزیتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قرارداد

جناب چیئرمین: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

سابق ممبر اسمبلی سید ناظم حسین شاہ کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار

سید علی حیدر گیلانی: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان مورخہ یکم دسمبر 2020 کو سابق ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب، سید ناظم حسین شاہ کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ مرحوم نہایت شریف النفس اور دیانتدار انسان تھے۔ آپ کا تعلق ملتان کے ایک زمیندار گھرانے سے تھا۔ آپ 2008 تک پانچ بار ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب رہے۔ مرحوم نے اس معزز ایوان میں گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ مرحوم کی خدمات کو ہمیشہ اچھے حوالے سے یاد رکھا جائے گا۔ یہ ایوان مرحوم کے اہل خانہ سے بھی اظہار تعزیت کرتا ہے اور دُعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین"

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان مورخہ یکم دسمبر 2020 کو سابق ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب، سید ناظم حسین شاہ کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ مرحوم نہایت شریف النفس اور دیانت دار انسان تھے۔ آپ کا تعلق ملتان کے ایک زمیندار گھرانے سے تھا۔ آپ 2008 تک پانچ بار ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب رہے۔ مرحوم نے اس معزز ایوان میں گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ مرحوم کی خدمات کو ہمیشہ اچھے حوالے سے یاد رکھا جائے گا۔ یہ ایوان مرحوم کے اہل خانہ سے بھی اظہار تعزیت کرتا ہے اور دُعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان مورخہ یکم دسمبر 2020 کو سابق ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب، سید ناظم حسین شاہ کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ مرحوم نہایت شریف النفس اور دیانت دار انسان تھے۔ آپ کا تعلق ملتان کے ایک زمیندار گھرانے سے تھا۔ آپ 2008 تک پانچ بار ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب رہے۔ مرحوم نے اس معزز ایوان میں گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ مرحوم کی خدمات کو ہمیشہ اچھے حوالے سے یاد رکھا جائے گا۔ یہ ایوان مرحوم کے اہل خانہ سے بھی اظہار تعزیت کرتا ہے اور دُعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین"

سید ناظم حسین شاہ میرے ساتھ بھی ایم پی اے رہے تھے اور میرے والد صاحب کے ساتھ بھی ایم پی اے رہے تھے۔

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب چیئرمین: جناب سپیکر کی طرف سے ایک اعلان ہے۔ تمام معزز ممبران کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ الیکشن ایکٹ 2017 کی دفعہ 137 کے تحت اثاثہ جات کے گوشوارے جمع کرانے کی آخری تاریخ 31۔دسمبر 2020 ہے۔ جن معزز ممبران نے ابھی تک اپنے گوشوارے جمع نہیں کرائے ہیں اُن سے گزارش ہے کہ وہ 31۔دسمبر تک اپنے گوشوارے الیکشن کمیشن آف پاکستان، اسلام آباد کو بھجوا دیں۔ اب اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ختم کیا جاتا ہے۔ شکریہ

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(67)/2020/2414. Dated: 22nd December 2020. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

> In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Mohammad Sarwar**, Governor of the Punjab, hereby prorogue Provincial Assembly of the Punjab on **22nd December 2020 (Tuesday)** after conclusion of the sitting of the Assembly on that day.

Dated: 22nd December 2020 **MOHAMMAD SARWAR**
GOVERNOR OF THE PUNJAB"

INDEX

PAGE NO.

A

ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Demand for regularization and paying dues to M-TECH staff under 18th amendment 348
AGENDA FOR THE SESSIONS HELD ON-
-9th November, 2020 3
-10th November, 2020 105
-11th November, 2020 179
-21st December, 2020 201
-22nd December, 2020 275
AKHTAR ALI, CHAUDRY

QUESTION regarding-
-Number of Government Hospitals in PP-154 Lahore and provision of facilities therein *(Question No. 4059*)* 64
ALI HAIDER GILANI, SYED
MOTION regarding-

-Suspension of rules for presetation of resolutions 373

RESOLUTION regarding-
-Condolence on sad demise of death of Syed Nazim Hussain Shah Ex MPA 374
ANEEZA FATIMA, MS.

QUESTIONS regarding-
-Allotment of Government residences in RHC-198/R.B Faisalabad *(Question No. 1086)* 93
-Details about spray in areas of Lahore for prevention from diseases *(Question No. 1567*)* 40
ANSAR MAJEED KHAN NIAZI, MR. *(Minister for Labour & Human Resource)*

ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-
-Details about amount collected from ginning factories and rice mills in PP-243 Bahawalnagar *(Question No. 5358*)* 224
-Details about complaints received under Punjab Domestic Workers Act in Lahore and Rawalpindi *(Question No. 5762*)* 242
-Details about education and Encouragement Programme for children working on brick kilns *(Question No. 4538*)* 218
-Details about "Rozgar Offices" established in Sahiwal, Okara and Pakpattan *(Question No. 1098*)* 243

PAGE NO.

-Details about schools, hospitals and dispensaries under administrative control of Labour Department *(Question No. 1135*)* 246
-Details about vacant posts in hospitals and dispensaries under administrative control of Labour Department *(Question No. 1122)* 244
-Details about workers protected by PESSI in Gujranwala *(Question No. 5409*)* 233
-Grant of scholarships to children of industrial workers *(Question No. 5722*)* 238
-Number of employees in Royal Palm Club Multan road Lahore *(Question No. 1145)* 248
-Number of quarters in Labour Colony Defence road Lahore *(Question No. 4506*)* 216
-Posting period of M.S in Social Security Hospital Madina Town Faisalabad *(Question No. 1185)* 249

AUTHORITIES-
-Of the House 5, 205

AWAIS AHMAD KHAN LAGHARI, SARDAR

POINT OF ORDER regarding-
-Death of a farmer by torture of Police during protest in Lahore 29

AYSHA IQBAL, MS.

QUESTIONS regarding-
-Details about inserting of column about gender in admission forms of educational institutions *(Question No. 4725*)* 134
-Number of employees in Royal Palm Club Multan road Lahore *(Question No. 1145)* 248
-Number of quarters in Labour Colony Defence road Lahore *(Question No. 4506*)* 216

AZMA ZAHID BOKHARI, MRS.

QUESTION regarding-
-Establishment of Nine new hospitals announced in Budget 2018-19 *(Question No. 4195*)* 74

B

BILLS *(Introduced in the House)*-
-The Protection against Harassment of Women at the workplace (Amendment) Bill 2020 271
-The Punjab Drugs (Amendment) Bill 2020 272
-The Punjab Free and Compulsory Education (Amendment) Bill 2020 350
-The Punjab Privatization Board (Repeal) Bill 2020 272
-The South Punjab Institute of Science and Technology, Dera Ghazi Khan Bill 2020 271

BUSHRA ANJUM BUTT, MS.

QUESTION regarding-
-Details about education and Encouragement Programme for 218

PAGE NO.

children working on brick kilns *(Question No. 4538*)*

C

CABINET-
-Of the Punjab 5, 205

E

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORTS -
-Of Public Account Committee No. II 288
-Of Special Committees 287
-Of the Punjab Commission on the Status of Women (Amendment) Bill 2020 (Bill No. 19 of 2020) 344
-Regarding Privilege motions of 2019 &20 289

EXTENSION IN VALIDITY PERIOD OF ORDINANCES-
-The Companies Profits (Worker's Participation) (Amendment) Ordinance 2020 265
-The Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2020 264
-The Punjab Overseas Pakistan Commission Ordinance 2020 266
-The Sugar Factories (Control) (Amendment) Ordinance 2020 262
-The Sugar Factories (Control) (Second Amendment) Ordinance 2020 263

F

FAIZA MUSHTAQ, MRS.

QUESTIONS regarding-
-Details about rest houses, Banglows and building of Irrigation Department in Mandi Bahauddin *(Question No. 5863*)* 333
-Land of Irrigation Deparment in Mandi Bahauddin and details about annual income recived therefrom*(Question No. 5862*)* 325
-Number of Covid-19 cases and step taken for prevention from it *(Question No. 1068)* 91

FATEHA KHWANI *(Condolence)*-
-On sad demise of brother of Chaudry Aakhtar Ali MPA 29
-On sad demise of death of a farmer during portest in Lahore 124
-On sad demise of mother of Javed Kausar MPA and mother of Ashraf Sahib 281
-On sad demises of Mian Muhammad Afzal Hayat (Ex Caretaker Chief Minister and Ex Opposition Leader), Sardar Shehbaz Mazari (Ex MNA) and Syed Nazim Hussain Shah Ex MPA, Sardar Zafrullah Khan Jamali Ex PM & mother of Mian Shehbaz Sharif Opposition Leader National Assembly 215

G

GHULAM QASIM HINJRA, MALIK

PAGE NO.

QUESTION regarding-

-Details about funds granted for Irrigation Department in PP-268 Kot Addu *(Question No. 5986*)* 337

H

HAMEEDA MIAN, MS.

QUESTION regarding-

-Upgradation of BHU Marala as RHC in Mandi Bahauddin *(Question No. 4243*)* 75

HIGHER EDUCATION DEPARTMENT-

QUESTIONS regarding-

-Allocated budget for colleges in Okara for the year 2020-21 *(Question No. 5533*)* 163

-Approval of PC-I and estimated cost of Home Economics Girls College Bahawalpur *(Question No. 5705*)* 170

-Details about area and delipidated condition of building of Government College Chandni Chowk Sargodha *(Question No. 5369*)* 160

-Details about inserting of column about gender in admission forms of educational institutions *(Question No. 4725*)* 134

-Details about making the buses functional standing in Government Degree College Boys/Girls Baseerpur, Okara *(Question No. 4265*)* 133

-Details about MS Programme and fee charges in Colleges of Rahim Yar Khan *(Question No. 5568*)* 167

-Details about Sargodha University *(Question No. 5015*)* 151

-Details about students studding free of cost in Chenab College Ahmed Pur Sial *(Question No. 4140*)* 132

-Establishment of Campus of University of Education in Rahim Yar Khan *(Question No. 1158*)* 174

-Establishment of G.C University Madina Town and Dhobi Ghat Campus and details about recruitment of officers and employees therein *(Question No. 4049*)* 143

-Establishment of Government Degree College Jouharabad and details about building, furniture and other facilities provided therein *(Question No. 5275*)* 156

-Establishment of more colleges in PP-189 and other details about employees in colleges of Okara *(Question No. 5193*)* 152

-Expenditures and provision of funds to G.C University Madina Town and Dhobi Ghat in year 2018-19 *(Question No. 4047*)* 130

-Income and expenditures of BISE Lahore in 2018-19 and 2019-20 *(Question No. 4795*)* 135

PAGE NO.

-Number of boys and girls colleges in Bheera and Bhalwal *(Question No. 5005*)* 147
-Number of boys and girls colleges in PP-293 Rajapur and details about non availability of facilities therein *(Question No. 1142)* 172
-Number of boys and girls colleges in Rahim Yar Khan *(Question No. 5654*)* 168
-Number of colleges in PP-176 Kasur and lack of facilities therein *(Question No. 5294*)* 158
-Number of girls and boys colleges and vacant posts in Bheera and Bhalwal *(Question No. 4891*)* 136
-Number of girls colleges and private universities in Gujranwala *(Question No. 5265*)* 153
-Number of seats of Ph.D (Social Work) in University of Punjab *(Question No. 5558*)* 166
-Number of students, kind of cources and other details about fee collected in Government University Madina Town and Dhobi Ghat Campus *(Question No. 4048*)* 141
-Number of Syndicate Members of University of Sahiwal *(Question No. 1177)* 175
-Number of vacancies of Director Colleges in Higher Education Department *(Question No. 4218*)* 146
-Posting of Vice Chancellor, Registrar and Deputy Registrar in Khawaja Farid University Rahim Yar Khan *(Question No. 5467*)* 162
-Receiving of security amount for affiliation by University of Sargodha *(Question No. 3605*)* 139
-Recruitments in Government College University Madina Town and Dhobi Ghat Campus *(Question No. 4046*)* 128
-Starting of Ph.D Programme in Punjab University *(Question No. 4974*)* 147
-Vacant posts of Lecturer / Assistant Professors in Government Post Graduate College Sahiwal *(Question No. 2001*)* 127

HINA PERVAIZ BUTT, MS.

QUESTION regarding-

-Income and expenditures of BISE Lahore in 2018-19 and 2019-20 *(Question No. 4795*)* 135

HUSSAIN JAHANIA GARDEZI, SYED *(Minister for Agriculture)*

POINT OF ORDER regarding-

-Demand for action upon resolution regarding fixing of price of wheat 294

PAGE NO.

I

IFTIKHAR AHMED KHAN, MR.

QUESTION regarding-

-Establishment of Trauma Centre in THQ Hospital Fateh Jhang *(Question No. 4509*)* 82

IFTIKHAR HUSSAIN CHHACHHAR, CH.

QUESTIONS regarding-

-Details about making the buses functional standing in Government Degree College Boys/Girls Baseerpur, Okara *(Question No. 4265*)* 133

-Functional condition of X-Ray machine in RHCs Baseerpur, Mandi Ahemdabad and Battak district Okara *(Question No. 3815*)* 38

IRRIGATION DEPARTMENT-

QUESTIONS regarding-

-Completion of embankment on Nala Dek Sialkot *(Question No. 5451*)* 312

-Cost incurred upon upgradation of barrages in the province *(Question No. 6074*)* 338

-Details about development and non development budget of PMIU Unit and installation of cameras in Hakra Canal Division *(Question No. 1189)* 343

-Details about final bill of 3-R Drain *(Question No. 1188)* 342

-Details about flood fighting project *(Question No. 1184)* 342

-Details about funds granted for Irrigation Department in PP-268 Kot Addu *(Question No. 5986*)* 337

-Details about heads constructed on rivers of South Punjab *(Question No. 5348*)* 309

-Details about length, width and rate of land purchased for canal construction under Jalalpur Irrigation Project Jhelum *(Question No. 5236*)* 330

-Details about provision of water for Irrigation in Fort Abbas and Haroonabad *(Question No. 5869*)* 334

-Details about rest houses, Banglows and building of Irrigation Department in Mandi Bahauddin *(Question No. 5863*)* 333

-Details about rest houses and Banglows under administrative control of Irrigation Department in Sahiwal *(Question No. 5738*)* 316

-Details about sanctioned water of Gogera distributary canal Sahiwal *(Question No. 5786*)* 332

-Land of Irrigation Deparment in Mandi Bahauddin and details about annual income recived therefrom*(Question No. 5862*)* 325

-Number of canals, minors and water cources in Bheera and Bhalwal and details about sanctioned water thereof *(Question No. 4885*)* 329

-Number of rest houses of Irrigation Department in Okara and details of expenditures incurred upon maintenance thereof *(Question No. 5824*)* 319

PAGE NO.

-Offices, budget and staff residences of Irrigation Department in PP-245 Bahawalpur *(Question No. 5879*)* 336
-Offices, employees and vacant posts in Irrigation Department in PP-189 Okara *(Question No. 5825*)* 322
-Pavement and brick lining of canals in Bheera and Bhalwal district Sargodha *(Question No. 3722*)* 300
-Theft of canal water in villages of PP-198 Sahiwal *(Question No. 1165)* 341
-Upgradation of Jhelum and Dera Ghazi Khan Canals *(Question No. 6076*)* 340

K

KANWAL PERVAIZ CH, MS.

QUESTION regarding-

-Step taken for eradication of Dengue in Lahore *(Question No. 1064)* 90

KHADIJA UMER, MS.

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-Demand for regularization and paying dues to M-TECH staff under 18th amendment 348

KHIZER HAYAT, MR.

QUESTION regarding-

-Details about sanctioned water of Gogera distributary canal Sahiwal *(Question No. 5786*)* 332

L

LABOUR & HUMAN RESOURCE DEPARTMENT-

QUESTIONS regarding-

-Details about amount collected from ginning factories and rice mills in PP-243 Bahawalnagar *(Question No. 5358*)* 223
-Details about complaints received under Punjab Domestic Workers Act in Lahore and Rawalpindi *(Question No. 5762*)* 242
-Details about education and Encouragement Programme for children working on brick kilns *(Question No. 4538*)* 218
-Details about "Rozgar Offices" established in Sahiwal, Okara and Pakpattan *(Question No. 1098*)* 243
-Details about schools, hospitals and dispensaries under administrative control of Labour Department *(Question No. 1135*)* 245
-Details about vacant posts in hospitals and dispensaries under administrative control of Labour Department *(Question No. 1122)* 244
-Details about workers protected by PESSI in Gujranwala *(Question No. 5409*)* 232
-Grant of scholarships to children of industrial workers *(Question No. 5722*)* 238

PAGE NO.

-Number of employees in Royal Palm Club Multan road Lahore *(Question No. 1145)* 248
-Number of quarters in Labour Colony Defence road Lahore *(Question No. 4506*)* 216
-Posting period of M.S in Social Security Hospital Madina Town Faisalabad *(Question No. 1185)* 248

M

MANAN KHAN, MR

POINT OF ORDER regarding-
-Demand to take notice of mixing more sand in construction of embankment on Ravi river at Shakar Garh 345

MASHHOOD AHMAD KHAN, RANA

FATEHA KHWANI *(Condolence)*-
-On sad demise of brother of Chaudry Aakhtar Ali MPA 29

MASOOD AHMAD, CH

QUESTIONS regarding-
-Details about development and non development budget of PMIU Unit and installation of cameras in Hakra Canal Division *(Question No. 1189)* 343
-Details about final bill of 3-R Drain *(Question No. 1188)* 342
-Details about flood fighting project *(Question No. 1184)* 342

MAZHAR IQBAL, CHAUDHARY

QUESTIONS regarding-
-Details about amount collected from ginning factories and rice mills in PP-243 Bahawalnagar *(Question No. 5358*)* 223
-Details about provision of water for Irrigation in Fort Abbas and Haroonabad *(Question No. 5869*)* 334
-Number of RHCs, BHUs and facilities provided in PP-243 Bahawalnagar *(Question No. 4173*)* 69
-Number of RHCs, BHUs and vacant posts in PP-243 Bahawalnagar *(Question No. 4065*)* 66

MEHWISH SULTANA, MS.

RESOLUTION regarding-
-Demand for repair of roads linking other cities to Chowa Saidan Shah 354

ZERO HOUR NOTICE regarding-
-Demand for repairing roads of Chowa Saidan Shah Chakwal 346

PAGE NO.

MINISTER FOR AGRICULTURE
-See under Hussain Jahania Gardezi, Syed
MINISTER FOR HIGHER EDUCATION ADDITIONAL CHARGE OF PUNJAB INFORMATION AND TECHNOLOGY BOARD
-See under Yasir Humayun, Mr.
MINISTER FOR IRRIGATION
-See under Muhammad Mohsin Leghari, Mr.
MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS, SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL
-See under Muhammad Basharat Raja, Mr.
MINISTER FOR LABOUR & HUMAN RESOURCE
-See under Ansar Majeed Khan Niazi, Mr.
MINISTER FOR PRIMARY & SECONDARY HEALTHCARE AND SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION
-See under Yasmin Rashid, Ms.
MOHAMMAD IQBAL KHAN, RANA

POINTS OF ORDER regarding-
-Demand for action upon resolution regarding fixing of price of wheat 293
-Demand for fixing price of wheat according to resolution passed in Punjab Assembly 183

MOTIONS regarding-
-Permission for granting extension in period of Ordinances 259
-Permission to leave granted to introduce the Punjab Free and Compulsory Education (Amendment) Bill 2020 350
-Permission to move the proposed amendments in the Rules of Procedure of the Provincial Aseembly of the Punjab 1997 17
-Suspension of rules for presetation of resolutions 111, 116, 367,370,373

MUHAMMAD AFZAL, RANA

QUESTION regarding-
-Completion of embankment on Nala Dek Sialkot *(Question No. 5451*)* 312

MUHAMMAD AFZAL GILL, MR.

QUESTIONS regarding-
-Establishment of Trauma and Cardic Centre in THQ Hospital Hasilpur *(Question No. 4520*)* 86
-Provision of dialysis facilities in THQ Hospital Hasilpur *(Question No. 4518*)* 85

MUHAMMAD AHMAD KHAN, MALIK

QUESTION regarding-
-Number of colleges in PP-176 Kasur and lack of facilities therein *(Question No. 5294*)* 158

PAGE NO.

MUHAMMAD ARSHAD MALIK, MR.

QUESTIONS regarding-

-Details about rest houses and Banglows under administrative control of Irrigation Department in Sahiwal *(Question No. 5738*)* 316
-Details about "Rozgar Offices" established in Sahiwal, Okara and Pakpattan *(Question No. 1098*)* 243
-Number of Syndicate Members of University of Sahiwal *(Question No. 1177)* 175
-Number of vacancies of Director Colleges in Higher Education Department *(Question No. 4218*)* 146
-Provision of medical facilities in RHC Kameer *(Question No. 884)* 89
-Receiving of security amount for affiliation by University of Sargodha *(Question No. 3605*)* 139
-Theft of canal water in villages of PP-198 Sahiwal *(Question No. 1165)* 341
-Vacant posts of Lecturer / Assistant Professors in Government Post Graduate College Sahiwal *(Question No. 2001*)* 127

MUHAMMAD BASHARAT RAJA, MR. *(Minister for Law & Parliamentary Affairs, Social Welfare & Bait-ul-Maal)*

BILLS *(Discussed upon)-*

-The Protection against Harassment of Women at the workplace (Amendment) Bill 2020 271
-The Punjab Drugs (Amendment) Bill 2020 272
-The Punjab Privatization Board (Repeal) Bill 2020 272
-The South Punjab Institute of Science and Technology, Dera Ghazi Khan Bill 2020 271

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORTS of -

-Public Account Committee No. II 288
-Special Committees 287

EXTENSION IN VALIDITY PERIOD OF ORDINANCES-

-The Companies Profits (Worker's Participation) (Amendment) Ordinance 2020 265
-The Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2020 264
-The Punjab Overseas Pakistan Commission Ordinance 2020 266
-The Sugar Factories (Control) (Amendment) Ordinance 2020 262
-The Sugar Factories (Control) (Second Amendment) Ordinance 2020 263

MOTIONS regarding-

-Permission for granting extension in period of Ordinances 259

-Permission to move the proposed amendments in the Rules of Procedure of the Provincial Aseembly of the Punjab 1997 17

-Suspension of rules for presentation of resolutions 111, 116

	PAGE NO.
ORDINANCES *(Laid in the House)*-	
-The Companies Profits (Worker's Participation) (Amendment) Ordinance 2020	269
-The Punjab Boad of Technical Education (Amendment) Ordinance 2020	268
-The Punjab Hotels and Restaurants (Amendment) Ordinance 2020	270
-The Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2020	269
-The Punjab Overseas Pakistan Commission Ordinance 2020	269
-The Punjab Tourist Guids (Amendment) Ordinance 2020	270
-The Sugar Factories (Control) (Second Amendment) Ordinance 2020	268
POINTS OF ORDER regarding-	
-Demand for action upon resolution regarding fixing of price of wheat	293
-Demand for fixing price of wheat according to resolution passed in Punjab Assembly	189
-Demand for passing unanimous resolution on recent incident of blasphemous drawings made in France	16
-Demand for making Rules of Business of Sikh Marriage Registration Bill 2018	291
REPORT ***(Laid in the House)*** **regarding-**	
-Interim report of the Special Committee No. 12	17
RESOLUTION regarding-	
-Condemnation of blasphemous drawing published in France and controversial statement of President of France	112
MUAHMMAD FAISAL KHAN NIAZI, MR.	
QUESTION regarding-	
-Number of employees and facilities provided in RHC Kacha Khooh Khanewal *(Question No. 4285*)*	76
MUHAMMAD ILLYAS, MR.	
QUESTION regarding-	
-Details about opening of sealed laboratory in illegal way by drug inspector in Chiniot *(Question No. 3897*)*	56
MUHAMMAD MIRZA JAVED, MR.	
QUESTIONS regarding-	
-Facility of maternity and number of Gynaecologists in THQ Hospital Raiwaind *(Question No. 4319*)*	77
-Number of hospitals with facility of treatment of heart disease in Raiwaind *(Question No. 4320*)*	78

PAGE NO.

MUHAMMAD MOHSIN LEGHARI, MR. *(Minister for Irrigation)*

ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-

-Completion of embankment on Nala Dek Sialkot *(Question No. 5451*)* 312
-Cost incurred upon upgradation of barrages in the province *(Question No. 6074*)* 338
-Details about development and non development budget of PMIU Unit and installation of cameras in Hakra Canal Division *(Question No. 1189)* 343
-Details about final bill of 3-R Drain *(Question No. 1188)* 343
-Details about flood fighting project *(Question No. 1184)* 342
-Details about funds granted for Irrigation Department in PP-268 Kot Addu *(Question No. 5986*)* 337
-Details about heads constructed on rivers of South Punjab *(Question No. 5348*)* 310
-Details about length, width and rate of land purchased for canal construction under Jalalpur Irrigation Project Jhelum *(Question No. 5236*)* 331
-Details about provision of water for Irrigation in Fort Abbas and Haroonabad *(Question No. 5869*)* 335
-Details about rest houses, Banglows and building of Irrigation Department in Mandi Bahauddin *(Question No. 5863*)* 334
-Details about rest houses and Banglows under administrative control of Irrigation Department in Sahiwal *(Question No. 5738*)* 317
-Details about sanctioned water of Gogera distributary canal Sahiwal *(Question No. 5786*)* 333
-Land of Irrigation Deparment in Mandi Bahauddin and details about annual income recived therefrom*(Question No. 5862*)* 325
-Number of canals, minors and water cources in Bheera and Bhalwal and details about sanctioned water thereof *(Question No. 4885*)* 330
-Number of rest houses of Irrigation Department in Okara and details of expenditures incurred upon maintenance thereof *(Question No. 5824*)* 319
-Offices, budget and staff residences of Irrigation Department in PP-245 Bahawalpur *(Question No. 5879*)* 336
-Offices, employees and vacant posts in Irrigation Department in PP-189 Okara *(Question No. 5825*)* 322
-Pavement and brick lining of canals in Bheera and Bhalwal district Sargodha *(Question No. 3722*)* 301
-Theft of canal water in villages of PP-198 Sahiwal *(Question No. 1165)* 341
-Upgradation of Jhelum and Dera Ghazi Khan Canals *(Question No. 6076*)* 340

PAGE NO.

POINT OF ORDER regarding-

-Demand to take notice of mixing more sand in construction of embankment on Ravi river at Shakar Garh 346

MUHAMMAD NAWAZ CHOHAN, MR.

QUESTIONS regarding-

-Details about workers protected by PESSI in Gujranwala *(Question No. 5409*)* 232

-Details about schools, hospitals and dispensaries under administrative control of Labour Department *(Question No. 1135*)* 245

-Number of girls colleges and private universities in Gujranwala *(Question No. 5265*)* 153

MUHAMMAD SAFDAR SHAKIR, MR.

RESOLUTION regarding-

-Demand for reconstruction of road from Adda Mureed Wala to Mamu Kanjan PP-104 351

MUHAMMAD TAHIR PERVAIZ, MR.

QUESTIONS regarding-

-Establishment of G.C University Madina Town and Dhobi Ghat Campus and details about recruitment of officers and employees therein *(Question No. 4049*)* 143

-Expenditures and provision of funds to G.C University Madina Town and Dhobi Ghat in year 2018-19 *(Question No. 4047*)* 130

-Number of Doctors and other staff in THQ Hospital Jarranwala *(Question No. 3929*)* 58

-Number of students, kind of cources and other details about fee collected in Government University Madina Town and Dhobi Ghat Campus *(Question No. 4048*)* 141

-Number of wards and beds and provision of medicines in THQ Hospital Chak Jhumra *(Question No. 3930*)* 60

-Recruitments in Government College University Madina Town and Dhobi Ghat Campus *(Question No. 4046*)* 128

RESOLUTION regarding-

-Demand to contol over drop out of students in girls schools 356

MUHAMMAD WARIS SHAD, MR.

QUESTIONS regarding-

-Construction, completion and allocated budget for Waris Abad dispensary Khushab *(Question No. 4099*)* 67

-Number of employees and supply of electricity in Mehmood Shaheed

PAGE NO.

dispensary Khushab *(Question No. 4101*)* 68

MUMTAZ ALI, MR.

QUESTION regarding-

-Number of boys and girls colleges in Rahim Yar Khan *(Question No. 5654*)* 168

MUNAWAR HUSSAIN, RANA

QUESTIONS regarding-

-Details about length, width and rate of land purchased for canal construction under Jalalpur Irrigation Project Jhelum *(Question No. 5236*)* 330

MUNEEB-UL-HAQ, MR.

QUESTIONS regarding-

-Allocated budget for colleges in Okara for the year 2020-21 *(Question No. 5533*)* 163

-Details about spray in villages for prevention from disease *(Question No. 1539*)* 39

-Establishment of more colleges in PP-189 and other details about employees in colleges of Okara *(Question No. 5193*)* 152

-Functional condition of dialysis machines in DHQ Hospital Okara *(Question No. 3673*)* 49

-Number of rest houses of Irrigation Department in Okara and details of expenditures incurred upon maintenance thereof *(Question No. 5824*)* 319

-Offices, employees and vacant posts in Irrigation Department in PP-189 Okara *(Question No. 5825*)* 322

N

NAAT-E-RASOOL-E-MAQBOOL (صلی اللہ علیہ وسلم) PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON-

-9th November, 2020 14

-10th November, 2020 110

-11th November, 2020 182

-21st December, 2020 214

-22nd December, 2020 280

NASEER AHMAD, MR.

QUESTION regarding-

-Starting of Ph.D Programme in Punjab University *(Question No. 4974*)* 147

PAGE NO.

NASIR MAHMOOD, MR.

QUESTION regarding-
-Number of BHUs in RHCs in PP-127 Jhelum *(Question No. 3831*)* 53

NOTIFICATION of-
-Prorogation of 26th session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 9th November, 2020 195
-Prorogation of 27th session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 21st December, 2020 376
-Summoning of 26th session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 9th November, 2020 1
-Summoning of 27th session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 21st December, 2020 199

O

OFFICERS-
-Of the House 11, 211

ORDINANCES *(Laid in the House)-*
-The Companies Profits (Worker's Participation) (Amendment) Ordinance 2020 269
-The Punjab Boad of Technical Education (Amendment) Ordinance 2020 268
-The Punjab Hotels and Restaurants (Amendment) Ordinance 2020 270
-The Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2020 269
-The Punjab Overseas Pakistan Commission Ordinance 2020 269
-The Punjab Tourist Guids (Amendment) Ordinance 2020 270
-The Sugar Factories (Control) (Second Amendment) Ordinance 2020 267

PAGE NO.

P

PANEL OF CHAIRMEN-

-Announcement regarding Panel of Chairmen for 26th session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 9th November, 2020 15
-Announcement regarding Panel of Chairmen for 27th session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 21st December, 2020 215

PARLIAMENTARY SECRETARIES-

-Of the Punjab 9, 209

POINTS OF ORDER regarding-

-Death of a farmer by torture of Police during protest in Lahore 29
-Demand for action upon resolution regarding fixing of price of wheat 293
-Demand for fixing price of wheat according to resolution passed in Punjab Assembly 183
-Demand for making Rules of Business of Sikh Marriage Registration Bill 2018 291
-Demand for passing unanimous resolution on recent incident of blasphemous drawings made in France 15
-Demand to take notice of mixing more sand in construction of embankment on Ravi river at Shakar Garh 345
-Second time raid of Anti Corruption at house of Imran Khalid Butt (MPA) 250, 281

PRIMARY & SECONDARY HEALTHCARE DEPARTMENT-

QUESTIONS regarding-

-Allotment of Government residences in RHC-198/R.B Faisalabad *(Question No. 1086)* 93
-Construction, completion and allocated budget for Waris Abad dispensary Khushab *(Question No. 4099*)* 67
-Details about causes of deaths of new born babies *(Question No. 4614*)* 87
-Details about doctors , wards and building of THQ Hospital Manwan, Lahore *(Question No. 3734*)* 51
-Details about facilities and vacant posts in BHU Abad Pur Rahim Yar Khan *(Question No. 4380*)* 79
-Details about licences of factories producing spurious drugs *(Question No. 2715*)* 43
-Details about opening of sealed laboratory in illegal way by drug inspector in Chiniot *(Question No. 3897*)* 56
-Details about provision of expired medicines and injections to hospitals of Rajanpur *(Question No. 1143)* 95
-Details about spray in areas of Lahore for prevention from diseases

PAGE NO.

(*Question No. 1567**) 40
-Details about spray in villages for prevention from disease (*Question No. 1539**) 39
-Details about stray dog Killing Scheme in the province (*Question No. 4182**) 72
-Details about vacant posts and lack of medical facilities in THQ Hospital Pindi Bhattian (*Question No. 4383**) 80
-Details about vaccination of new born babies and provision of awarness to mothers giving birth to a baby (*Question No. 4517**) 83
-Duties of Provincial Drug Monitoring Team (*Question No. 2713**) 41
-Establishment of Gynae ward in THQ Hospital Ahmed Pur Sial (*Question No. 3966**) 61
-Establishment of Nine new hospitals announced in Budget 2018-19 (*Question No. 4195**) 74
-Establishment of Trauma and Cardic Centre in THQ Hospital Hasilpur (*Question No. 4520**) 86
-Establishment of Trauma Centre in THQ Hospital Fateh Jhang (*Question No. 4509**) 82
-Facility of maternity and number of Gynaecologists in THQ Hospital Raiwaind (*Question No. 4319**) 77
-Functional condition of dialysis machines in DHQ Hospital Okara (*Question No. 3673**) 49
-Functional condition of X-Ray machine in RHCs Baseerpur, Mandi Ahemdabad and Battak district Okara (*Question No. 3815**) 38
-Number of beds and sectioned posts in RHC-198/R.B Faisalabad (*Question No. 1082**) 92
-Number of BHUs in RHCs in Bhalwal and Bheera (*Question No. 3653**) 47
-Number of BHUs in RHCs in PP-127 Jhelum (*Question No. 3831**) 53
-Number of Covid-19 cases and step taken for prevention from it (*Question No. 1068*) 91
-Number of Doctors and other staff in THQ Hospital Jarranwala (*Question No. 3929**) 58
-Numbers of doctors, nurses, dispensaries and vacant posts in THQ Hospital Manawan, Lahore (*Question No. 3735**) 52
-Number of employees and facilities provided in RHC Kacha Khooh Khanewal (*Question No. 4285**) 76
-Number of employees and supply of electricity in Mehmood Shaheed dispensary Khushab (*Question No. 4101**) 68
-Number of Government Hospitals in PP-154 Lahore and provision of facilities therein (*Question No. 4059**) 64
-Number of hospitals with facility of treatment of heart disease in Raiwaind (*Question No. 4320**) 78
-Number of RHCs, BHUs and facilities provided in PP-243 Bahawalnagar (*Question No. 4173**) 69
-Number of RHCs, BHUs and vacant posts in PP-243

PAGE NO.

Bahawalnagar *(Question No. 4065*)* 66
-Number of staff and facilities provided in DHQ Hospital Khushab *(Question No. 4005*)* 62
-Number of wards and beds and provision of medicines in THQ Hospital Chak Jhumra *(Question No. 3930*)* 60
-Provision of dialysis facilities in THQ Hospital Hasilpur *(Question No. 4518*)* 85
-Provision of medical facilities in RHC Kameer *(Question No. 884)* 89
-Provision of polio vaccine and recruitment of workers in Rajanpur *(Question No. 1144)* 97
-Provision of medicines in hospitals of Bhalwal, Sargodha *(Question No. 3601*)* 47
-Repair and construction of building and boundary wall of BHU Salam Sargodha *(Question No. 3759*)* 53
-Step taken for eradication of Dengue in Lahore *(Question No. 1064)* 90

-Upgradation of BHU Marala as RHC in Mandi Bahauddin *(Question No. 4243*)* 75

PAGE NO.

PROROGATION-

-Notification of prorogation of 26th session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 9th November, 2020 195

-Notification of prorogation of 27th session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 21st December, 2020 376

Q

QUESTIONS regarding-

HIGHER EDUCATION DEPARTMENT-

-Allocated budget for colleges in Okara for the year 2020-21 *(Question No. 5533*)* 163

-Approval of PC-I and estimated cost of Home Economics Girls College Bahawalpur *(Question No. 5705*)* 170

-Details about area and delipidated condition of building of Government College Chandni Chowk Sargodha *(Question No. 5369*)* 160

-Details about inserting of column about gender in admission forms of educational institutions *(Question No. 4725*)* 134

-Details about making the buses functional standing in Government Degree College Boys/Girls Baseerpur, Okara *(Question No. 4265*)* 133

-Details about MS Programme and fee charges in Colleges of Rahim Yar Khan *(Question No. 5568*)* 167

-Details about Sargodha University *(Question No. 5015*)* 151

-Details about students studding free of cost in Chenab College Ahmed Pur Sial *(Question No. 4140*)* 132

-Establishment of Campus of University of Education in Rahim Yar Khan *(Question No. 1158*)* 174

-Establishment of G.C University Madina Town and Dhobi Ghat Campus and details about recruitment of officers and employees therein *(Question No. 4049*)* 143

-Establishment of Government Degree College Jouharabad and details about building, furniture and other facilities provided therein *(Question No. 5275*)* 156

-Establishment of more colleges in PP-189 and other details about employees in colleges of Okara *(Question No. 5193*)* 152

-Expenditures and provision of funds to G.C University Madina Town and Dhobi Ghat in year 2018-19 *(Question No. 4047*)* 130

-Income and expenditures of BISE Lahore in 2018-19 and 2019-20 *(Question No. 4795*)* 135

-Number of boys and girls colleges in Bheera and Bhalwal *(Question No. 5005*)* 147

-Number of boys and girls colleges in PP-293 Rajapur and details

PAGE NO.

about non availability of facilities therein *(Question No. 1142)* 172
-Number of boys and girls colleges in Rahim Yar Khan *(Question No. 5654*)* 168
-Number of colleges in PP-176 Kasur and lack of facilities therein *(Question No. 5294*)* 158
-Number of girls and boys colleges and vacant posts in Bheera and Bhalwal *(Question No. 4891*)* 136
-Number of girls colleges and private universities in Gujranwala *(Question No. 5265*)* 153
-Number of seats of Ph.D (Social Work) in University of Punjab *(Question No. 5558*)* 166
-Number of students, kind of cources and other details about fee collected in Government University Madina Town and Dhobi Ghat Campus *(Question No. 4048*)* 141
-Number of Syndicate Members of University of Sahiwal *(Question No. 1177)* 175
-Number of vacancies of Director Colleges in Higher Education Department *(Question No. 4218*)* 146
-Posting of Vice Chancellor, Registrar and Deputy Registrar in Khawaja Farid University Rahim Yar Khan *(Question No. 5467*)* 162
-Receiving of security amount for affiliation by University of Sargodha *(Question No. 3605*)* 139
-Recruitments in Government College University Madina Town and Dhobi Ghat Campus *(Question No. 4046*)* 128
-Starting of Ph.D Programme in Punjab University *(Question No. 4974*)* 147
-Vacant posts of Lecturer / Assistant Professors in Government Post Graduate College Sahiwal *(Question No. 2001*)* 127

IRRIGATION DEPARTMENT-

-Completion of embankment on Nala Dek Sialkot *(Question No. 5451*)* 312
-Cost incurred upon upgradation of barrages in the province *(Question No. 6074*)* 338
-Details about development and non development budget of PMIU Unit and installation of cameras in Hakra Canal Division *(Question No. 1189)* 343
-Details about final bill of 3-R Drain *(Question No. 1188)* 342
-Details about flood fighting project *(Question No. 1184)* 342
-Details about funds granted for Irrigation Department in PP-268 Kot Addu *(Question No. 5986*)* 337
-Details about heads constructed on rivers of South Punjab *(Question No. 5348*)* 309
-Details about length, width and rate of land purchased for canal construction under Jalalpur Irrigation Project Jhelum *(Question No. 5236*)* 330
-Details about provision of water for Irrigation in Fort Abbas and Haroonabad *(Question No. 5869*)* 334

PAGE NO.

-Details about rest houses, Banglows and building of Irrigation Department in Mandi Bahauddin *(Question No. 5863*)* 333
-Details about rest houses and Banglows under administrative control of Irrigation Department in Sahiwal *(Question No. 5738*)* 316
-Details about sanctioned water of Gogera distributary canal Sahiwal *(Question No. 5786*)* 332
-Land of Irrigation Deparment in Mandi Bahauddin and details about annual income recived therefrom*(Question No. 5862*)* 325
-Number of canals, minors and water cources in Bheera and Bhalwal and details about sanctioned water thereof *(Question No. 4885*)* 329
-Number of rest houses of Irrigation Department in Okara and details of expenditures incurred upon maintenance thereof *(Question No. 5824*)* 319
-Offices, budget and staff residences of Irrigation Department in PP-245 Bahawalpur *(Question No. 5879*)* 336
-Offices, employees and vacant posts in Irrigation Department in PP-189 Okara *(Question No. 5825*)* 322
-Pavement and brick lining of canals in Bheera and Bhalwal district Sargodha *(Question No. 3722*)* 300
-Theft of canal water in villages of PP-198 Sahiwal *(Question No. 1165)* 341
-Upgradation of Jhelum and Dera Ghazi Khan Canals *(Question No. 6076*)* 340

LABOUR & HUMAN RESOURCE DEPARTMENT-

-Details about amount collected from ginning factories and rice mills in PP-243 Bahawalnagar *(Question No. 5358*)* 223
-Details about complaints received under Punjab Domestic Workers Act in Lahore and Rawalpindi *(Question No. 5762*)* 242
-Details about education and Encouragement Programme for children working on brick kilns *(Question No. 4538*)* 218
-Details about "Rozgar Offices" established in Sahiwal, Okara and Pakpattan *(Question No. 1098*)* 243
-Details about schools, hospitals and dispensaries under administrative control of Labour Department *(Question No. 1135*)* 245
-Details about vacant posts in hospitals and dispensaries under administrative control of Labour Department *(Question No. 1122)* 244
-Details about workers protected by PESSI in Gujranwala *(Question No. 5409*)* 232
-Grant of scholarships to children of industrial workers *(Question No. 5722*)* 238
-Number of employees in Royal Palm Club Multan road Lahore *(Question No. 1145)* 248
-Number of quarters in Labour Colony Defence road Lahore *(Question No. 4506*)* 216
-Posting period of M.S in Social Security Hospital Madina Town Faisalabad *(Question No. 1185)* 248

PAGE NO.

PRIMARY & SECONDARY HEALTHCARE DEPARTMENT-

-Allotment of Government residences in RHC-198/R.B Faisalabad *(Question No. 1086)*	93
-Construction, completion and allocated budget for Waris Abad dispensary Khushab *(Question No. 4099*)*	67
-Details about causes of deaths of new born babies *(Question No. 4614*)*	87
-Details about doctors , wards and building of THQ Hospital Manwan, Lahore *(Question No. 3734*)*	51
-Details about facilities and vacant posts in BHU Abad Pur Rahim Yar Khan *(Question No. 4380*)*	79
-Details about licences of factories producing spurious drugs *(Question No. 2715*)*	43
-Details about opening of sealed laboratory in illegal way by drug inspector in Chiniot *(Question No. 3897*)*	56
-Details about provision of expired medicines and injections to hospitals of Rajanpur *(Question No. 1143)*	95
-Details about spray in areas of Lahore for prevention from diseases *(Question No. 1567*)*	40
-Details about spray in villages for prevention from disease *(Question No. 1539*)*	39
-Details about stray dog Killing Scheme in the province *(Question No. 4182*)*	72
-Details about vacant posts and lack of medical facilities in THQ Hospital Pindi Bhattian *(Question No. 4383*)*	80
-Details about vaccination of new born babies and provision of awarness to mothers giving birth to a baby *(Question No. 4517*)*	83
-Duties of Provincial Drug Monitoring Team *(Question No. 2713*)*	41
-Establishment of Gynae ward in THQ Hospital Ahmed Pur Sial *(Question No. 3966*)*	61
-Establishment of Nine new hospitals announced in Budget 2018-19 *(Question No. 4195*)*	74
-Establishment of Trauma and Cardic Centre in THQ Hospital Hasilpur *(Question No. 4520*)*	86
-Establishment of Trauma Centre in THQ Hospital Fateh Jhang *(Question No. 4509*)*	82
-Facility of maternity and number of Gynaecologists in THQ Hospital Raiwaind *(Question No. 4319*)*	77
-Functional condition of dialysis machines in DHQ Hospital Okara *(Question No. 3673*)*	49
-Functional condition of X-Ray machine in RHCs Baseerpur, Mandi Ahemdabad and Battak district Okara *(Question No. 3815*)*	38
-Number of beds and senctioned posts in RHC-198/R.B Faisalabad *(Question No. 1082*)*	92
-Number of BHUs in RHCs in Bhalwal and Bheera *(Question No. 3653*)*	47
-Number of BHUs in RHCs in PP-127 Jhelum *(Question No. 3831*)*	53

PAGE NO.

-Number of Covid-19 cases and step taken for prevention from it *(Question No. 1068)* 91
-Number of Doctors and other staff in THQ Hospital Jarranwala *(Question No. 3929*)* 58
-Numbers of doctors, nurses, dispensaries and vacant posts in THQ Hospital Manawan, Lahore *(Question No. 3735*)* 52
-Number of employees and facilities provided in RHC Kacha Khooh Khanewal *(Question No. 4285*)* 76
-Number of employees and supply of electricity in Mehmood Shaheed dispensary Khushab *(Question No. 4101*)* 68
-Number of Government Hospitals in PP-154 Lahore and provision of facilities therein *(Question No. 4059*)* 64
-Number of hospitals with facility of treatment of heart disease in Raiwaind *(Question No. 4320*)* 78
-Number of RHCs, BHUs and facilities provided in PP-243 Bahawalnagar *(Question No. 4173*)* 69
-Number of RHCs, BHUs and vacant posts in PP-243 Bahawalnagar *(Question No. 4065*)* 66
-Number of staff and facilities provided in DHQ Hospital Khushab *(Question No. 4005*)* 62
-Number of wards and beds and provision of medicines in THQ Hospital Chak Jhumra *(Question No. 3930*)* 60
-Provision of dialysis facilities in THQ Hospital Hasilpur *(Question No. 4518*)* 85
-Provision of medical facilities in RHC Kameer *(Question No. 884)* 89
-Provision of polio vaccine and recruitment of workers in Rajanpur *(Question No. 1144)* 97
-Provision of medicines in hospitals of Bhalwal, Sargodha *(Question No. 3601*)* 47
-Repair and construction of building and boundary wall of BHU Salam Sargodha *(Question No. 3759*)* 53
-Step taken for eradication of Dengue in Lahore *(Question No. 1064)* 90
-Upgradation of BHU Marala as RHC in Mandi Bahauddin *(Question No. 4243*)* 75

R

RABIA NASEEM FAROOQI, MS.

QUESTIONS regarding-

-Details about licences of factories producing spurious drugs *(Question No. 2715*)* 43
-Duties of Provincial Drug Monitoring Team *(Question No. 2713*)* 41

PAGE NO.

RAHEELA NAEEM, MRS.

QUESTIONS regarding-

-Details about doctors , wards and building of THQ Hospital Manwan, Lahore *(Question No. 3734*)* 51

-Numbers of doctors, nurses, dispensaries and vacant posts in THQ Hospital Manawan, Lahore *(Question No. 3735*)* 52

RAMESH SINGH ARORA, MR.

POINT OF ORDER regarding-

-Demand for making Rules of Business of Sikh Marriage Registration Bill 2018 291

RECITATION FROM THE HOLY QURAN AND ITS TRANSLATION PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON -

-9th November, 2020 13
-10th November, 2020 109
-11th November, 2020 181
-21st December, 2020 213
-22nd December, 2020 279

REPORTS *(Laid in the House)* **regarding-**

-Interim report of the Special Committee No. 12 17
-Privilege Committee 290
-Special Committee No. 13 27, 28

RESOLUTIONS regarding-

-Condemnation of blasphemous drawing published in France and controversial statement of President of France 112

-Condemnation of firing by Indian army on vehicle of UN-Mission at LOC in Sialkot Sector 368

-Condolence on sad demise of death of Syed Nazim Hussain Shah Ex MPA 374

-Demand for making Rules of Business to act upon Free and Necessary Education Bill 2020 360

-Demand for reconstruction of road from Adda Mureed Wala to Mamu Kanjan PP-104 351

-Demand for repair of roads linking other cities to Chowa Saidan Shah 354

-Demand from Federal Government to withdraw the shifting orders of NADRA office Shahdara 371

-Demand from Trading Commission of Pakistan for purchasing rice at price of last year 117

-Demand to contol over drop out of students in girls schools 356

RUKHSANA KAUSAR, MS.

PAGE NO.

QUESTION regarding-

-Posting period of M.S in Social Security Hospital Madina Town Faisalabad *(Question No. 1185)* 248

S

SADIA SOHAIL RANA, MS.

QUESTION regarding-

-Details about causes of deaths of new born babies *(Question No. 4614*)* 87

RESOLUTION regarding-

-Demand for making Rules of Business to act upon Free and Necessary Education Bill 2020 360

SAJIDA BEGUM, MS.

QUESTIONS regarding-

-Details about vacant posts in hospitals and dispensaries under administrative control of Labour Department *(Question No. 1122)* 244

-Establishment of Government Degree College Jouharabad and details about building, furniture and other facilities provided therein *(Question No. 5275*)* 156

-Number of staff and facilities provided in DHQ Hospital Khushab *(Question No. 4005*)* 62

SALMA SAADIA TAIMOOR, MS.

QUESTIONS regarding-

-Cost incurred upon upgradation of barrages in the province *(Question No. 6074*)* 338

-Upgradation of Jhelum and Dera Ghazi Khan Canals *(Question No. 6076*)* 340

SAMI ULLAH KHAN, MR.

MOTION regarding-

-Suspension of rules for presetation of resolutions 370

POINTS OF ORDER regarding-

-Demand for passing unanimous resolution on recent incident of blasphemous drawings made in France 15

-Second time raid of Anti Corruption at house of Imran Khalid Butt (MPA) 250, 281

RESOLUTION regarding-

-Demand from Federal Government to withdraw the shifting orders of NADRA office Shahdara 371

PAGE NO.

SEEMABIA TAHIR, MS.

QUESTION regarding-

-Details about complaints received under Punjab Domestic Workers Act in Lahore and Rawalpindi *(Question No. 5762*)* 242

SHAFI MUHAMMAD, MIAN

BILL *(Discussed upon)-*

-The Punjab Free and Compulsory Education (Amendment) Bill 2020 350

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT -

-Regarding Privilege motions of 2019 &20 289

MOTIONS regarding-

-Permission to leave granted to introduce the Punjab Free and Compulsory Education (Amendment) Bill 2020 350

-Suspension of rules for presetation of resolutions 116

REPORTS *(Laid in the House)* **regarding-**

-Privilege Committee 290

-Special Committee No. 13 27, 28

RESOLUTION regarding-

-Demand from Trading Commission of Pakistan for purchasing rice at price of last year 117

SHAHIDA AHMED, MS.

QUESTION regarding-

-Details about heads constructed on rivers of South Punjab *(Question No. 5348*)* 309

SHAMIM AFTAB, MS.

QUESTIONS regarding-

-Details about area and delipidated condition of building of Government College Chandni Chowk Sargodha *(Question No. 5369*)* 160

-Repair and construction of building and boundary wall of BHU Salam Sargodha *(Question No. 3759*)* 53

SHAZIA ABID, MS.

QUESTIONS regarding-

-Details about provision of expired medicines and injections to hospitals of Rajanpur *(Question No. 1143)* 95

-Establishment of Gynae ward in THQ Hospital Ahmed Pur Sial *(Question No. 3966*)* 61

-Number of boys and girls colleges in PP-293 Rajapur and details about non availability of facilities therein *(Question No. 1142)* 172

-Provision of polio vaccine and recruitment of workers in Rajanpur *(Question No. 1144)* 97

PAGE NO.

SOHAIB AHMAD MALIK, MR.

QUESTIONS regarding-

-Details about Sargodha University *(Question No. 5015*)* 151
-Number of BHUs in RHCs in Bhalwal and Bheera *(Question No. 3653*)* 47
-Number of boys and girls colleges in Bheera and Bhalwal *(Question No. 5005*)* 147
-Number of canals, minors and water cources in Bheera and Bhalwal and details about sanctioned water thereof *(Question No. 4885*)* 329
-Number of girls and boys colleges and vacant posts in Bheera and Bhalwal *(Question No. 4891*)* 136
-Pavement and brick lining of canals in Bheera and Bhalwal district Sargodha *(Question No. 3722*)* 300

SUMMONING-

-Notification of summoning of 26th session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 9th November, 2020 1
-Notification of summoning of 27th session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 21st December, 2020 199

SUNBAL MALIK HUSSAIN, MS.

QUESTIONS regarding-

-Details about stray dog Killing Scheme in the province *(Question No. 4182*)* 72
-Number of beds and senctioned posts in RHC-198/R.B Faisalabad *(Question No. 1082*)* 92

T

TAHIA NOON, MS.

QUESTIONS regarding-

-Details about vaccination of new born babies and provision of awarness to mothers giving birth to a baby *(Question No. 4517*)* 83
-Provision of medicines in hospitals of Bhalwal, Sargodha *(Question No. 3601*)* 47

U

USMAN MEHMOOD, SYED

QUESTIONS regarding-

-Details about facilities and vacant posts in BHU Abad Pur Rahim Yar Khan *(Question No. 4380*)* 79

	PAGE NO.
-Details about MS Programme and fee charges in Colleges of Rahim Yar Khan *(Question No. 5568*)*	167
-Establishment of Campus of University of Education in Rahim Yar Khan *(Question No. 1158*)*	174
-Grant of scholarships to children of industrial workers *(Question No. 5722*)*	238
-Posting of Vice Chancellor, Registrar and Deputy Registrar in Khawaja Farid University Rahim Yar Khan *(Question No. 5467*)*	162
UZMA KARDAR, MS.	
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT -	
-Of the Punjab Commission on the Status of Women (Amendment) Bill 2020 (Bill No. 19 of 2020)	344
MOTION regarding-	
-Suspension of rules for presetation of resolutions	367
QUESTIONS regarding-	
-Details about students studding free of cost in Chenab College Ahmed Pur Sial *(Question No. 4140*)*	132
-Details about vacant posts and lack of medical facilities in THQ Hospital Pindi Bhattian *(Question No. 4383*)*	80
RESOLUTION regarding-	
-Condemnation of firing by Indian army on vehicle of UN-Mission at LOC in Sialkot Sector	368

Y

YASIR HUMAYUN, MR. *(Minister for Higher Education Additional Charge of Punjab Information and Technology Board)*

ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-	
-Allocated budget for colleges in Okara for the year 2020-21 *(Question No. 5533*)*	164
-Approval of PC-I and estimated cost of Home Economics Girls College Bahawalpur *(Question No. 5705*)*	170
-Details about area and delipidated condition of building of Government College Chandni Chowk Sargodha *(Question No. 5369*)*	161
-Details about inserting of column about gender in admission forms of educational institutions *(Question No. 4725*)*	134
-Details about making the buses functional standing in Government Degree College Boys/Girls Baseerpur, Okara *(Question No. 4265*)*	133
-Details about MS Programme and fee charges in Colleges of Rahim Yar Khan *(Question No. 5568*)*	167
-Details about Sargodha University *(Question No. 5015*)*	151

PAGE NO.

-Details about students studding free of cost in Chenab College Ahmed Pur Sial *(Question No. 4140*)* 132
-Establishment of Campus of University of Education in Rahim Yar Khan *(Question No. 1158*)* 175
-Establishment of G.C University Madina Town and Dhobi Ghat Campus and details about recruitment of officers and employees therein *(Question No. 4049*)* 144
-Establishment of Government Degree College Jouharabad and details about building, furniture and other facilities provided therein *(Question No. 5275*)* 156
-Establishment of more colleges in PP-189 and other details about employees in colleges of Okara *(Question No. 5193*)* 153
-Expenditures and provision of funds to G.C University Madina Town and Dhobi Ghat in year 2018-19 *(Question No. 4047*)* 130
-Income and expenditures of BISE Lahore in 2018-19 and 2019-20 *(Question No. 4795*)* 135
-Number of boys and girls colleges in Bheera and Bhalwal *(Question No. 5005*)* 148
-Number of boys and girls colleges in PP-293 Rajapur and details about non availability of facilities therein *(Question No. 1142)* 172
-Number of boys and girls colleges in Rahim Yar Khan *(Question No. 5654*)* 168
-Number of colleges in PP-176 Kasur and lack of facilities therein *(Question No. 5294*)* 158
-Number of girls and boys colleges and vacant posts in Bheera and Bhalwal *(Question No. 4891*)* 137
-Number of girls colleges and private universities in Gujranwala *(Question No. 5265*)* 154
-Number of seats of Ph.D (Social Work) in University of Punjab *(Question No. 5558*)* 166
-Number of students, kind of cources and other details about fee collected in Government University Madina Town and Dhobi Ghat Campus *(Question No. 4048*)* 141
-Number of Syndicate Members of University of Sahiwal *(Question No. 1177)* 175
-Number of vacancies of Director Colleges in Higher Education Department *(Question No. 4218*)* 146
-Posting of Vice Chancellor, Registrar and Deputy Registrar in Khawaja Farid University Rahim Yar Khan *(Question No. 5467*)* 162
-Receiving of security amount for affiliation by University of Sargodha *(Question No. 3605*)* 140
-Recruitments in Government College University Madina Town and Dhobi Ghat Campus *(Question No. 4046*)* 128
-Starting of Ph.D Programme in Punjab University *(Question No. 4974*)* 147
-Vacant posts of Lecturer / Assistant Professors in Government Post Graduate College Sahiwal *(Question No. 2001*)* 127

PAGE NO.

YASMIN RASHID, MS. *(Minister for Primary & Secondary Healthcare and Specialized Healthcare & Medical Education)*

ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-

s-Allotment of Government residences in RHC-198/R.B Faisalabad *(Question No. 1086)* 94

-Construction, completion and allocated budget for Waris Abad dispensary Khushab *(Question No. 4099*)* 68

-Details about causes of deaths of new born babies *(Question No. 4614*)* 87

-Details about doctors , wards and building of THQ Hospital Manwan, Lahore *(Question No. 3734*)* 51

-Details about facilities and vacant posts in BHU Abad Pur Rahim Yar Khan *(Question No. 4380*)* 80

-Details about licences of factories producing spurious drugs *(Question No. 2715*)* 43

-Details about opening of sealed laboratory in illegal way by drug inspector in Chiniot *(Question No. 3897*)* 57

-Details about provision of expired medicines and injections to hospitals of Rajanpur *(Question No. 1143)* 95

-Details about spray in areas of Lahore for prevention from diseases *(Question No. 1567*)* 41

-Details about spray in villages for prevention from disease *(Question No. 1539*)* 39

-Details about stray dog Killing Scheme in the province *(Question No. 4182*)* 72

-Details about vacant posts and lack of medical facilities in THQ Hospital Pindi Bhattian *(Question No. 4383*)* 81

-Details about vaccination of new born babies and provision of awarness to mothers giving birth to a baby *(Question No. 4517*)* 83

-Duties of Provincial Drug Monitoring Team *(Question No. 2713*)* 42

-Establishment of Gynae ward in THQ Hospital Ahmed Pur Sial *(Question No. 3966*)* 62

-Establishment of Nine new hospitals announced in Budget 2018-19 *(Question No. 4195*)* 74

-Establishment of Trauma and Cardic Centre in THQ Hospital Hasilpur *(Question No. 4520*)* 87

-Establishment of Trauma Centre in THQ Hospital Fateh Jhang *(Question No. 4509*)* 82

-Facility of maternity and number of Gynaecologists in THQ Hospital Raiwaind *(Question No. 4319*)* 78

-Functional condition of dialysis machines in DHQ Hospital Okara *(Question No. 3673*)* 50

-Functional condition of X-Ray machine in RHCs Baseerpur, Mandi Ahemdabad and Battak district Okara *(Question No. 3815*)* 38

PAGE NO.

-Number of beds and senctioned posts in RHC-198/R.B Faisalabad *(Question No. 1082*)* 93
-Number of BHUs in RHCs in Bhalwal and Bheera *(Question No. 3653*)* 48
-Number of BHUs in RHCs in PP-127 Jhelum *(Question No. 3831*)* 54
-Number of Covid-19 cases and step taken for prevention from it *(Question No. 1068)* 91
-Number of Doctors and other staff in THQ Hospital Jarranwala *(Question No. 3929*)* 59
-Numbers of doctors, nurses, dispensaries and vacant posts in THQ Hospital Manawan, Lahore *(Question No. 3735*)* 52
-Number of employees and facilities provided in RHC Kacha Khooh Khanewal *(Question No. 4285*)* 76
-Number of employees and supply of electricity in Mehmood Shaheed dispensary Khushab *(Question No. 4101*)* 69
-Number of Government Hospitals in PP-154 Lahore and provision of facilities therein *(Question No. 4059*)* 65
-Number of hospitals with facility of treatment of heart disease in Raiwaind *(Question No. 4320*)* 79
-Number of RHCs, BHUs and facilities provided in PP-243 Bahawalnagar *(Question No. 4173*)* 70
-Number of RHCs, BHUs and vacant posts in PP-243 Bahawalnagar *(Question No. 4065*)* 66
-Number of staff and facilities provided in DHQ Hospital Khushab *(Question No. 4005*)* 63
-Number of wards and beds and provision of medicines in THQ Hospital Chak Jhumra *(Question No. 3930*)* 60
-Provision of dialysis facilities in THQ Hospital Hasilpur *(Question No. 4518*)* 85
-Provision of medical facilities in RHC Kameer *(Question No. 884)* 89
-Provision of polio vaccine and recruitment of workers in Rajanpur *(Question No. 1144)* 98
-Provision of medicines in hospitals of Bhalwal, Sargodha *(Question No. 3601*)* 47
-Repair and construction of building and boundary wall of BHU Salam Sargodha *(Question No. 3759*)* 53
-Step taken for eradication of Dengue in Lahore *(Question No. 1064)* 90
-Upgradation of BHU Marala as RHC in Mandi Bahauddin *(Question No. 4243*)* 75

Z

ZAHEER IQBAL, MR.

QUESTIONS regarding-

-Approval of PC-I and estimated cost of Home Economics Girls College Bahawalpur *(Question No. 5705*)* 170
-Offices, budget and staff residences of Irrigation Department in PP-245 Bahawalpur *(Question No. 5879*)* 336

PAGE NO.

ZAHRA NAQVI, SYEDA

QUESTION regarding-

-Number of seats of Ph.D (Social Work) in University of Punjab *(Question No. 5558*)* 166

ZERO HOUR NOTICE regarding-

-Demand for repairing roads of Chowa Saidan Shah Chakwal 346